الذین آمنوا اشد حبا للہ

بفضلہ تعالی

کتاب المحبۃ والشوق

مولفہ و مترجمہ

مولوی سید مہدیعلی صاحب تحصیلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۲۸۶ ھجری مطابق سنہ ۱۸۷۰ ع

میں چھاپی گئی *

قیمت ۸ آنہ

الذين آمنوا اشد حبا لله

بفضله تعالى

كتاب المحبة والشوق

مولفه و مترجمه

مولوي سيد مهديعلي صاحب تحصيلدار مرزاپور

مرزاپور

کے چھاپه خانه میں سنه ۱۲۸۶ هجري مطابق سنه ۱۸۷۰ ع
میں چھاپي گئي *

قیمت ۸ آنه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین وعلی الہ و اصحابہ واھلبیتہ اجمعین بعد حمد و صلوۃ کے بندہ گنہگار مہدی علی ابن سید ضامن علی غفراللہ ذنوبہ اصحاب ذوق اور ارباب شوق کی خدمت میں عرض کرتا ہی کہ کتاب احیاء العلوم جسکی تعریف نہیں ہو سکتی اکثر میرے مطالعہ میں رہا کرتی اور کبھی کبھی بہ وقت فرصت میں اُس کے بعض مضامین کو اُردو میں لکھا کرتا اور مثنوی مولانای معنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکایات اور اشعار موقع مناسب پر ملا دیا کرتا اِن دنوں میں بعض احباب نے فرمایش کی کہ احیاءالعلوم کی کتاب المحبت میں سے عمدہ عمدہ مضامین منتخب کرکے بطور ایک رسالہ کے اُردو میں لکھہ دو اور جا بجا اشعار اور حکایات مثنوی کی بھی ملا دو چنانچہ میں نے اُسیطرح پر اُس کتاب کو ختم کر دیا اگرچہ یہہ کتاب بلفظہ ترجمہ اُس کا نہیں ہی بلکہ کہیں مضمون اُس کا کم ہو گیا ہی اور کہیں اور کتابوں کا مضمون بڑھہ گیا ہی مگر تب بھی اکثر مضامین اُسی کتاب کی ہیں اللہ جلشانہ مجھہ کو اور میرے دوستوں اور جملہ مومنین کو اِسکے دیکھنے سے فائدہ پہنچاوے آمین #

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد و ثنا اُسي خدا کو زیبا هی جو اپنے دوستونکے دلونکو پاک کر دیتا هی که وه دنیا کي خوبي اور طراوت پر نظر نهیں کرتے اور اُنکے باطنوں کو صاف کر دیتا هی که سواے اُسکے کسي طرف آنکهه اُتها کر نهیں دیکهتے پهر اُنکو خالص کر لیتا هی که اُسي کے بساط عزت پر بیتهے رهتے هیں پهر اُنپر اپني اسما و صفات کي تجلي چمکاتا هی که وه انوار معرفت سے روشن هو جاتے هیں پهر اُنکو اپنا جمال بے پرده دکهلاتا هی که آتش محبت میں جل جاتے هیں پهر اُنپر اپني جلال کا حجاب کر دیتا هی که جس سے صحراء عظمت و کبریا میں بهتکتے پهرتے هیں پهر جب اُسکے جلال کو ملاحظه کرکے کچهه حظ اُتهاتے هیں تو اُنکو دهشت سے بیهوش کر دیتا هی که عقل و بصیرت سے بیخبر هو جاتے هیں اگر نا اُمید هوکر لوتنے کا قصد کرتے هیں تو لوتنے نهیں دیتا اور خطاب کرتا هی که کیوں اپني جهالت اور عجلت سے مایوس هوکر پهرے جاتے هو صبر کرو اور جلدي نه مچاؤ پس نه پهر سکتے هیں نه پهنچ سکتے هیں نه دور ره سکتے هیں نه نزدیک جا سکتے هیں حیران هوکر دریاے معرفت میں غرق هو جاتے هیں اور رحمت کامله نازل هو محمد صلي الله علیه و سلم پر جنکي ذات پر نبوت کا خاتمه هو گیا اور اُنکے آل و اصحاب پر جن کو خلق کي سیادت اور امامت کا عهده عنایت هوا *

بعد حمد و صلوة کے جاننا چاهیئے که الله جلشانه کي محبت وه مقام هی جسپر تمام مقامات کا خاتمه هي اور یهه وه درجه هی جسپر

تمام درجات کي اِنتہا ھی بعد سمجھنے معني محبت کے معلوم ھوتا ھی کہ کوئي مقام پہلے محبت سے نہیں ھی مگر ایک مقدمہ اُسي کے مقدمات سے ھی مثل توبہ اور زھد اور صبر وغیرہ کے اور کوئي درجہ بعد محبت کے نہیں ھی مگر وہ ایک ثمرہ اور ایک نتیجہ اُسي کے ثمرات اور نتائج سے ھی مثل شوق اور اُنس اور رضاء وغیرہ کے اور کوئي مقام گو کیساھي عزیز الوجود کیوں نہو ایسا نہیں ھی کہ جسکے امکان پر کسیکو اِیمان نہ ھووے مگر محبت اللہ جلشانہ کي عجب مقام ھی کہ اُس کے امکان پر اِیمان لانیوالے بھي کم ھیں یہاں تک کہ بعضے علماء اُس کے امکان سے اِنکار کرتے اور کہتے ھیں کہ اللہ جلشانہ کي محبت کے سواے اِس کے اور کچھہ معنے نہیں ھیں کہ ھمیشہ اُس کي اطاعت کي جاوے کیونکہ محبت کے لیئے ضرور ھی کہ محبوب اُسي جنس اور اُسي کے مثل ھووے اور جب کہ وہ علماء محبت سے اِنکار کرتے ھیں تو اُنس اور شوق اور لذت مناجات اور تمام لوازم محبت سے بھي اِنکار کرتے ھیں پس ضرور ھی کہ اِس امر سے حجاب دور کیا جاوے اور حقیقت محبت کي بیان کي جاوے اِس لیئے ھم اِس کتاب میں اول تو محبت کے باب میں شریعت کي شہادت لائینگے پھر اُس کي حقیقت اور اسباب کو بیان کرینگے پھر اِس امر کو لکھینگے کہ سواے اللہ جلشانہ کے اور کوئي استحقاق محبت کا نہیں رکھتا پھر اِسکو بیان کرینگے کہ سب سے بڑھکر لذت دیدار کي ھی پھر بیان کرینگے کہ دیدار آخرت میں موقوف ھی اِسپر کہ دنیا میں اُس کي معرفت حاصل ھووے پھر بیان اِس بات کا کرینگے کہ وہ کون سے سبب ھیں کہ جن سے محبت اللہ جلشانہ کي بڑھے پھر اُسکو بیان کرینگے کہ کیا سبب ھی کہ اِنسان محبت میں باھم تفاوت رکھتے

هیں پھر بیان کرینگے کہ کیا سبب ہی کہ سمجھہ لوگوں کي اُس کے معرفت سے قاصر ہی پھر معنے شوق کے بیان کرینگے پھر بیان کرینگے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ سے محبت رکھتا ہی پھر بیان کرینگے کہ محبت کي علامتیں کیا هیں جس سے معلوم ہو کہ بندہ اپنے خدا کو چاهتا ہی پھر معنے اِس کے بیان کرینگے پھر اِس میں جو دل کو کشادگي هوتي ہی اُس کو لکھینگے پھر رضا کے معنے اور اُس کي فضیلت اور حقیقت بیان کرینگے پھر اِس کو بیان کرینگے کہ دعا اور گناہ سے محبت جاتي نہیں رهتي پھر کچھہ حکایتیں اور باتیں عاشقوں کي نقل کرینگے پس اِتنے بیان اِس کتاب میں هیں *

بیان شریعت کے گواهونکا ثبوت میں محبت میں بندہ کے ساتھہ خدائے عزوجل کي

اِس کو جاننا چاهیئے کہ تمام اُمت کا اِس پر اتفاق ہی کہ اللہ تعالی اور اُس کے رسول صلي‌اللہ علیہ وسلم کي محبت فرض ہی پس اگر محبت کا وجود نہ هوتا تو فرضیت اُس کي کس طرح هوتي اور محبت کے معنے طاعت کے نہیں هیں اِس لیئے کہ طاعت نتیجہ اور ثمرہ محبت کا ہی اور محبت کے ثبوت کي دلیل یہہ ہی کہ خود اللہ جلشانہ فرماتا ہی یحبہم ویحبونہ کہ اللہ جلشانہ اُن سے محبت رکھتا ہی اور وہ اُس سے محبت رکھتے هیں دوسرا قول اللہ عزوجل کا یہہ ہی والذین امنوا اشد حباللہ کہ ایمان‌والے سب سے بڑھکر اللہ سے محبت رکھتے هیں تو اِس آیہ سے محبت اور تفاوت محبت کا ثبوت

هوتا هی اور حضرت صلي‌الله علیه وسلم نے چند حدیث میں الله جلشانه کي محبت کو ایمان کے شرط میں بیان فرمایا هی چنانچه ابوزر بن عقیلي نے حضرت سے سوال کیا که یا رسول الله ایمان کیا هی آپ نے جواب دیا که ایمان یهه هی که الله اور اُس کے رسول سے سب سے بڑهکر محبت رکهے اور دوسري حدیث میں آپ نے فرمایا هی که کوئي ایمان نهیں لاتا جب تک که الله اور اُس کا رسول سب سے زیاده اُس کے محبوب نه هوں اور ایک حدیث میں بیان فرمایا هی که کوئي بنده ایمان نهیں لاتا جب تک که میں اُس کے نزدیک اُس کے اهل و عیال اور دولت و مال اور سب آدمیوں سے زیاده محبوب نه هوں اور ایک روایت میں هی که جب تک اُس کي جان سے زیاده محبوب نه هوں اور کیوں نه هو خود الله جلشانه فرماتا هی که اگر تمهارے باپ اور بیٹے اور بهائي اور مال اور دولت اور تجارت زیاده محبوب هونگے به نسبت الله اور اُس کے رسول کے تو تم اُس کے حکم کے منتظر رهو اور اُس کو محل تهدید و انکار میں ارشاد فرمایا هی اور حضرت رسول صلي‌الله علیه و سلم نے حکم کیا هی که الله اور اُس کے رسول سے محبت رکهو چنانچه فرمایا هی که الله جلشانه سے محبت رکهو کیونکه وه هر روزه تم کو نعمتیں پهنچاتا هی اور مجهسے محبت رکهو اِس لیئے که الله مجهسے محبت رکهتا هی جاننا چاهیئے که اِن آیات و احادیث سے ثابت هوا که محبت اور طاعت میں فرق هی طاعت صرف ثمرهٔ محبت اور نتیجهٔ محبت هی نه اصل حقیقت محبت پس جو لوگ محبت کي حقیقت سے اِنکار کرتے هیں وه بادهٔ محبت کے مزه سے بیخبر هیں اور هرچند مرد عاقل اِس سخن آشنا سے دیوانه هی اور افسوں محبت اُس کے نزدیک افسانه لیکن

دل شناسد که چیست جوهر عشق	عقل را زهره بصارت نیست

پروانہ کو خبر ہی کہ تلخي دود شمع میں کیا حلاوت هي اور دیوانہ کو معلوم ہی کہ زنجیر کي جھنکار میں کیا کیفیت ہی قطعہ

تو نازنین جہانی و ناز پروردہ	ترا ز سوز درون و نیاز ما چہ خبر
چو دل بمہر نگارے نہ بستۂ اي مہ	ترا ز حالت عشاق بینوا چہ خبر

روایت میں آیا ہی کہ ایک شخص نے حضرت صلي اللہ علیہ و سلم سے آکر کہا کہ یا حضرت میں آپ کو چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اگر ہم کو چاہتے ہو تو فقر پر مستعد رہو پھر اُس نے کہا کہ میں اللہ جلشانہ کو چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اگر خدا کو چاہتے ہو تو بلاء کے تحمل پر آمادہ رہو اور حضرت عمر رضي اللہ تعالي عنہ سے منقول ہی کہ ایک مرتبہ حضرت صلي اللہ علیہ و سلم نے مصعب ابن عمیر کو دیکھا کہ وہ چلے جاتے ہیں اور ایک بکري کے کہال کا کمر بند کمر سے باندھے ہوئے ہیں کہ اُن کو دیکھکر حضرت صلي اللہ علیہ و سلم نے فرمایا کہ دیکھو اِس شخص کو کہ کس طرح پر اللہ نے اُس کے دل کو روشن کیا ہی میں نے دیکھا تھا کہ اُس کي والدین کسطرح پر اُسکي پرورش کرتي تھي عمدہ عمدہ غذائین اُسکو دیتي تھي اب اللہ اور اُس کے رسول کي محبت نے اُس کا یہہ حال کر دیا ہی جو کہ تم دیکھہ رہے ہو اِن احادیث سے ثابت ہوا کہ محبت اللہ جلشانہ اور اُس کے رسول صلي اللہ علیہ و سلم کي اُسي کو ہوگي جو کہ فقر اور بلا پر مستعد رہیگا اور فقر کو فخر سمجھیگا اور بلا اور مصیبت پر شکر کریگا اِس لیئے کہ عاشق کو صرف یہہ کافي ہی کہ معشوق کے سواے کسي طرف التفات

نہ کرے اُسکي محبت سے کام رکھے اگر وہ لطف کرکے اپنے پاس بلاوے تو اُس کي مہرباني ھي اور اگر بہ قہر اُسکو دور کرے تو اُس کي مرضي ھي بلکہ ھزار مرتبہ معشوق اُس کو نکالے وہ اُس کا کوچہ نہ چھوڑے اور ھزار طرح اپنا دامن چھوڑاوے وہ اُس کا دامن ھاتھہ سے نہ دے اگر چلے تو اُسي کي طرف اگر بھاگے تو اُسي کي جانب کسي طرح پر طلب نہ چھوڑے کما قیل

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
با تن رسد بجانان یا جان ز تن بر آید
جان برلب است دردل حسرت کہ از لبانش
نگرفت هیچ کامي جان از بدن بر آید

ھزار معشوق اُن کا اُن سے منہہ چھپاوے وہ اُس کي دیدار کي خواھش نہ چھوڑیں اور جب تک وہ اپنا جمال نہ دکھلاوے اُسکے کوچہ سے نہ ھٹیں ھر وقت زبان حال سے یہي پکارتے رھیں

بنماي رخ کہ خلقي واله شوند و حیران
بکشاي لب کہ فریاد از مرد و زن بر آید

بلکہ جو عاشق صادق ھیں وہ قہر میں زیادہ لطف پاتے ھیں اور فقر اور بلا پر زیادہ شکر کرتے ھیں چنانچہ حضرت بایزید بسطامي رح جس روز فقر و بلا سے فارغ رہتے تو کہتے کہ الهي تو نے آج نان دي مگر نان خورش کہاں ھي یعنے کیا خفگي ھي کہ آج کوئي مصیبت نہیں دي اسلیئے کہ مصیبت تو عاشقوں کے حصہ میں ھي

زاهد انرا جنة الفردوس باید نزل گاه
عاشقانرا لذت اندر قعر زندانست و بس
لطف او را عام و خاص ونیک و بد یابندہ اند
قهر او را پیش رفتن کار خاصانست و بس

عاشق وهي هی که اگر ایک لمحہ میں محبوب اُس کا اُسکو هزار بار دار پر کهینچے اور اپنے آپ کو اُس سے بیزار بناوے تب بهي وہ بدستور ثابت قدم رهے اور اگر هزار مرتبہ جسم اُس کا پارہ پارہ کرے تب بهي وہ کچهہ الم نہ پاوے اور اگر اُس کو درکات دوزخ میں ڈال دے تب بهي وہ کچهہ پرواہ نہ کرے جیسا کہ حضرت ادریس علي نبینا وعلیہ التحیۃ والثنا فرماتے کہ لوکان بیني و بینک بحر من نار لخضت فیها شوقا الیک کہ الهي اگر میرے اور تیرے بیچ میں ایک آگ کا دریا حایل هوتا تو تیرے شوق میں اُس میں کود پڑتا اور اُس سے نہ نکل جاتا ٭

حکایت

لکها هی کہ بني اِسرائیل میں ایک شخص تها کہ وہ دریاء محبت میں ڈوبا هوا اور آتش عشق میں جلا هوا تها خداوند عالم نے اُس کي محبت دکهلانیکو اُسکا اِمتحان لیا اور اُسوقت کے نبي کو حکم دیا کہ اِس شخص سے کهہ دو کہ تیرے واسطے جهنم میں جگهہ هی تو کیوں اِس قدر عبادت کرتا هی نبي نے اُس سے جاکر کہا وہ نهایت خوشي سے وجد میں آیا اور کہا کہ الحمدلله پیام دلدار کا تو لائے اب تک تو هم جانتے تهے کہ همارا اُس محفل میں کچهہ ذکر هي نهیں هی اب معلوم هوا کہ جهنم میں همارے واسطے جگهہ تجویز کي گئي هی اِس سے بڑهکر اور کیا خوشي هوگي تب اُس نبي کو اِلهام هوا کہ تم نے

همارے عاشقوں کو دیکھا همارے محبت نے کس طرح پر اُن کو بے
خبر کر رکھا هی که هماري رضا پر راضي اور هماري قضا پر شاکر هیں
مولاناي معنوي اپني مثنوي میں لکھتے هیں که ایک مرتبه الله جلشانه سے
حضرت موسي علیه السلام نے عرض کي که الهي وہ خصلت کیا هی
جس سے مجھے تیري محبت زیادہ هو جواب هوا که اي موسي میرے
سوا کسي طرف التفات نه کر میرے قهر کو دوسرے کي محبت سے بهتر
جان اور بلا اور مصیبت میں بهي میرا دامن نه چھوڑ اى موسي تو
آخر هوشیار اور جوان اور عقیل هی کیوں میرا دامن چھوڑیگا جب
که تو جانتا هی که مجھه کو تجھه سے محبت هی خیال کر که بچه اپني
ماں کا دامن کب چھوڑتا هی ماں اُسکو مارتي جاتي هی وہ اُسي کي
بدن سے چپٹا جاتا هی وہ هٹاتي جاتي هی وہ اُسکا دامن پکڑتا هی کما قیل

گفت چون طفلي به پیش والدہ
وقت قهرش دست هم در وے زدہ

خود نداند که جز او دیار هست
هم ازو مخمور و هم از اوست مست

مادرش گر سیلئي بر وي زند
هم به مادر آید و بر وي تند

از کسي یاري نه خواهد غیر او
ز وست جمله شر او و خیر او

خاطر تو هم ز مادر خیر و شر
التفاتي نیست جا هاي دگر

اور خبر مشهور میں آیا هی که حضرت ابراهیم علیه السلام نے ملک
الموت سے وقت نزع کے فرمایا که تم نے دیکھا هی که کوئي دوست
اپنے دوست کو مارتا هو اُس وقت الله جلشانه نے وحي کي که تمنے
کسي دوست کو دیکھا هی که دوست کے ملنے سے نفرت کرتا هو تب
حضرت ابراهیم نے فرمایا که اى ملک الموت اب اپنا کام کرو لیکن یهه

رتبہ اُسي شخص کا هی جو که دل و جان سے الله جلشانه کو چاهتا هی اور جب که وہ جانیگا که موت سے میرا محبوب ملیگا تو اُس کے لیئے دل اُس کا بیقرار هوگا اور سواے موت کے کچھہ اچھا معلوم نه هوگا اور اِسي واسطے الله جلشانه نے فرمایا هی که فتمنوا الموت ان کنتم صادقین که ای یهود اگر تم سچے هو که تم خداے جلشانه کو چاهتے هو تو موت کي خواهش کرو اِس لیئے که یهه ذریعه هماري وصال کا هی

مولانا فرماتے هیں

چون تمنوا موت گفت اي صادقین	صاد قم جانرا بر افشانم برین
مرگ شیرین گشت ونقلم زین سرا	چون قفص هشتن پریدن مرغ را
جانهاي بسته اندر آب و گل	چون رهند از آب وگلها شاد دل
در هواي عشق حق رقصان شوند	همچو قرص بدر بي نقصان شوند
اي حریفان من از انها نیستم	کز خیالاتي درین ره اینستم
مردن اینساعت مراشیرین شداست	بل هم احیاء پئي من آمداست
اقتلوني یا ثقاتي لائما	ان في قتلي حیاتي دائما

اور حضرت سید کائنات صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که الهي مجهه کو اپني محبت عطا کر اور محبت اُس کي جو مجھے چاهتا هی اور محبت اُس شی کي جو تیري محبت سے مجھے نزدیک کرے اور اپني محبت کو مجھے آب سرد سے زیادہ محبوب کر ایک مرتبه ایک اعرابي حضرت صلي الله علیه و سلم کے پاس آیا اور کهنے لگا که یا حضرت قیامت کب هوگي آپ نے پوچھا که تو نے اُس کے واسطے کیا سامان جمع کیا هی اُس نے کہا که نه میں نے نماز نه بہت

نے روزہ کثرت سے جمع کیا ھی ھاں میں اللہ جلشانہ اور اُس کے رسول کي محبت رکھتا ھوں آپ نے فرمایا کہ جو جس کو چاھیگا وہ اُسي کے ساتھہ رھیگا حضرت انس رضي اللہ تعالی عنہ فرماتے ھیں کہ بعد اسلام کے مسلمان کسي چیز سے اِس قدر خوش نہیں ھوئے جتنے کہ اِس بات سے خوش ھوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضي اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ھی کہ جس نے اللہ جلشانہ کے خالص محبت کا مزہ چکھا وہ دنیا کي طلب نکریگا اور سب آدمیونسے وحشت کرنے لگیگا سچ ھی بیت

خواب راحت شد ازان دیدہ کہ دیدن دانست
رفت آسایش ازان دل کہ طپیدن دانست

اور عاشق صادق کي علامت یہي ھی کہ اُس کے نظر میں محبوب کے سوا کوئي نہ سماوے اور سب سے اُس کو تعلق چھوٹ جاوے اور کوئي خواھش اُس کے دل میں نہ رھے مراد و مطلوب اُس کا صرف محبوب ھو پس اِسي واسطے جو عاشق خدا کا ھوگا اُس کو دنیا سے کچھہ علاقہ نہ رھیگا طالب مولي طالب دنیا نہ ھوگا جیسا کہ مولانائے معنوي مجنون کے حال میں ایک حکایت لکھتے ھیں کہ وہ لیلي کے طلب میں اُنٹني پر سوار ھو کر چلا اُنٹني بچہ کے محبت سے پیچھے پھر پھر آتي اور مجنون کو منزل لیلي تک نہ پہنچاتي کہ آخر اُس نے ناقہ کو چھوڑا اور کوچہ محبوب میں پہنچا

بود مجنون را سبک رو ناقۂ	ور بجز لیلي مراو را فاقۂ
جاي دیگر بود لیلي را نکو	شد سوار ناقہ مجنون سوئے او
ناقہ را میر اند مجنون ھر زمان	بچہ از ناقہ بماندش ناگھان

میل مجنون جانب لیلی کشان　　میل ناقه جانب طفلش دوان
یکدم ار مجنون ز خود غافل شدی　　ناقه گردیدی و واپس آمدی
عشق و سودا چونکه پر بودش بدن　　می نبودش چاره از بیخود شدن
آنکه او باشد مراقب عقل بود　　عقل را خود عشق لیلی در ربود
لیک ناقه بس مراقب بود چست　　چونکه او دیدی مهار خویش سست
فهم کردی زو که غافل گشت و دنگ　　رو سپس کردی بیک ره بید رنگ
چون بخود باز آمدی دیدی ز جا　　کو پسش رفتست بس فرسنگها
در سه روزه ره بدین احوالها　　ماند مجنون در تردد سالها
گفت ای ناقه چو هر دو عاشقیم　　هر دو ضد بس همره نالایقیم
نیستت بر وفق من مهر و مهار　　کرد باید از تو صحبت اختیار
این دو همره همدگر را راهزن　　گمره آن جان کو فرو ناید ز تن
جان ز هجر عرش اندر فاقهٔ　　تن ز عشق خاربن چون ناقهٔ
جان گشاید سوی بالا بالها　　در زده تن در زمین چنگالها
تا تو با من باشی ای مرده وطن　　پس ز لیلی دور ماند جان من
راه نزدیک و بماندم سخت دیر　　سیر گشتم زین سواری سیر سیر
سر نگون خود را ز اشتر در فکند　　گفت سوزیدم ز غم تا چند چند
آنچنان افکند خود را سخت زیر　　که مخلخل گشت جسم آن دلیر
چون چنان افکند خود را سوی پست　　از قضا آن لحظه هم پایش شکست
پای را بر بست گفتا گو شوم　　در خم چوگانش غلطان میروم
عشق مولی کی کم از لیلی بود　　گوی گشتن بهر او اولی بود
گوی شو میگرد در میدان عشق　　غلط غلطان در خم چوگان عشق
خانه ویران کن فرود آئی ز وی　　تا بکی وابستهٔ مرکب شوی
راه لذت از درون نه از برون　　چند آبادانی و قصر و حصون

قصر چیزي نیست ویران کن بدن ... گنج در ویرانی است ای میر من
این نمي بیني که در بزم شراب ... مست آنکو خوش شود کو شد خراب
گرچه بر نقشست خانه بر کنش ... گنج جو و ز گنج آباد ان کنش

اور حضرت حسن بصري رحمة الله علیه فرماتے هیں که جس نے اپنے خداے جلشانه کو پهچانا وه اُس سے محبت کریگا اور جس نے دنیا کو پهچانا وه اُس سے نفرت کریگا اور مومن لهو ولعب میں نه رهیگا تا که غافل هو اور جب وه فکر کریگا تب غمگین هوگا اور حضرت ابو سلیمان دارانی فرماتے هیں که الله جلشانه کے مخلوقات میں ایسے ایسے لوگ هیں که جن کو جنت اور اُس کي نعمتیں تو ذکر سے بازهي نهیں رکهتیں تو اُن کو دنیا کب باز رکهه سکیگي اور روایت میں آیا هی که حضرت عیسي علي نبینا وعلیه الصلوة والسلام کا گذر تین شخصوں پر هوا جنکے جسم لاغر اور رنگ زرد هو گئے تهے آپ نے پوچها که کس لیئے تمهارا یهه حال هی اُنهوں نے کہا که دوزخ کے خوف سے آپ نے فرمایا که خداے جلشانه پر واجب هی که ڈرنیوالے کو بچاوے پهر وهاں سے چلے تو اور تین شخصوں کو دیکها که وه لاغري بدن اور زردي چهره میں اُن سے بهي بڑهه کر تهے اُن سے بهي آپ نے وهي پوچها اُنهوں نے کہا که جنت کے شوق نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که الله جلشانه پر واجب هی که جو تم چاهتے هو وه تم کو دے آگے جب بڑهے تو آپ نے اور تین آدمیوں کو دیکها که جنکي لاغري اور ناتواني حد سے زیاده تهي اور جنکے چهرے نور کے آئینه معلوم هوتے تهے اُن سے بهي آپ نے وهي سوال کیا اُنهوں نے کہا که الله جلشانه کي محبت نے یهه حال کر دیا هی آپ نے فرمایا که تم هي مقربان بارگاه هو

تم ہي خاصان درگاہ ہو تم ہي نزديکان حضرت اعلي ہو اور عبدالواحد بن زيد کہتے ہيں کہ ميرا گذر ايک شخص پر ہوا جو کہ برف ميں سوتا تها ميں نے پوچها کہ تجهہ کو برف کي سردي! نہيں معلوم ہوتي اُس نے کہا کہ جس کو الله جلشانہ کي محبت نے سب سے بے تعلق کر ديا ہو اُس کو برف کي سردي کيا معلوم ہو و لنعم ما قيل

گداي کوي تو از هشت خلد مستغني است
اسير بند تو از هر دو عالم آزاد است

اور حضرت سري سقطي رحمة الله عليه فرماتے ہيں کہ روز قيامت کے تمام اُمتيں اپنے انبيا کے نام سے پکاري جائينگي کہ اي اُمت موسى اور اي اُمت عيسى اور اي اُمت محمد صلي الله عليه و سلم سوا ے عاشقان جمال ايزدي کے کہ وہ اِس طرح پکارے جائينگے کہ اي خدا کے چاہنے والو چلو اپنے محبوب کے پاس کہ يہہ سنکر اُن کو ايسي خوشي ہوگي کہ قريب ہوگا کہ دل اُن کے پہٹ جاويں اور اُن کو شادي مرگ ہو جاے اور هرم بن حيان فرماتے ہيں کہ مومن جب اپنے پروردگار کو پہچانيگا اُس سے محبت کريگا اور جب محبت کريگا تب اُس کي طرف چليگا اور جب اِس کي حلاوت پاويگا تب دنيا کو ہرگز خواهش کي نظر سے اور آخرت کو سستي اور غفلت کي نظر سے نہ ديکهيگا اور وہ اپنے جسم سے تو دنيا ميں رہتا هي اور اپني روح سے آخرت ميں هي اور يحيي بن معاذ نے فرمايا هي کہ عفو سے اُس کے گناہ دور ہوتے ہيں پهر اُس کے رضا کا کيا پوچهنا هي اور اُس کي رضا سے سب کام پورے ہوتے ہيں تو اُسکي محبت کا کيا

ذکر هی اور اُس کي محبت عقل کو کهو دیتي هی پهر اُس کے تودد کا کیا کهنا هی اور اُس کي مودت سب چیز کو جو سواے اُس کے هی بهلا دیتي هی تو اُس کے لطف کا کیا ٹهکانا هی اور بعض کتابوں میں لکها هی که الله جلشانه فرماتا هی که ای میرے بندهٔ جو تیرا حق مجهه پر هی اُسي کي قسم هی که میں تجهے چاهتا هوں تو تجهه کو بهي قسم هی اُس حق کي جو میرا تیرے اُوپر هی که تو بهي مجهکو دوست رکهه اور یحیي بن معاذ نے فرمایا هی که ایک رائي کے دانه کے برابر محبت مجهکو زیاده بهلي معلوم هوتي هی به نسبت عبادت ۷۰ برس کے جو بغیر محبت کے هو ولنعم ماقیل

پیش حق یک ناله از روی نیاز | به که عمري بي نیاز اندر نماز

محبت کي حقیقت اور اُسکے اسباب کا بیان

جاننا چاهیئے که محبت کے واسطے معرفت یعنے پهچان کا هونا ضرور هی اِسلیئے که اگر پهچان نه هوگي تو محبت کیونکر هوگي پس جس چیز کي ادراک سے کسي قسم کي لذت حاصل هو وه چیز دل کو محبوب هوگي اور جس سے کچهه ایذا هو وه دل کو مبغوض هوگي پس محبوب کے معنے یهه هیں که طبیعت کو اُس کے جانب رغبت هو اور مبغوض کے معنے یهه هیں که طبیعت کو اُس سے نفرت هو پس اگر طبیعت کي رغبت بڑهه جاوے تو اُس کو عشق کهینگے اور اگر نفرت بڑهه جاوے تو اُس کو عداوت کهینگے *

اصل دوسري

جب که محبت جانئے اور پہچانئے پر موقوف هی تو جتني خواهش کي قسمیں هونگي اُتني هي محبت کي بهي قسمیں هونگي پس هر ایک خواهش کو ایک ایک قسم کي چیزوں کي ادراک کي قوت هی اور اُن میں سے بعضے چیزوں کي ادراک سے ایک قسم کي لذت حاصل هوتي هی اور به سبب اُس لذت کے طبیعت کو اُس طرف رغبت هوتي هی اور وهي چیز طبیعت سلیم کو محبوب هو جاتي هی مثلاً آنکهه کو اچهي صورتوں اور پاکیزه شکلوں کے دیکهنے سے ایک قسم کي لذت ملتي هی اور کانوں کو اچهي آوازوں اور موزوں راگوں کے سننے سے فرحت هوتي هی اور قوت شامه کو اچهي خوشبوؤں کے سونگهنے سے ایک کیفیت هوتي هی اور قوت ذایقه کو اچهے کهانوں سے اور قوت لامسه کو نرم اور نازک چیزوں کے چهونے سے لذت حاصل هوتي هی غرضکه جب اِن حواسوں کو اِن چیزوں کے ادراک سے لذت ملتي هی تو طبیعت کو لا محاله اُن کي جانب میل و رغبت هوتي هی یهانتک که خود حضرت سید کائنات علیه افضل التحیات نے فرمایا هی که مجهکو تمهاري دنیا کي تین چیزیں پیاري هیں خوشبو اور عورتیں اور میري آنکهه نماز سے ٹهنڈهي هوتي هی پس حضرت نے خوشبو کو محبوب فرمایا حالانکه آنکهه اور کان کو اُس سے کچهه حظ نهیں هی صرف قوت شامه کو اُس سے حظ هوتا هی اور عورتوں کو محبوب فرمایا حالانکه اُن سے صرف قوت باصره اور لامسه کو حظ هوتا هی نه قوت شامه اور ذایقه اور سامعه کو اور نماز کو فرمایا که اُس سے خنکي چشم هوتي هی اور اُسي کو سب سے بڑهه کر محبوب اپنا بتلایا اور یهه ظاهر

هی که یہہ حواس خمسہ ظاہري اُس سے کچھہ حظ نہیں پاتي بلکہ وہ چھٹھواں حواس هي جو دل کا مرکب هی اور اُس کو وهي جان سکتا هي جو که دل رکھتا هی اور حواس خمسه کي لذتوں میں تو جانور بھي اِنسان کے شریک هیں پس اگر محبت صرف اُنهیں چیزوں پر منحصر هووے جنکو یہہ حواس خمسہ ظاهري جان سکتے هیں اور اِسي دلیل سے یہہ کہا جاوے که چونکه الله جلشانه حواس کے ادراک سے باهر هي اور خیال میں نہیں آسکتا تو پھر کیونکر اُس کي نسبت محبت کا اطلاق هو سکے تو اِنسان کي خاصیت هي باطل هو جاے اور اُس میں اور جانوروں میں جو تمیز به نسبت چھٹھویں حواس کے هی جس کو عقل یا نور یا دل یا جو کچھہ کہو باقي نه رهے بڑا بد نصیب وہ شخص جو محبوب حقیقي کي محبت کا منکر هو اور بڑا بد بخت وہ اِنسان جو معشوق اصلي کے عشق سے بے خبر هو نادان وهي هی جو اُس کي معرفت نه چاهے جاهل وهي هی جو اُس سے دوستي نه رکھے ٹوٹیں وہ هاتھہ جو اُس کا دامن نه پکڑ سکیں پھوٹیں وہ آنکھیں جو اُسکا جمال نه دیکھہ سکیں

بیت

بشکند دستي که خم در گردن یاري نه شد
کور به چشمي که لذت گیر دیداري نه شد

جو لوگ الله جلشانه کي محبت سے اِنکار کرتے هیں وہ نہیں جانتے که بصیرت باطني قوت میں بصیرت ظاهري سے بہت بڑهہ کر هی اور دل کي نظر آنکھہ سے بہت زیادہ تیز هی اور جمال باطني جس کو عقل دیکھتي هی وہ جمال ظاهري سے جس کو آنکھہ دیکھتي هی بہت

بهتر هی اسي ليئے بلا شبهه دل کو اُن امور الهي کے جاننے سے جنکو يهه حواس ظاهري نهيں جان سکتے ايک عجيب لذت حاصل هوتي هی که اِن حواس کي لذتوں سے بهت بڑهه کر هی اور اِسي واسطے طبع سليم اورعقل صحيح کو جو رغبت اُسکي طرف هوتي هی وه بهت قوي هوتي هی اور محبت کے معنے سواے اِسکے اور کچهه نهيں هيں که جس چيز کے چاهنے سے لذت هووے اُس کي طرف رغبت کرنا که جس کي تفصيل اب آئيگي پس يهه سمجهه کر الله جلشانه کي محبت سے وهي اِنکار کريگا جو که بهائم کے درجه سے نه نکلا هو اور اِنهيں ظاهري حواسونکے مدرکات پر لذتوں کو منحصر جانتا هو مولاناے معنوي فرماتے هيں

ايها المحبوس في رهن الطعام — سوف تنجوان تحملت العظام
اغتذا بالنور کن مثل البصر — وافق الاملاک يا خير البشر
چون ملک تسبيح حق را کن غذا — تا رهي همچون ملايک از اذا
قوت جبريل از مطبخ نه بود — بود از ديدار خلاق وجود
اين چراغ شمس کو روشن بود — نه ز فتيله و پنبه و روغن بود
سقف گردون کو چنين دايم بود — نه ز طناب و اُستني قايم بود
همچنان اين قوت ابدال حق — هم ز حق دان نه ز طعام نه ز طبق
جسم شانرا هم ز نورا سرشته اند — تا ز روح و ز ملک بگذشته اند
حبذا خواني نهاده در جهان — ليک از چشم خسيسان بس نهان
نور مي نوشد مگر نان ميخورد — لاله ميکارد بصورت ميچرد
چون شرارے کو خورد روغن ز شمع — نور افزايد ز خوردش بهر جمع
نان خوري را گفت حق لا تسرفوا — نور خوردن را نگفت است اکتفوا

اصل تیسری

اِنسان اپني ذات کو چاهتا هی اور غیر کو بهي اپني هي ذات کے لیئے چاهتا هی تا که وه همیشه بنا رهے اور کبهي وه فنا نه هووے اِسي واسطے موت اور قتل سے ڈرتا هی اور اُس کو برا جانتا هی اِسي لیئے اِنسان اول صحت اپني چاهتا هی پهر اپنے مال اور اولاد اور دوست آشناؤں کي بقا چاهتا هی اِس لیئے که در حقیقت اُن کي بقا وه اپني ذات کي بقا سمجهتا هی که نام اُس کا باقي رهیگا اور جس قدر مال اور دولت اور کنبه قبیله اُس کا زیاده هوگا اُس کو وه اپني شوکت اور عزت کي ترقي سمجهیگا پس اِن سب کي محبت در اصل محبت اپني ذات کي هی دوسرے اُس شخص کو چاهتا هی جس نے اُس کے ساتهه احسان کیا هو اور اُس کو فائده پهنچایا هو لیکن در اصل اُن سے محبت کرنا عین اپنے ساتهه محبت کرنا هی مثلاً کسي کو طبیب سے جس نے اُس کا علاج کیا هو محبت هو تو وه محبت اِس سبب سے هی که اُس نے اُس کو صحت دي تو یهه محبت اپنے هي ذات کي هوئي تیسرا سبب آدمي کسي کو دوست رکهے بغیر خیال کسي فائده کے جو اُس سے حاصل هو مثلاً محبت حسن و جمال کے که خود حسن و جمال باعث محبت هی اور دل کو اُس کي طرف میل هوتا هی گو که کسي قسم کا فائده اُس سے قضاء شهوت وغیره کا نه هو مثلاً آدمي سبزه زار اور گلزار اور دریا اور نهر اور عمارات لطیفه کو چاهتا هی اور اُن کے دیکهنے سے اُس کا دل خوش هوتا هی اور سواے دل کي لذت کے اور کسي قسم کا فائده اُس سے حاصل نهیں هوتا *

اصل چوتھي حسن و جمال کے معنے

جاننا چاهيئے که جو خيالات اور محسوسات کي تنگي ميں گرفتار
هی وه جانتا هی که حسن و جمال کے يہي معنے هيں که اعضا مناسب
هوں شکل اچهي هو صورت پاکيزه هو رنگ سرخ هو اور جس ميں يهه
سب باتيں جمع هوں اُس کو حسين و جميل جانتا هی اور جو شکل
و صورت سے خارج هووے اُس کو جميل و حسين نهيں جانتا حالانکه
يهه غلطي اُس کي سمجهه کي هی بلکه حسن و جمال کے يهه معنے هيں
که جس چيز کا جو کمال هی وه اُس ميں هووے پس جو چيز کمال
ميں کامل هوگي وهي جمال ميں کامل کهلاويگي مثلاً اِنسان اچها وهي
هی جس کے اعضا مناسب هوں اور جس کا رنگ سرخ هو جس کا
قد و قامت معتدل هو اور گهوڑا اچها وهي هوگا جس ميں گهوڑے کي
صفات اچهے جمع هوں خط اچها وهي کهلائيگا جس کے حروف با قاعده
اور درست هوں پس گهوڑے ميں اگر اِنسان کي صفات اور اِنسان ميں
گهوڑے کي صفات هوں تو وه هرگز اچها نه کهلائيگا بلکه برا ٹهہريگا غرضکه
هر ايک چيز کا حسن و جمال علحده علحده هی اور وه شکل و صورت
پر مُنحصر نهيں هی بلکه اُن چيزوں پر بهي اطلاق حسن کا هوتا هی
جو حواس خمسه کے ادراک سے خارج هيں مثلاً اخلاق نيک وه
جس اِنسان ميں هونگے تو وه صاحب خلق حسن کهلائيگا اِسي واسطے
جسطرح پر که حسن صورت کا صورت کے کمال پر اطلاق هوتا هی حسن
سيرت کا سيرت کے کمال پر اطلاق هوتا هی بلکه حسن صورت باعث
اُسقدر محبت کا نهيں هی جسقدر که حسن سيرت باعث محبت هی
ورنه کيوں اِنسان انبياء اور اولياء اور ائمه اور صحابه اور مجتهدين اور

اساتذہ اور فقراء کو دوست رکھیں حالانکہ اُن کی دوستي کہ وہ حسن سیرت کے باعث ھی عشق صورت پر غالب ھوتي ھی اور تمام مال و متاع بلکہ اپنے جانوں کو اِنسان اُن پر قربان کر دیتا ھی اور اُنکے نام پر اپني جان فدا کرتا ھی تو یہہ محبت کچھہ اُنکي شکل و جمال ظاهري کے سبب سے نہیں ھی بلکہ سیرت و کمال باطني کے سبب سے ھی پس معلوم ھوا کہ جمال باطني بهي باعث محبت ھی بلکہ وہ محبت جمال ظاهري کي محبت پر غالب ھي *

اصل پانچویں

کبھي محب اور محبوب میں باھم مُحبت کا ایک اور ھي سبب ھوتا ھی کہ جسکے سبب سے دونوں میں محبت ھو جاتي ھی کہ وہ باعث نہ جمال ھی نہ کسي قسم کا فائدہ بلکہ فقط تناسب ارواح کہ خواہ نخواہ بلا کسي اور سبب کے باھم محبت ھو جاتي ھی الحاصل اِس تمہید سے ثابت ھوا کہ محبت کے پانچ سبب ھیں اور ھم دعوي کرتے ھیں کہ اِن پانچوں سبب سے مستحق محبت فقط ایک ذات پاک وحدہ لا شریک لہ کي ھی اور کوئي دوسرا مستحق محبت في ذاتہ نہیں ھي یہانتک کہ انبیا و اولیا کہ اُن کي محبت بهي بذاتہ نہیں ھی بلکہ اُن کي محبت عین محبت اللہ جلشانہ کي ھی اِسلیئے کہ محبوب کا محبوب محبوب ھی محبوب کا رسول و پیغامبر محبوب ھی محبوب کا محب محبوب ھی تو اِن سب کي محبت عین محبت الهي ھی شعر

عشق را با تو نسبتي است درست	بر در هر کہ رفت بر در تست

اب ھم اُن پانچوں سببوں کو بہ تفصیل بیان کرتے ھیں *

پہلا سبب کہ آدمي اپني هي ذات سے محبت رکھتا هی اور اپني بقا چاهتا هی

هم کہتے هیں کہ یہي سبب بڑا سبب الله جلشانہ سے محبت رکھنے کا هی اِس لیئے کہ جو شخص اپني ذات کو پہچانیگا اور اپنے پروردگار کو جانیگا وہ سمجھیگا کہ میري هستي میري ذات سے نہیں هی بلکہ اُسکا هست کرنیوالا اور اُسکا بنانیوالا اور اُسکا سنوارنیوالا اور اُسکا درست کرنیوالا اور اُس کو عدم سے وجود میں لانیوالا اور هي کوئي هی کہ جسنے اُس کو پیدا کیا جس نے اُسکو زندگي دي جس نے اُسکو کمال پر پہنچایا جسنے اُس کو وہ اسباب فراهم کر دیئے کہ جس سے اُس کي زندگي هی ورنہ اِنسان کیا هی عدم محض هی اگر فضل الهي شاملحال اُس کے نہ هوتا تو پردہ نیستي سے اُسکا جمال کس طرح نظر آتا اور اُس کو مراتب کمالي و جلالي کا یہہ مرتبہ کیونکر حاصل هوتا پس وجود و هستي اُسکي صرف اُسي حی و قیوم کے سبب سے هی جو کہ قایم بذاتہ هی اور دیگر اشیاء کا قیام اُس کي ذات سے هی پس جب کوئي شخص اپني هستي اور وجود کو دوست رکھیگا تو کیونکر اُسکو دوست نہ رکھیگا جس کے سبب سے اُس کي هستي هی اور جب اُسکو یقین اِس پر هوگا کہ ذات واجب‌الوجود وہ هی جس نے هم کو پیدا کیا اور هم کو بنایا اور همکو زندہ کیا اور هر حال اور هر وقت میں وهي باعث همارے قیام اور زندگي اور هستي کا هی تو ضرور وہ اُس سے محبت کریگا اور اگر یہہ جانکر پهر بهي اُس سے محبت نہ کرے تو جاننا چاهیئے کہ وہ نہ اپنے آپ کو پہچانتا هی نہ اپنے پروردگار کو جانتا هي اور جب اُس کو پہچان هي نہیں هی تو محبت کیونکر

هوگي اسليئے كه محبت ثمرہ معرفت هي اسيواسطے حسن بصري رح
نے فرمايا هی كه جو كوئي اپنے رب كو پهچانيگا وہ اسكو چاهيگا اور جو
دنيا كو پهچانيگا وہ اس كو چهوڑيگا اور حديث شريف ميں آيا هی
من عرف نفسه فقد عرف ربه جس نے اپني ذات كو پهچانا اس نے
اپنے رب كو پهچانا افسوس اس آدمي كي بدنصيبي پر جو اپني ذات
كو نه پهچانے اور سوائے اپني صورت ظاهري كے اپنے جمال باطني كي
حقيقت كو نه جانے مولانا فرماتے هيں

اي غلامت عقل وتدبيرات وهوش
تو چرائي خويش را ارزان فروش
هيچ محتاج مي گلگون نهٔ
ترك كن گلگونه تو گلگونهٔ
اي رخ چون زهرہ ات شمس الضحى
اي گداي رنگ تو گلگونها
بادہ كاندر خم همي جوشد نهان
ز اشتياق رويتو جو شد چنان
اي همه دريا چه خواهي كرد نم
وي همه هستي چه مي جوئي عدم
اي مه تابان چه خواهي كرد گرد
اي مه اندر پيش رويت روي زرد
تو بهر صورت كه آئي بايستي
كه منم اين والله آن تو نيستي
يكزمان تنها بماني تو ز خلق
در غم و انديشه ماني تا به حلق
آن تو كي باشي كه تو آن واحدے
كه خوش و زيبا وسرمست خودے
مرغ خويشي صيد خويشي دام خويش
صدر خويشي فرش خويشي بام خويش
تو نهٔ اين جسم تو آن ديدہ
وا رهي از جسم اگر جان ديدہ
آدمي ديداست باقي گوشت پوست
هرچه جسمش ديدہ است آنچه نه اوست
گر تو آدم زادہ چون او نشين
جمله ذرات را در خود به بين
چيست اندر خم كه نهر اندر نيست
چيست اندر خانه كاندر شهر نيست

دوسرا سبب که آدمي اُسکو چاهتا هی جسنے اُسکے ساتهه اِحسان کیا هو اور اُسکو فائده پهنچایا هو

جاننا چاهیئے که جو شخص کسي کے ساتهه احسان و سلوک کرے یعنے اُسکو مال و دولت عطا کرے اور اُسکي حاجت برلاوے اور اُسکي اعانت کرے اور اُس سے بشیریں کلامي پیش آوے اور اُسکا معین و مددگار رهے اور اُسکو شر اعداء سے بچاتا رهے اور اُسکے مقاصد و مطالب بر لانے میں اسباب فراهم کر دیا کرے اور اُس کي خواهش پوري کر دیا کرے اُسکے عزیز و اقارب کو خوش و خرم رکهے تو ایسا شخص ضرور محبوب هو جائیگا اور آدمي ایسے محسن کو دل سے چاهنے لگیگا پس هم کهتے هیں که یهه وه سبب هی که جس سے ثابت هوتا هی که سواے الله جلشانه کے اور کوئي مُستحق مُحبت کا نهیں هی اِس لیئے که اگر آدمي جانے اور سوچے تو وه سمجهیگا که محسن حقیقي سواے اُسکے کوئي دوسرا نهیں هی اور اُسکے احسانات کا کچهه ٹهکانا نهیں هی کوئي مُحاسب اُسکو شمار نهیں کر سکتا کوئي گننےوالا اُسکو گن نهیں سکتا جیسا که خود فرماتا هی وان تعدوانعمة الله لا تحصوها که اگر الله کے نعمتوں کا شمار کرو تو شمار نه کر سکوگے اور جو ظاهر میں احسان کرتے هیں وه محسن مجازي هیں در حقیقت وه احسان بهي اُسي کي جانب سے هی مثلاً کوئي شخص تجهے خزانه عطا کرے تو وه محسن حقیقي نهیں هی بلکه محسن مجازي هی حقیقي محسن الله جلشانه هی اِس لیئے که اُسنے خزانه جمع کر دیا اور دینےوالے کو توفیق دي که تجهے عطا کرے تو جس نے مال اور اِراده اور توفیق کو پیدا کیا وهي سچا محسن هی اگر الله جلشانه مال کو نه پیدا کرتا تو خزانه کهاں سے جمع هوتا اور

اگر دینیوالے کا دل تیری طرف راغب نہ کرتا تو وہ کیونکر تجھے دیتا اسلیئے کہ سب مطیع و فرمانبردار اُسي کے ہیں تو یہہ سب احسان در اصل اُسي کے ہوئے اور دینیوالا صرف ایک واسطہ ہوا یعنی جو شخص نظر غور سے احسانات کي طرف دیکھیگا تو وہ سوائے اللہ جلشانہ کے کسي کو محسن نہ پاویگا اور کوئي احسان کرے وہ سمجھیگا کہ میرے خدا نے یہہ اِحسان کیا اللہ جلشانہ فرماتا ہی فاینما تولوا فثم وجہ اللہ جہاں منہہ کروگے اللہ ہي کو پاؤگے مولانا فرماتے ہیں

چون محمد پاک شد زین نار ودود	ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود
ہر کرا باشد بسینہ فتح باب	او بہر شہرے بہ بیند آفتاب
حق پدید است از میان دیگران	ہمچو مہ اندر میان اختران
جان نامحرم نہ بیند روي دوست	جزہمان جان کاصل او از کوي اوست

پس اگر اِحسان کرنیوالے سے محبت رکھنا امر طبعي ہی تو کوئي شخص سوائے اللہ جلشانہ کے مُستحق محبت نہیں ہی اور باوجود اُسکے اللہ جلشانہ سے محبت نہ رکھنا دلیل جہالت ہی کہ اُس کو محسن نہیں جانتے اور اِحسان کو محسن مجازي پر ختم کرتے ہیں حالانکہ یہہ کیسي غلطي ہی اِس غلطي کو ایک مثال سے سمجھنا چاھیئے کہ اگر کوئي سایل کسي بادشاہ سے کچھہ سوال کرے اور وہ اُس کو اپنے خزانہ سے کچھہ عطا کرے تو اول وہ اپنے وزیر کو حکم دیگا وزیر اپنے نائب سے کہیگا نائب خزانچي کو اِجازت دیگا خزانچي اپنے ملازمون کو اِجازت دیگا یہانتک کہ درجہ بدرجہ اُس سایل کو ایک سپاھي لاکر روپیہ حوالہ کریگا اب اگر وہ سایل سپاھي سے کہے کہ تو میرا محسن

هی تو نے مجھے روپیہ دیا وہ کہیگا کہ جاهل کیوں ہوا ہی میں ملازم خزانچی کا تھا اُسکا مطیع ہوں اُس نے کہا میں نے تجھے دیا ہی وہ سمجھیگا کہ خزانچی میرا محسن ہی خزانچی اِنکار کریگا کہ مجھے نائب نے اجازت دی میں نے دیا میں اِس خزانہ کا مُحافظ ہوں نہ مالک تب اُس کی نظر نائب پرھوگی اور اُسکو محسن جانیگا وہ اِنکار کریگا اور کہیگا کہ میں وزیر کا نوکر ہوں نہ خزانہ کا مالک تب وہ سایل سمجھیگا کہ وزیر محسن ہی وزیر جو کہ خاص مقرب بارگاہ سلطانی ہی خوف کریگا کہ ایسا نہ ہو کہ بادشاہ تک یہہ خبر پہنچے اور مجھے وہ اپنا شریک جانے تو وہ کہیگا کہ جہالت نہ کر ادب کو ہاتھہ سے نہ دے مالک اِس خزانہ کا بادشاہ ہی نہ میں یہہ اِحسان اُس کا ہی تو اُسی کو محسن سمجھہ تب اُس سایل کے سمجھہ میں آویگا کہ یہہ سبب واسطہ تھے اصلی محسن بادشاہ ہی اور یہہ سب نوکر چاکر اُس کے ہیں تب وہ دل سے بادشاہ کی تعریف کریگا اور اُس کو منعم اور محسن جانیگا *

تیسرا سبب کہ آدمی کسیکو دوست رکھے بسبب اُسکی ذات کے نہ بنظر کسی فائدہ کے

طبیعت مجبول اِسپر ہی کہ جس کسی کو نیک اور اچھا جانے تو بخواہ نخواہ اُس کی محبت دل میں ہو جاتی ہی گو اُس سے خاص اُس آدمی کو فائدہ نہ پہنچے مثلاً کسی آدمی کو معلوم ہو کہ فلاں بادشاہ بڑا عادل اور غریب پرور اور رعیت نواز پرھیزگار عابد شب

زندہ دار سخي کریم حلیم متواضع هی گو وہ ایسي دور جگھہ پر هو کہ جہاں سننے والا کبھي پہنچ نہ سکے تب بھي اُسکي محبت دل میں هو جائیگي پس هم کہتے هیں کہ یہہ سبب بھي وہ هی جس سے ثابت هوتا هي کہ سواے الله جلشانہ کے کوئي مستحق محبت نہیں هی اِس لیئے کہ صرف الله جلشانہ کي ذات پاک ایسي هی جو تمام عالم پر اِحسان کرنیوالي هي تمام مخلوقات اُسنے اپنے فضل عمیم سے پیدا کیا اور اُن کو جمیع ما یحتاج لہ عنایت کیا کس طرح پر اُن کي شکل و صورت بنائي اور کس طرح پر اُن کو ضروریات سے فارغ البال کیا اور پھر نعمتیں گونا گون دیکر اُن کو مرفہ الحال کیا اور اُن کي زیب و زینت اور عیش و آرام کي چیزیں دیکر اُن کو صاحب شان و شوکت بنایا پس اِس سے بڑھہ کر دینیوالا اور حاجتیں پوري کرنیوالا اور سخاوت کرنے والا کون هوگا کہ بے غرض سب کو دیتا هي اور فرش سے عرش تک جس کو دیکھیئے وہ سب نمونہ اُسي کے اِحسان کا هی تو جو شخص ایسا محسن هو کہ تمام عالم اُسکے اِحسان کے ایک ذرہ کے برابر نہ هو اور جو حسن کا اور محسن کا اور اِحسان کا اور اِحسان کے اسباب کا خالق هو تو پھر اُس سے محبت نہ رکھنا دلیل جہالت هی کہ اُسکو محسن نہیں جانتا کیسا محسن جس کے اِحسان کي اِنتہا نہیں کیسا سخي جس کي سخاوت کي حد نہیں جس قدر آسمان و زمین اور چاند و سورج ستارے آب و خاک آتش و باد هیں سب اُسي کے جود و سخا کے نمونہ هیں

صد هزاران بحر و ماهي در وجود | سجدہ آرد پیش آن دریاے جود
چند باران عطا باران بدہ | تا بدان آن بحر در افشان شدہ

چند خورشید کرم تابان بده | تا بدان آن ذره سر گردان شده
جان ودل راطاقت اینچوش نیست | با که گویم درجهان یک گوش نیست
هر کجا گوشي بد از وي چشم گشت | هر کجا سنگي بد از وي یشم گشت
این ثنا گفتن ز من ترک ثناست | کین دلیل هستي و هستي خطاست

چوتھا سبب حسن و جمال کے سبب سے محبت کا ہونا

هم اوپر بیان کرچکے هیں که هر ایک شخص کي طبیعت حسن و جمال کي محبت پر مجبول هی اور جمال کي دو قسمیں هیں جمال ظاهري اور جمال باطني ظاهري جمال آنکهه سے دکهلائي دیتا هی باطني جمال دل سے نظر آتا هی جمال ظاهري کو بهائم اور اطفال بهي دیکهتے هیں جمال باطني کو سواے اهل دل کے کوئي نهیں دیکهه سکتا اور جس آنکهه سے جو جمال نظر آتا هی وه اُس آنکهه کو مرغوب هوتا هی جمال ظاهري ظاهري آنکهه سے نظر آتا هی اِسلیئے اُسکو مرغوب هی اور جمال باطني دل کے آنکهه سے دکهلائي دیتا هی اِسلیئے دل کو محبوب هی مثلاً انبیا اور علماء اور اولیاء سے جو محبت هوتي هی وه اُن کي صورت اور شکل کے باعث نهیں هوتي بلکه اُن کي جمال باطني کے سبب سے هوتي هی جس کو کمال کهتے هیں اور وه منحصر هی تین چیزوں پر اول علم دوسرے قدرت تیسرے تنزه و تقدس پس دیکهنا چاهیئے که یهه تینوں صفات بدرجۀ کمال صرف الله جلشانه کي ذات میں جمع هیں نه اور کسي میں اِسي واسطے صرف وهي لایق محبت کے هي نه دوسرا *

اول علم

سب جانتے هیں که کسي کا علم الله جلشانه کے علم تک نهیں پهنچ سکتا اگر تمام اولین و آخرین کے علوم جمع کیئے جاویں تو اُسکے علم کے ذره کے برابر نهیں هیں کوئي چیز آسمان و زمین میں نهیں هی که اُس سے پوشیده هو تمام مخلوقات سے مخاطب هو کر فرماتا هی ما اوتیتم من العلم الاقلیلاً یعنے تم کو علم نهیں دیا گیا مگر تهوڑا سا بلکه اگر تمام اهل آسمان و زمین جمع هوں اور ایک چینٹي یا مچهر کي خلقت کي حکمت دریافت کرنا چاهیں تو عشر عشیر پر اُس کي حکمت کے مطلع نه هو سکیں پس اگر صفت علم کے باعث محبت هو تو چاهیئے که سوائے الله جلشانه کے اور کسي سے محبت نه کي جائے اِس لیئے که سب کا علم به نسبت اُسکے علم کے جهل هی ٭

دوسري صفت قدرت

قدرت بهي ایک کمال هی اور هر ایک کمال و عزت و جلال باعث محبت هی یهاں تک که اگر اِنسان کسي دوسرے کے کمال کا حال سنتا هی تو اُس کو ایک قسم کي لذت حاصل هوتي هی اور اُس صاحب کمال سے مُحبت هوتي هی مثلاً جب که ذکر شجاعت حضرت علي علیه السلام کا هوتا هی تو دل کو ایک فرحت حاصل هوتي هی اور محبت پیدا هوتي هی پس جب که الله جلشانه کي قدرت اور غلبه اور جلال اور عزت اور کمال پر غور کیا جاے که جس کے قبضه قدرت

میں تمام آسمان اور زمین اور افلاک اور کواکب اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور معدنیات اور نباتات اور حیوانات اور انسان ہیں اور کسئی کو ان میں سے کچھہ قدرت اپنے اوپر نہیں ہی کہ کچھہ کر سکیں بلکہ سب قبضۂ قدرت میں اللہ جلشانہ کے ہیں کہ اسی نے ان سب کو بنایا اور ان کے اسباب پیدا کیئے اور ان کو اسی نے قدرت اور طاقت دی یہانتک کہ اگر چاہے ایک پشہ سے بڑے بادشاہ کو ہلاک کر دے اور وہی اس قسم کی قدرت رکھتا ہی کہ جس کے ہاتھہ میں سب کی باگ ہی اور جس سے جو چاہتا ہی وہ کام لیتا ہی اگر سب کو تباہ کر دے اس کی مملکت اور سلطنت میں ایک ذرہ کمی نہو اور اگر مثل ان کے اور ہزارہا لکھوکہا خلقت پیدا کر دے ذرا بہی نہ تھکے پس اگر صفت کمال باعث محبت ہی تو اللہ جلشانہ سے جسکی صفت کمال اس درجہ پر ہو بڑھکر اور کون قابل محبت ہی #

ابذلوا اروا حکم یا عاشقین	ان تکونوا فی هو انا صادقین
گوی دولت آن سعادتمند برد	کو بپای دلبر خود جان سپرد

تیسری صفت تقدس

عیبوں اور نقصان سے مبرا ہونا اور برائیوں اور خرابیوں سے منزہ ہونا ایسی صفت ہی کہ جو باعث محبت ہی یہی صفت ہی کہ جس کے سبب سے انبیا اور اولیاء سے محبت ہوتی ہی مگر در حقیقت ان میں بہی باوجود منزہ ہونے ان کے عیبوں اور برائیوں سے یہہ صفت بدرجہ کمال حاصل نہیں ہی کمال تقدس و تنزہ سواے اس کے اور

کسی کو حاصل نہیں هی جس کی صفت هی الملک القدوس ذي الجلال والاکرام کوئي مخلوق نقص سے خالي نہیں اسلیئے که وہ عاجز اور مخلوق هی پس اُن کا مخلوق هونا اور دوسرے کا اُن پر مختار هونا هی اُن کے صفت تقدس کا عیب هی کمال تقدس صرف ایک ذات الله جلشانه کو حاصل هی پس اگر یهه صفت باعث محبت هی تو سواے الله جلشانه کے اور کوئي لایق محبت نہیں هی وهي صاحب کمال ایسا هی جو اپني شان میں یکتا هی کوئي اُس کا شریک نہیں کوئي اُسکے برابر نہیں ایسا غني جس کو کسي سے حاجت نہیں ایسا قدرت والا که جو چاهے وهي کرے کوئي اُسکا پوچھنےوالا نہیں اُسکے حکم کو کوئي ٹال نہیں سکتا اُس کے فرمان کو کوئي روک نہیں سکتا علم کا وہ کمال که آسمان و زمین میں ایک ذرہ اُس سے چھپا نہیں قدرت کا وہ کمال که جسکے اختیار سے کوئي باهر نہیں ایسا ازلي که جسکے وجود کی کوئي اِبتدا نہیں ایسا ابدي که جس کے بقاء کي کچھه اِنتہا نہیں عدم کو اُسکے بارگاہ تک راہ نہیں سواے اُس کے ذات کي کسي دوسرے چیز کو قیام نہیں وهي هی جس کو اپني عزت و جلال پر ناز هی وهي هی جس کو اپني شان و کمال پر افتخار هی اُسکے جلال کي معرفت میں عقول مُتحیر هیں اُس کي صفت کمال میں عارفین ششدر هیں کمال معرفت اولیاء یهه هی که اُس کے کمال کو نہیں جانتے اِنتہاء نبوت انبیا یهه هی که اُسکي ذات کو نہیں پہچانتے *

این چه مجد وبہاست سبحانه	این چه عز یا اعز سلطانه
اي همه قدسیان قدوسي	گرد کواي تو در زمین بوسي

دو جهان جلوه گاه وحدت تو | شهد الله گواه وحدت تو
هم مقر با تو گشت و هم جاحد | لمن الملک لله الواحد

جیسا که حضرت صلی الله علیه و سلم فرماتے هیں لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک که میں وہ تیری تعریف نہیں کر سکتا جو که تو نے اپنی ذات کی خود کی هی اور حضرت صدیق اکبر رضی الله تعالی عنه فرماتے هیں العجز عن درک الادراک ادراک که تیری پہچان کے جاننے سے عجز عین پہچاننا هی پس جو شخص الله جلشانه کی محبت کا منکر هی کیا وہ اِن صفات کو اوصاف جمال اور صفات کمال سے نہیں جانتا یا الله جلشانه کو اِن صفات سے موصوف نہیں سمجھتا یا اِن صفات کو بالطبع باعث محبت نہیں جانتا پس پاک هی وہ جس نے اندھوں کی آنکھوں سے اپنے جمال کو پردہ میں چھپا لیا که وہ نه دیکھ سکیں اور اپنے جلال کو اُن سے پوشیدہ کر لیا که اُس سے آگاہ نه هو سکیں نه اپنا جمال اُن کو دکھلاتا هی نه اپنے کمال کو اُن پر مطلع کرتا هی هاں یہه دولت اُنہیں خوش نصیبوں کے حصه میں رکھی هی جنکی قسمت میں یہه سعادت روز ازل سے لکھه دی هی اور جنکو حجاب کی آگ سے بچا دیا هی اور اُن بدبختوں کو اِس سے محروم کر رکھا هی جو که اندھوں کی طرح اندھیارے میں ٹٹولتے پھرتے هیں اور دنیا کی خواهشوں کے میدانوں میں جانوروں کی طرح چرتے پھرتے هیں یعلمون ظاهرا من الحیوة الدنیا و هم عن الاخرة هم غافلون الحمد لله بل اکثرهم لا یعلمون جن نیکبختوں کو الله جلشانه یہه دولت عطا کر دیتا هی وہ اُن بدبختوں کے حال پر افسوس کرتے هیں جو که اِس سے بے نصیب هیں اور جن کو یہه دولت حاصل نہیں هوتی وہ اُن

صاحبدلوں پر هنستے هیں جو که اُسکے پیچھے دولت دنیا کو چھوڑ بیٹھے هیں خود مفلس هیں اور اُن کو مفلس جانتے هیں خود حقیر هیں اور اُن کو حقیر سمجھتے هیں خود پریشان حال دنیا کي طلب میں پھرتے هیں اور اُن کو پریشان حال سمجھتے هیں ای کاش اگر اُن پر اُن کي حقیقت ذرا بھي کھل جائے اور اُن کي حالات پر ذرا بھي اِطلاع هو جائے تو دیوانه وار اُن کا دامن پکڑیں اور مجنون کي طرح گھر بار چھوڑ کر اُن کے پیچھے هو جاویں جیسا که مولاناے معنوي اپني مثنوي میں لکھتے هیں که ایک یهودي نے بت خانه بنایا اور وهاں آگ کا ڈھیر لگا دیا جو بت کو سجده نه کرتا اُس کو اُس آگ میں ڈال دیتا ایک عورت مومنه کو که جس کا بچه گود میں تھا اُس نے پکڑا وه عورت کیسي تھي

بود آن زن پاکدین و مومنه	سجده بت مي نه کرد آن موقنه

اور اُس سے کها که اِس بت کو سجده کر اُسنے اِنکار کیا تب اُس کافر نے اُسکے گود سے اُس کے بچه کو چھین کر آگ میں ڈال دیا اُسکے ماں کا کلیجه محبت کے آگ سے جلنے لگا اور مضطر هو کر چاها که بت کو سجده کرے که اُس لڑکے نے آواز دي اور پکارا

اندر آ مادر که من این جا خوشم	گرچه درصورت میان آتشم
اندر آ مادر به بین برهان حق	تا به بیني عشرت خاصان حق
اندر آ و آب بین آتش مثال	از جهاني کاتش ست آبش مثال
اندر آ اسرار ابراهیم بین	کو در آتش یافت ورد و یاسمین
اندر آ مادر بحق مادري	بین که این آزر نه دارد آزرے

اندر آ مادر که اقبال امد است	اندر آ مادر مده دولت ز دست
اندر آ و دیگران را هم به خوان	کاندر آتش شاه بنهاد است خوان
اندر آئید ای همه پروانه وار	اندرین آتش که دارد صد بهار
اندر آئید ای مسلمانان همه	غیر عذب دین عذابست از همه
اندر آمد مادر آن طفل خورد	اندر آتش گوی دولت را ببرد

پانچواں سبب محبت کا مشابهت اور مشاکلت هی

جاننا چاهیئے که مناسبت اور مشابهت کو باهم میل هونے میں بڑا دخل هی لڑکا لڑکے سے بڈها بڈهے سے جانور اپنے نوع کے جانوروں سے اسي سبب سے اُلفت کرتے هیں ولنعم ما قیل

کند هم جنس با هم جنس پرواز	کبوتر با کبوتر باز با باز

اور یهه مناسبت کبهي ظاهري سبب سے هوتي هی جس طرح لڑکا لڑکے سے اُلفت کرتا هی که لڑکائي اور هم عمري باعث اُلفت هی اور کبهي غیر ظاهري سبب سے هوتي هی جیسا که اکثر هوتا هی که دو شخصوں میں باهم خود به خود محبت هو جاتي هی بلا ملاحظه خیال کے اور بغیر مطالبه مال کے اسي کے سبب حضرت صلي الله علیه وسلم نے فرمایا هی الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف پس یهه سبب بهي باعث محبت الله جلشانه هی اور یهه مناسبت ظاهري شکل و صورت کے سبب سے نهیں هی بلکه صفات باطني کے سبب سے هی جن میں سے بعض کا ذکر هم کرتے هیں اور

بعض کو جو اسرار میں سے هیں لکهه نهیں سکتے پس وه اسباب مناسبت جو قابل ذکر هیں یهه هیں که بنده کو اپنے پروردگار سے قربت نزدیکی حاصل هوتي هی اُن صفات میں جنکي نسبت ارشاد هی که عادتیں الله کي سیکهو چنانچه فرمایا هی تخلقوا باخلاق الله اور وه خصلتیں کیا هیں علم اور نیکي اور احسان اور مهرباني اور خبر اور رحمت اور نصیحت وغیره اخلاق نیک جنکا ذکر شریعت میں آیا هی اور وه مناسبت خاص که جس کا بیان نهیں هو سکتا وه هی جو که سواے انسان کے دوسرے میں نهیں هی جس کي طرف اشاره هی قل الروح من امر ربي اگر یهه مناسبت نه هوتي آدم مسجود ملایک کیونکر هوتے اور الله جلشانه کي خلافت اُن کو کیونکر ملتي اور اسي مناسبت کو حضرت صلي الله علیه و سلم نے ان لفظوں میں تعبیر کیا هی که ان الله خلق آدم علي صورته که آدم کو الله نے اپني صورت پر بنایا که اسي پر بعض نادانوں نے یهه خیال کرکے که صورت وهي هی جو ان حواس سے نظر آتي هی الله جلشانه کو بهي صاحب صورت تصور کرکے اُس کے جسم کے قایل هوئے وتعالي الله رب العلمین عما یقول الجاهلون علوا کبیرا اور اسي مناسبت کي طرف اشاره هی اس قول میں جو که الله جلشانه نے حضرت موسي علیه السلام سے کها که مرضت فلم تعدني که هم بیمار هوئے اور اے موسي تم نے عیادت نه کي موسي حیران هوئے پوچها که الهي تو بهي بیمار هوتا هی جواب هوا که فلاں بنده خاص همارا بیمار هوا اگر تو اُس کي عیادت کرتا هم کو وهیں پاتا مولانا نے معنوي اپني مثنوي میں لکهتے هیں که ایک مرتبه حضرت بایزید بسطامي قدس الله سره حج کے اراده پر کچهه روپیه لیکر چلے اُن کا قاعده تها که جس شهر

مئین جاتے بندگان خاص کي جستجو کرتے اور جو مل جاتا اُس کي زیارت کرتے چنانچه انهوں نے اِسي سفر میں ایک مقام پر

دید پیري با قد همچون هلال ‌‌ ‌ ‌ دید در وي فروشان ذوالجلال
گفت عزم تو کجا اي با یزید ‌ ‌ ‌ ‌ رخت غربت را کجا خواهي کشید

حضرت بایزید بسطامي نے کہا کہ حج کو جاتا هوں اُس شیخ نے کہا کچهه پاس بهي هي جواب دیا که دو سو درم هیں اُسنے

گفت طوفي کن بگردم هفت بار ‌ ‌ ‌ ‌ وان نکو تر از طواف حج شمار
وان درمها پیش من نه اي جواد ‌ ‌ ‌ ‌ دان که حج کردي و حاصل شد مراد
عمره کردي عمر باقي یافتي ‌ ‌ ‌ ‌ صاف گشتي بر صفا بشتافتي
حق آن حقي که جانت دیده است ‌ ‌ ‌ ‌ که مرا بر بیت خود بگزیده است
تا بکرد آن خانه را در وي نرفت ‌ ‌ ‌ ‌ وندرین خانه بجز آن حي نرفت
چون مرا دیدي خدا را دیده ‌ ‌ ‌ ‌ گرد کعبه صدق بر گردیده
چشم نیکو باز کن در من نگر ‌ ‌ ‌ ‌ تا به بیني نور حق اندر بشر

پس الله جلشانه کے ایسے خاص بنده بهي هوتے هیں جنکو اِس درجه مناسبت اُس سے هوتي هي لیکن مناسبت نهیں هو سکتي جب تک که بنده بعد احکام فرایض کے نوافل پر مواظبت نه کرے اور اُس سے تقرب نه چاهے الله جلشانه فرماتا هي که بنده نوافل سے یهانتک مجهه سے نزدیک هو جاتا هي که آخر کار میں اُس کو چاهنے لگتا هوں اور جب میں اُسکو چاهتا هوں تو میں هي اُس کا کان هو جاتا هوں جس سے وه سنتا هي اور میں هي اُسکي آنکهه هو جاتا هوں جس سے وه دیکهتا هي اور میں هي اُسکي زبان هو جاتا هوں جس سے وه بولتا هي یهه وهي

مقام هی جس میں زیادہ بولنا نہیں چاهیئے اور جس سے بہت لوگ گمراہ ہو گئے ہیں سچ ہی

در نیابد حال پختہ ہیچ خام	پس سخن کوتاہ باید والسلام
انچہ میگویم بقدر فہم تست	مردم اندر حسرت فہم درست
ماچہ خود را در سخن آغشتہ ایم	کز حکایت خود حکایت گشتہ ایم
این حکایت نیست خود ایمرد کار	وصف حال است و حضور یار غار

یہہ صفات جو اوپر ہم نے بیان کیئے ہیں وہ ہیں جو باعث محبت ہیں اور جب کہ یہہ بدرجۂ کمال اللہ جلشانہ کو حاصل ہیں تو کوئی بدرجۂ کمال مستحق محبت سوائے اُسکے نہیں ہی *

بیان اِسکا کہ سب لذتونسے بڑھکر اللہ جلشانہ کي معرفت اور سب مزونسے بہتر اللہ جلشانہ کي رویت ہی

جاننا چاہیئے کہ اِنسان کو بہت قوتیں دي گئي ہیں اور جو جو قوتیں اُسکو دي گئي ہیں اُنکا مقتضای طبع علحدہ علحدہ ہی اور اُسکو لذت اور مزہ اُسي میں ملتا ہی کہ اُس قوت کا مقتضاي طبع حاصل ہو مثلاً غضب اور غصہ ایک قوت ہی کہ اُسکے بالطبع خواہش غلبہ اور انتقام ہی پس غلبہ اور انتقام ہي اُسکي لذت ہی خیال کرنا چاہیئے کہ جب کوئي شخص دشمن سے اِنتقام لیتا ہی اور اُس پر غلبہ پاتا ہی تو کیا خوشي حاصل ہوتي ہي یا قوت خواہش طعام کي ہي اور وہ واسطے غذا حاصل کرنے کے بنائي گئي ہی پس اُسي میں اُسکي لذت ہی اور اِسي طرح

پر دیگر قوتوں سامعہ اور باصرہ اور شامہ کا حال قیاس کرنا چاهیئے پس اِن سب قوتوں کي لذت اُسکے مقتضاے طبع کے ملنے میں هی اور رنج اور دکھہ اُسکے نہ ملنے میں اِسي طرح ہر دل میں ایک قوت هی جس کا نام هی نور الهي اور اُسي کو عقل اور اُسي کو اِیمان اور یقین کہتے هیں اور یہہ قوت اِسلیئے دي گئي هی کہ اُس کے ذریعہ سے حقایق اشیاء دریافت کي جاویں پس اِس قوت کا مقتضاے طبع معرفت اور علم هی اور یہي اُس کي لذت هی اور علم خاص ترین صفات ربوبیۃ سے هی خیال کرو کہ جب کسي اِنسان کي تعریف اُسکے علم کے سبب سے کیجاتي هی کیا لذت اُس کو حاصل هوتي هی اور کس قدر وہ خوش هوتا هی اور قوت علم کے بقدر شرف معلوم کي هی پس کوئي شي اجل واعلي و اشرف موجودات میں اُس سے نہیں هی جو کہ سب کا پیدا کرنیوالا اور سب کا سنوارنیوالا اور سب کا تدبیر کرنیوالا اور سب کا تربیت دینیوالا هی پس اُس کي ربوبیت کے اسرار پر مطلع هونا اور اُسکي ترتیب امورات کا جو کہ تمام موجودات کو محیط هیں علم حاصل هونا سب انواع علوم سے بڑھکر هی اور سب سے زیادہ تر اُس میں لذت اور لطف هی بلکہ جب کوئي شخص اِس علم کے مزہ سے واقف هو جاتا هی تب اور علموں کو جہل سمجھتا هی اور سچ هی (بہاءالدین آملي)

علم نہ بود غیر علم عاشقي	ما بقي تلبیس ابلیس شقي
کل من لم یعشق الوجہ الحسن	قرب الرحلي الیہ و الرسن
دل کہ فارغ شد ز مہر آن نگار	سنگ استنجاء شیطانش شمار
این علوم و این خیالات وصور	فضلہ شیطان بود بر آن حجر
تو ز غیر علم عشق ار دل نهي	سنگ استنجا بہ شیطان میدهي

لوح دل از فضلۂ شیطان بشو
اي مدرس درس عشقي هم بگو

چند چند از حکمت یونانیان
حکمت ایمانیان را هم بدان

چند زین قصه وکلام بے اصول
مغز را خالي کني اي بوالفضول

صرف شد عمرت به بحث نحو وصرف
از اصول عشق هم خوان یکدو حرف

جاننا چاهیئے کہ اِس عالم ظاهري میں کوئي لذت حکومت اور ریاست سے بڑهکر نہیں هی جس کے واسطے اهل همت تمام مزے کهانے پینے عیش و آرام کے چهوڑ دیتے هیں اور جو کم همت هوتے هیں وہ عیش و آرام کے لطف میں رهکر اُس مزہ کو کهو دیتے هیں اِسي طرح پر جو بڑے عالي همت هیں وہ اِس ظاهري عالم کي حکومت اور ریاست کو اُس لطف اور شرف کے واسطے چهوڑتے هیں جو کہ اسرار ربوبیت کے علم سے اُن کو حاصل هوتي هیں جس لذت کو کوئي نہیں جان سکتا کہ کیسي هی یہہ وہ لذت هی جس کو نہ کسي آنکهہ نے دیکها نہ کسي کان نے سنا نہ کسي بشر کے دل پر اُس کا خیال گذرا یہہ وہ لذت هی جو همیشہ رهیگي اور جس میں کسي طرح کي کدورت نہیں هر طرح سے پاک اور صاف هی پس جو لذت الله جلشانہ کي معرفت میں اور اُسکي صفات اور افعال اور نظام مملکت کے غور کرنے میں هی وہ کسي دوسري چیز میں نہیں هی پس جو لوگ اُس کے افعال اور اِنتظام پر جو کہ فرش زمین سے اعلیٰ علیین تک هی غور کرتے هیں اور اُسکے قدرتوں کے میدانوں میں اپني عقل کے گهوڑے دوڑاتے هیں اور اُس کي صنعت کے باغوں کو اپنے دل کے آنکهوں سے دیکهتے هیں اور اُسکي معرفت کے طرح طرح کي خوش ذایقہ پهلوں اور میوؤں کو چکهتے هیں اور اُس کي قدرت کے رنگا رنگ پهولوں کو دیکهتے هیں

اور قسم قسم کے خوشبو سونگھتے هیں وہ هر وقت ایسے جنتوں میں رهتے هیں کہ جن کا عرض آسمان و زمین سے زیادہ هی وہ ایسے باغونکا گلگشت کرتے هیں کہ جس باغ کا هر چمن نئے ڈهنگ کا اور جس چمن کا هر تختہ نئے رنگ کا هی هر قطعہ میں نیا هي شجر نظر آتا هی هر شجر میں نیا هي ثمرہ دکهلائي دیتا هی اِس باغ میں کوئي پهول نهیں جو اپنے رنگ میں البیلا نہ هو اور کوئي پهل نهیں جو اپنے مزہ میں اکیلا نہ هو جس پهول کو دیکهیئے وہ اپنے جوبن میں نرالا هی جس پهل پر نظر کیجیئے وہ اپنے ذائقہ میں دوبالا رباعي

شاخي هزار گل وگلي صد هزار برگ	برگي هزار رنگ و رنگي هزار بو
نتوان حساب یافت زگلهاے این چمن	در صد هزار عمر ابد آو بسین نکو

پس جن لوگوں نے اِن جنتوں کو دیکها اور اِن گلوں کو سونگها اور اِن میوؤں کو چکها وہ کب اور کسي میں کچهہ لذت پا سکتے هیں موت بهي اُن سے وہ لذت نهیں چهڑا سکتي اِسلیئے کہ موت صرف اُن کے احوال کو تغیر کر دیتي هی بلکہ جو موانع اور شواغل هیں اُن کو دور کر دیتي هی جیسا کہ فرمایا هی ولاتحسبن الذین قتلوا في سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون اِس آیہ سے یهہ نہ سمجهنا کہ یهہ مخصوص اُنهیں شهیدوں کو هی جو کہ میدان جنگ میں مارے جائیں بلکہ عاشقان جمال ایزدي هر لحظہ هزار بار شهید هوتے هیں اور هزار مرتبہ زندہ هوتے هیں اور پهر هزار مرتبہ مقتول هوتے هیں

کشتگان خنجر تسلیم را	هر زمان از غیب جان دیگرست

الحاصل جاننا چاهیئے کہ لذت پہچاننے الله اور اُس کے صفات اور افعال

اور اسرار اور حکمتوں کے سب لذتوں سے بڑھکر ھی اور یہہ لذت اُسکو نہیں حاصل ہو سکتی جو کہ دل نہیں رکھتا ھی اسلیئے کہ دل ھي معدن اِس قوت کا ھی اور جو دل رکھتے ھیں جب کہ وہ اللہ جلشانہ کي معرفت میں فکر کرتے ھیں اور اُن پر اسرار الهي کچھہ کھلتے ھیں تو اُن کو وہ فرحت ہوتي ھی کہ قریب اِس کے ہو جاتے ھیں کہ اُنکو شادي مرگ ہو جائے اور مر جائیں اور وہ خود تعجب کرتے ھیں کہ ایسے سرور اور فرحت کي برداشت اُن کو کیونکر ہوئي اور کیونکر متحمل اِسکے ہوئے اور یہہ کیفیت وجداني ھی نہ زباني دل ھي اِس کیفیت کو جانتا ھی تقریر کو اِس میں کچھہ دخل نہیں دل ھي وہ باغ ھی جس میں معرفت کا شجر ھی دل ھي وہ شجر ھی جسمیں محبت کا ثمر ھی دل ھي وہ چمن ھی جسمیں ہزاروں پھول پھولتے ھیں دل ھي وہ نہال ھی جسمیں ہزاروں پھل لگتے ھیں دل ھي وہ دریا ھی جس سے ہزاروں در نکلتے ھیں دلھي وہ صدف ھی جسمیں ہزاروں گوھر پیدا ہوتے ھیں محبت کي کان دل ھی معرفت کا خزانہ دل ھی بوستان اُلفت جسے کہتے ھیں وہ دل ھی گلستان مسرت جسے کہتے ھیں وہ دل ھی دلھي وہ تخت ھی جسکو عرش سبحان کہتے ھیں نہیں نہیں دل ھي وہ مکان ھی جسے لامکان کہتے ھیں دل اُسکے گھر کا نام ھی جو بے نشان ھي اُسکي حقیقت کون جان سکے یہہ اُسیکي شان ھی اُسي نے دل کو یہہ وسعت دي کہ سب کي سمائي اُسمیں ہو جاتي ھی اُسي نے اُسکو یہہ فراخي دي کہ سب کي گنجایش اُسمیں ہو جاتي ھی کوئي چیز نہیں کہ اُس میں نہ سما سکے کوئي شي نہیں کہ اُس میں نہ آ سکے چیزوں کا ذکر چھوڑو اشیاء کا نام نہ لو وہ اُس میں سما جاتا ھی جو کہیں نہیں سماتا وہ اُس میں رہتا ھی جو کہیں نہیں رہتا وہ اُس میں

نظر آتا هی جو کهیں دکهلائي نهیں دیتا وہ اُس میں ٹهہرتا هی جو کہیں نہیں ٹهہرتا جو زمین پر نہیں سماتا جو آسمان میں نہیں آتا وہ دل هي میں آ جاتا هی نہ زمین میں یہہ گنجایش نہ آسمان میں یہہ وسعت جو مومن کے دل میں هی مولانا فرماتے هیں

آسمان را این بزرگي از کجاست
که دل پاک ولي الله راست

گفت پیغمبر که حق فرموده است
من نه گنجم هیچ در بالا و پست

در زمین و آسمان و عرش نیز
مي نه گنجم این یقین دان ایعزیز

در دل مومن بگنجم اي عجب
گر مرا جوي دران دلها طلب

گام در صحراي دل باید نهاد
زانکه در صحراي گل نبود کشاد

ایمن آباد است دل اي دوستان
چشمها و گلستان در گلستان

ابو سلیمان دارانی رحمة الله علیه فرماتے هیں که الله تعالی کے بعض بندے ایسے هیں که جن کو خوف جهنم اور اُمید جنت تو الله جلشانه سے جدا هي نهیں کرتي اُن کو دنیا کب اُس سے جدا کر سکیگي کسي دوست نے حضرت معروف کرخي رحمة الله علیه سے پوچها که کس شی نے تم کو برانگیخته کیا هی عبادت کي طرف اور چهڑا لیا هی علاقه تمهارا خلق سے تهوڑي دیر خاموش رهے پهر جواب دیا که موت کي یاد نے اُسنے پهر پوچها که موت کیا هی کها که ذکر قبر و برزخ اُس نے کها که قبر کیا هی جواب دیا که خوف جهنم اور اُمید جنت اُسنے کها که یهه کیا هی ایک مالک ایسا هی که یهه سب کچهه اُسي کا هی اگر اُس سے محبت رکهے تو یهه سب تجهے بهلادے اور اگر تیري اور اُس کي پهچان هو جائے تو وه سب اپنے ذمه لے لے اور سب کام تیرے کر دے اور حضرت عیسي علیه السلام کے اخبار میں آیا هی که اگر تم کسي

شخص کو دیکھو کہ وہ طالب اپنے رب کا هی تو سمجھہ لو کہ اُس کی طلب نے اُس سے اور سب کو بھلا دیا هی بعضے بزرگوں نے بشیر بن حارث کو خواب میں دیکھا اُن سے پوچھا کہ ابو نصر تمار اور عبدالوهاب وراق کا کیا حال هوا جواب دیا کہ اُن دونوں کو میں خدا کے پاس چھوڑ آیا هوں خوب کھاتے پیتے هیں اُسنے پوچھا کہ پھر تم کیا کرتے هو جواب دیا کہ الله جلشانه جانتا هی کہ مجھکو کھانے پینے کی کچھہ خواهش نہیں هی اِسلیئے مجھے اِجازت دیدار کی دے دی هی کہ میں اُسکا جمال دیکھہ رہا هوں ابو سلیمان رحمة الله علیه فرماتے هیں کہ جو شخص آج اپنے نفس میں مشغول هوگا وہ کل بھی اپنی هی شغل میں رهیگا اور جو آج اپنے رب کی طرف مشغول هوگا وہ کل بھی اِسی شغل میں رهیگا حضرت ثوری رحمة الله علیه نے حضرت رابعہ بصری رحمة الله علیها سے پوچھا کہ اپنے اِیمان کی حقیقت بتلاو جواب دیا کہ اُس کی عبادت نہ جہنم کے خوف سے کرتی هوں نہ جنت کی اُمید پر کہ مزدوران کم همت میں شمار هوں بلکہ میں اِس لیئے عبادت کرتی هوں کہ اُس سے محبت رکھتی هوں اور اُسکے ملنے کی مشتاق هوں اور چند اشعار پڑھے جن کا مطلب یہہ هی تجھے میں چاهتی هوں دو طرح کا چاهنا ایک محبت خواهش کی دوسری محبت تیری ذات کی کہ تو لایق محبت کے هی پس اول محبت نے مجھے ایسا تجھسے مشغول کر دیا کہ اور سب کو بھول گئی اور دوسری محبت نے تیرا حجاب اُٹھا دیا کہ میں نے تجھے دیکھہ لیا پس اِس میں یا اُس میں میری کچھہ تعریف نہیں هی دونوں میں تیری تعریف هی کہ جس نے مجھے یہہ دونوں نعمتیں دیں اور لذت مطالعہ جمال ربوبیت بعض لوگوں کو اِس دنیا میں بھی حاصل هو جاتی هی مگر

اُنهيں کو جن کي صفائي قلب مرتبهٔ غايت کو پهنچ گئي هو ايسے هي حالت کے پهنچنے والوں ميں سے بعض نے کها هی که ميں کبهي يا رب اور يا الله نهيں کهتا اور يهه کهنا ميرے دل پر پهاڑ سے زياده بهاري معلوم هوتا هی اِسليئے که ندا اور پکار اُسکو هوتي هی جو حجاب ميں هو اور جو دونوں سامهنے هوں وهاں ندا کا کيا کام هی اور جب اِس مرتبه پر کوئي شخص پهنچ جاتا هی تو خلق اُسکو پتهر مارنے لگتي هی اِسليئے که باتيں اُسکي درجهٔ عقل سے نکلجاتي هيں اور جو کچهه وه کهتا هي لوگ اُسکو جنون اور کفر سمجهتے هيں پس مقصد اور مطلب عارفين کا صرف وصال اور لقاء رب العالمين هی جب وه حاصل هو گيا سب غم جاتے رهے اور سب خواهشيں دور هو گئيں وجود هي سے بے خبر هو گئے پهر کس کي خبر رکهيں دل اُس لذت وصال ميں ايسا مستغرق هو جاتا هی که اگر دوزخ ميں ڈال ديا جائے تو اُسپر کچهه اثر نه هو اگر جنت کي نعمتيں اُسکے سامهنے رکهه دي جائيں اُسے کچهه خبر نهو پس افسوس هی اُسکے حال پر جو که لذت کو صرف محسوسات پر منحصر سمجهتا هی حالانکه کوئي لذت اِس سے بڑهه کر نهيں هی جيسا که کسي نے کها هی (وهجره اعظم من ناره ووصله اطيب من جنته) که جدائي اُسکي دوزخ سے بڑهه کر هی اور وصال اُسکا جنت سے بهتر هی اور اِس لذت کا لطف صرف اُنهيں کو حاصل هو سکتا هی جو که درجه بدرجه ترقي پا کر اِس لذت کے مزه سے واقف هو گيا هو اِسليئے که کوئي لذت ايسي نهيں هی که جسکے مزے سے وه لوگ واقف هو سکيں جو که اُس درجه تک نهيں پهنچے ديکهنا چاهيئے که جب تک اِنسان لڑکا رهتا هی اُسکو کهيل اور تماشا هي اچها معلوم هوتا هی اور اُسي کو وه بڑي لذت جانتا هی پهر جب ذرا بڑا هوتا هی تب پوشاک اور خوراک اور زيب

و زینت کے مزے سے آگاہ ہوتا ہی اُس وقت اُس لطف کے آگے کھیل و تماشے کي حقارت کرتا ہی جب جوان ہوتا ہی تب حسینوں کي صحبت اور مہ جبینوں کي اُلفت کے مزے سے آگاہ ہو کر سب کو اسکے سامھنے برا جانتا ہی جب ریاست اور حکومت کي لذت سے آگاہ ہوتا ہی تب سب کو چھوڑ کر اِسي کو اعلي اور بہتر لذت سمجھتا ہی کہ اُس کا جاہ و جلال اور عزت اور کمال اور رعب داب اور شان و شکوہ اور حکومت اور ریاست سب سے بڑھ کر ہو اور درحقیقت دنیا کي آخري لذت یہي ہی اِسي طرح پر جب کہ اِنسان اللہ جلشانہ کي معرفت کي لذت سے آگاہ ہو جاتا ہی تو وہ ریاست اور حکومت بھي چھوڑ بیٹھتا ہی اور وہ سب کو حقیر جانتا ہی تب رؤسا اور اور اُمراء اُس پر ہنستے ہیں جس طرح پر کہ لڑکے کھیل چھوڑنے پر بڑوں کو ہنستے ہیں اُس وقت اُن ہنسنیوالوں سے عارفین کہتے ہیں کہ (ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون) کہ تم ہم سے ہنستے ہو ہم بھي جلد تم کو ہسینگے اور قریب ہی کہ تم جان لوگے ۞

بیان اِسکا کہ لذت دیدار اُسیکو آخرت میں زیادہ ہوگي جسکو دنیا میں معرفت اُسکي حاصل ہی

جاننا چاھیئے کہ مدرکات کي دو قسمیں ہیں ایک وہ جو کہ خیال میں آ سکے دوسرے وہ جو کہ خیال میں نہ آ سکے اول قسم میں صورتیں اور اجسام اور شکل اور رنگ داخل ہیں دوسري قسم میں ذات سبحانہ تعالی کي اور وہ شي داخل ہی جو کہ جسم نہیں رکھتي مثل علم اور اِرادہ وغیرہ کے اور جس نے کسي اِنسان کو دیکھا ہو پھر آنکھ

بند کرلے تو خیال میں اُس کي صورت کو اُسي طرح پر پاویگا که گویا وه دیکهه رها هی لیکن جب آنکهه کهول کر دیکهیگا تو اُس کو زیاده صاف پاویگا پس خیال اول ادراک هی اور رویت یعنے دیکهنا کمال ادراک هی پس جس طرح متخیلات کے دو درجے هیں اِسي طرح کي معلومات کے دو درجے هیں ایک درجه اولي هی دوسرا درجه کمال کا هی پس جس طرح پر متخیلات کے دیکهنے میں الله جلشانه نے یهه قاعده رکهه دیا هی که آنکهه بند کرنے سے حجاب هو جاتا هی اور رویت کامل نهیں هوتي اور صرف خیال رهتا هی اِسي طرح پر جو معلومات که خارج از خیال هیں اُن کا دیکهنا نهیں هو سکتا جب تک که نفس پر حجاب عوارض بدني کا هی اور شهوات اور صفات بشري کا غلبه هی بلکه حیات دنیاوي ایسا هي اُسکے لیئے حجاب هی جیسا که پلکیں آنکهه کے دیکهنے کي حجاب هیں اور اِسي ایلیے الله جلشانه نے حضرت موسي سے کها که لن ترانی اور فرمایا که تدرکه الابصار یعنے اِس دنیا میں نه دیکهه سکوگے اور صحیح یهه هی که حضرت صلي الله علیه وسلم نے شب معراج کو الله جلشانه کو نهیں دیکها پس جب که حجاب زندگي به سبب موت کے اُٹهه جاتا هی نفس کدورت دنیا میں ملوث باقي ره جاتا هی پس اگر کدورت غالب هی اور قابل صفائي کے نهیں هی تو مثال اُس آئینه کے هی که جس کے جوهر کو زنگ نے کها لیا هو اور کچهه بهي قابلیت اِصلاح کي نه رهي هو یهه وه لوگ هیں که جن کے شان میں آیا هی (کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون) که وه همیشه حجاب میں رهینگے اور ابدالاباد مخلد في النار رهینگے عیاذاباالله اور اگر کدورت نے بالکل خراب نه کر دیا هو اور قابل اِصلاح کے رکها هو تو وه آگ میں واسطے اِصلاح کے ڈالے جاوینگے اور جس قدر کدورت

هوگي اُتنا هي عرصه اُن کے آگ میں رهنے کا هوگا تاکه اُن کي کدورت جاتي رهے کمتر درجه اُس کا ایک ساعت اور بڑهه کر سات هزار برس هیں اور کوئي نفس نهیں هی که اِس عالم سے گذر کرے اور کچهه کدورت نه هو گو که وه بهت هي کم هو اِسي لیئے فرمایا هی (وان منکم الا وارِدها کان علي ربک حتما مقضیا ثم ننجي الذین تقوا ونذروا الظالمین فیها جثیا) پس اِس امر کا جو یقین هی که آگ پر گذرنا هوگا اور اُس سے بچکر نکلجانے کا یقین نهیں هی پس جب که الله جلشانه اُس کو اچهي طرح هر پاک اور صاف کر لیگا اور وعده پورا هو جایگا تب وه لایق اِسکے هوگا که اُس میں تجلي جمال هووے اور یهه تجلي جمال هر شخص میں جو که نجات پائیگا مطابق اُسکے استعداد اور معرفت کے هوگي اور اِسي کا نام رویت اور دیدار هی نه وه رویت اور دیدار که جو مخصوص به صورت اور حیثیت اور مکان کے هو که الله جلشانه اِس سے پاک هی بلکه یهه رویت اُسي رویت کا کمال هی جس کو معرفت کهتے هیں اور جو که اِس عالم میں بهي حاصل هوتي هی اور جنکي طرف اِس آیه کریمه میں اِرشاد هی (نورهم یسعي بین ایدیهم وبایمانهم یقولون ربنا اتمم لنا نورنا) که اُن کا نور اُن کے آگے اور داهنے طرف هوگا اور وه یهه پکارتے هونگے که الهي همارے اِس نور کو پورا کر یعنے وهي معرفت جو اُن کو اِس دنیا میں حاصل هوئي تهي اُس کا انکشاف کامل چاهینگے اور اِسي واسطے رویت اور دیدار کے مرتبے کو وهي لوگ پهنچینگے جو که دنیا میں اُسکي معرفت کے مرتبه پر پهنچ چکے هیں اِسواسطے که معرفت هي وه بیج هی جو بڑهتے بڑهتے آخرت میں بنام رویت پکارا جائیگا جس طرح دانه بڑهتے بڑهتے آخر کو درخت کهلایا جاتا هی جس نے دانه زمین میں نه ڈالا هو وه درخت کهاں سے لائیگا پس جس نے دنیا میں

الله کو نه پہچانا ہو وہ آخرت میں کس طرح دیکھه سکیگا سچ فرمایا ہی (من کان في هذه اعمي فهو في الاخرة اعمي) یعني جو یہاں اندھا ہی وہ وہاں بھي اندھا ہي رہیگا اور جب که معرفت کے بہت سے درجات ہیں اور رویت کے بھي بہت سے درجات ہونگے لیکن جس نے دنیا میں اسکو کچھه بھي نه پہچانا ہو وہ آخرت میں اسکو کچھه بھي نه دیکھیگا اور جس نے دنیا میں کچھه بھي لذت معرفت کي نه پائي ہو وہ آخرت میں کچھه بھي لذت رویت کي نه پائیگا اسلیئے که جو دنیا میں بویا ہوگا وہي وہاں کاٹیگا حشر آدمي کا اسي پر ہوگا جس میں مرا ہو اور مریگا اسي حالت پر جس میں تمام عمر رہا ہوگا پس اصل سعادت معرفت ہی جس کو شرع نے بلفظ ایمان تعبیر کیا ہی اگر کوئي کہے که اگر رویت کي لذت معرفت کي لذت کے مطابق ہوگي تو یہه لذت معرفت ایسي نہیں ہی که جس کے لیئے تمام نعمتیں جنت کي چھوڑ دي جائیں پھر کیونکر وہ لوگ که جو رویت کي لذت پائینگے جنت کي نعمتوں کو چھوڑینگے جواب اس کا یہه ہی که اب بھي عارفین کو اسکي ذات اور صفات کي فکر اور مناجات میں وہ لذت حاصل ہوتي ہی که اگر اس دنیا میں ان کو اس کے بدلے جنت ملے وہ کبھي نه لیں حالانکه لذت معرفت کو گو کیسے ہي کامل کیوں نه ہو کچھه مناسبت لذت رویت اور دیدار سے نہیں ہی جسطرح پر که عاشق کو تصور اور خیال کي وہ لذت نہیں ہی جو که بے حجاب آنکھه کے دیکھنے سے ہي اور ہم اسکو ایک مثال سے سمجھاتے ہیں که دنیا میں لذت دیدار چند سببوں سے متفاوت ہوتي ہی *

(اول) محبوب کا جمال میں کامل ہونا جتنا محبوب حسن و جمال میں کامل ہوگا اتني ہی محب کو اس کے دیدار کي لذت

هوگي جسکا معشوق حسن و جمال میں کامل هوگا اُسکا عاشق دیدار میں بهي پوري لذت پائیگا *

(دوسري) عاشق کي محبت اور عشق کا کامل هونا جسکو محبت زیادہ هوگي اُس کو لذت دیدار کي بهي زیادہ هوگي *

(تیسري) جمال کا اچهي طرح پر دیکهنا مثلاً لطف بے پردہ جمال دیکهنے کا پردہ میں دیکهنے سے بڑهه کر هوگا *

(چوتهي) دل کا فارغ هونا اور کسي کا کهٹکا نہ رهنا اور کسي مانع کا پیش نہ آنا مثلاً جو عاشق صحیح و سالم هو اور وہ کسي اوْر دهیان میں سواے دیدار اپنے محبوب کے نہ هو اور کسي طرح کا اوْر شغل نہ رکهتا هو اور کوئي مانع اور مزاحم نہ هو جس سے وہ ڈرتا هو وہ جو لطف دیدار میں پائیگا وہ لطف وہ شخص نہیں پا سکتا هی جس کا دل کهٹکے میں هو اب خیال کرو کہ ایک شخص کسي کو چاهتا هی لیکن عشق اُسکا کامل نہیں هی اور معشوق کو بهي دور سے پردہ میں دیکهتا هی اور اچهي طرح پر اُسکا جمال اُسے نظر بهي نہیں آتا اور سانپ بچهو اُس کے بدن میں چپٹے هوئے هیں کہ جن کے درد سے اُسکا دل بهي فارغ نہیں هی پس اُسکو لذت دیدار میں کیا لطف ملیگا هاں کبهي هوا سے پردہ اُٹهہ گیا تو جمال محبوب کي ایک جهلک دور سے چمک جائیگي یا سانپ بچهوؤں کے کاٹنے سے ایک دم کو نجات پا گیا تو آنکهہ اُٹها کر اپنے محبوب کي طرف دیکهہ لیگا لیکن یہہ دیکهنا اُس دیکهنے کو کہاں پا سکتا هی جس کا عشق بهي درجۂ نہایت کو پہنچ گیا هی اور جس کے اِیذا دینیوالي بهي کوئي شي نہیں هی اور جو سب سے فارغ هو کر منتظر دیدار بیٹها هی اگر کوئي حجاب مانع هی تو وہ اُسکے دور هونیکا اِنتظار کر رها هی کہ کب یہہ حجاب اُٹهہ جائے اور

میں اپنے محبوب کو دیکھہ لوں پس یہی نسبت دیدار اور رویت کي ساتھہ معرفت کے ھی کہ پردہ جو بیچ میں پڑا ھوا ھی وہ بدن ھی اور سانپ بچھو جو کاٹ رھے ھیں شہوات نفساني ھیں بھوکھہ پیاس غصہ رنج غم وغیرہ اورکمي عشق کے پھنس جانا نفس کا دنیا میں اور نہ رکھنا شوق ملاء اعلي کا اور نہ چاھنا اِنتقال اُس دنیا سے پس عارف گو کیسا ھي وہ کامل کیوں نہ ھو اِن کدورتوں سے بالکل مبرا نہیں ھو سکتا پس کبھي کبھي جمال معرفت سے اُسپر ایسي چمک ھو جائیگي کہ جس سے وہ دنگ رہ جائے اور عقل اُسکي جاتي رھے اورقریب ھو جائے کہ دل اُسکا ٹکڑے ٹکڑے ھو جائے لیکن یہہ چمک فقط مثل تجلي کے ھوگي اور شواغل اورافکار سے اُسکو قیام نہوگا پس موت تک یہہ لذت معرفت صاف نہوگي ھاں جبکہ موت سے حجاب اُٹھہ جائے اورحیات اصلي جو بعد موت کے ھی مل جائے تب یہہ لذت کامل ھوگي اور وھي عیش پکا ھوگا جیسا کہ فرمایا ھی (وانما العیش عیش الاخرة) کہ پکا عیش عیش آخرت کا ھی پس جو شخص اِس مرتبہ پر پہنچیگا وہ ضرور اللہ جلشانہ کا ملنا چاھیگا اور جب اُس کا ملنا چاھیگا تب موت کو دوست رکھیگا جیسا کہ مولوي معنوي حضرت بلال کے حال میں لکھتے ھیں

چون بلال از ضعف شد همچون هلال	رنگ مرگ افتاد بر روئے بلال
جفت او دیدش بگفتا وا حرب	پس بلالش گفت ني ني وا طرب
تا کنون اندر حرب بودم ز زیست	توچه داني مرگ چه عیش است وچیست
گفت جفتش الفراق اي خوشخصال	گفت نه نه الوصال ست الوصال
گفت امشب در غریبي میروي	از تبار و خویش غایب میشوي

گفت نی نی بلکه امشب جانمن ‖ از غریبی میرود سوی وطن
گفت رویت را کجا بینیم ما ‖ گفت اندر حلقهٔ خاص خدا

اور بعض مرتبہ ایسے مرتبہ کے لوگ موت کا دیر کرکے آنا چاہتے ہیں تا کہ اُن کی معرفت کامل ہو جائے اسلیئے کہ معرفت مانند تخم کے ہی اور دریاے معرفت کا کنارا نہیں ہی پس اللہ جلشانہ کی حقیقت کا احاطہ محال ہی لیکن جس قدر اُس کی ذات اور صفات اور افعال اور اسرار پر زیادہ اطلاع ہوگی اُسی قدر لذت آخرت میں زیادہ ہوگی جس طرح پر جو شخص کہ زیادہ بیج ڈالے اور اچھی طرح پر کھیت کو بناوے اور خوب اُس کی تربیت اور پرداخت کرے تو وہ اُسی قدر زیادہ فائدہ اُٹھائیگا اور اِس بیج کا بونا سواے دنیا کے آخرت میں ہو نہیں سکتا اور نہ سواے دل کے دوسرے کھیت میں وہ بویا جا سکتا ہی اور نہ سواے آخرت کے دوسرے وقت کاٹا جا سکتا ہی اِسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہی کہ بہترین سعادت یہہ ہی کہ زیادہ عمر اللہ جلشانہ کی طاعت میں گذرے اِس لیئے کہ معرفت کا کمال اُسی وقت ہوگا کہ بہت زیادہ عمر فکر اور مجاہدہ میں گذرے اور علایق دنیا کے جن کا ایک دم سے چھوڑ دینا دشوار ہی رفتہ رفتہ اِس قدر ترک کر دیئے جائیں کہ تجرد مطلق حاصل ہوے پس اگر اِس نظر سے کہ ابہی معرفت کامل حاصل نہیں ہوئی کوئی شخص موت کو نہ چاہے تو وہ محبت کے خلاف نہیں ہی اہل معرفت کا موت کو دوست رکھنا اِس لیئے ہی کہ وہ اپنے رب سے ملیں اور اُس سے ڈرنا اِس لیئے ہی کہ سامان جمع کر لیں تا کہ بے سرو سامان اپنے رب کے پاس نہ جائیں باقی اور مخلوقات کا حال یہہ ہی کہ اگر دنیا

اُن کو اچھی طرح پر حاصل ہوئی اور عیش و آرام سے اُن کی اوقات کٹنے لگی، تو وہ موت سے نفرت کرتے ہیں اِسلیئے کہ موت اُن سے اِس لذت دنیا کو چھڑا لیگی اور اگر دنیا میں اُن کو تکلیف ہوئی اور رنج اور ایذا میں رہنے لگے تو وہ موت کو چاہینگے تا کہ اِس رنج و غم سے نجات پائیں اور یہہ نہیں جانتے کہ موت اُن کو وہ رنج دیگی کہ جسکے مقابل دنیا کا رنج اُن کو راحت ہی غرض کہ اِس تقریر سے جو ہم نے کی بخوبی ثابت ہوا کہ معنے محبت کے کیا ہیں اور عشق کسے کہتے ہیں اور لذت معرفت اور رویت کی کیا ہی اب اگر کوئی پوچھے کہ رویت باریتعالی آنکھہ سے ہوگی یا دل سے اُسکا جواب یہہ ہی کہ اِس میں علما کا اختلاف ہی لیکن اہل بصیرت اِس طرف توجہ نہیں کرتے اِسلیئے کہ کھانیوالا جو عقلمند ہوتا ہی میوہ سے غرض رکھتا ہی تا کہ اُسکے کھانے سے مزہ پائے اور یہہ نہیں پوچھتا کہ کہاں سے آیا ہی اور کس جگہہ میں بویا گیا ہی اِسی طرح پر عاشق معشوق کا دیکھنا چاہتا ہی اور اُس لذت کا طالب ہی جو کہ دیدار میں ہی خواہ وہ دیکھنا آنکھہ سے ہو یا سینہ سے یا دل سے یہہ اللہ جلشانہ کی قدرت ہی کہ جس عضو کو چاہے اُس سے جو کام چاہے لے اگر پیشانی یا سینہ میں اللہ جلشانہ ایسی خاصیت رکھے کہ وہ دیکھنے لگے تو کیا تعجب ہی بہر حال اِسکی بحث فضول ہی لیکن چونکہ اخبار و احادیث سے رویت ثابت ہی اور رویت کا اطلاق آنکھہ کے دیکھنے پر ہی تو ہم کو کیا ضرور ہی کہ ہم اُس سے اِنکار کریں اور ظاہر لفظ کو کسی باطنی امر پر بلا وجہ تاویل کریں اِسلیئے ہمارا یہی اِعتقاد ہی کہ اِسی آنکھہ سے اللہ جلشانہ کا دیدار نصیب ہوگا *

بیان اُن سببوں کا جن سے محبت اللہ جلشانہ کي قوي هوتي هی

جاننا چاهیئے کہ سب سے خوش نصیب زیادہ قیامت میں وہ هوگا جو سب سے زیادہ اللہ جلشانہ سے محبت رکھتا هوگا اسلیئے کہ آخرت کے معنے یہي هیں کہ اللہ جلشانہ کے حضور میں حاضر هونا اور اُسکے دیدار کا شرف حاصل کرنا اور اِس سے بڑھہ کر خوش نصیبي عاشق کي اور کیا هوگي کہ فراق کے صدمے اُٹھا کر اور جدائي کے رنج دیکھکر شوق میں ڈوبا هوا عشق میں بھرا هوا سب کو چھوڑ کر معشوق کو تلاش کرتا هوا محبوب کو ڈھونڈھتا هوا اُس کے بارگاہ تک پہنچے اور پھر اُسکا محبوب اُس کو اپنا جمال دکھلا کر اپنا عاشق کہکر پکارے اور ابدالآباد کو اپنے سامھنے رهنے کي اِجازت دیدے جہاں نہ خوف رقیب کا هو نہ ڈر جدائي کا نہ محبوب کے خفگي کا اندیشہ هو نہ معشوق سے ملنے کا کوئي مانع هو اچھے وہ عاشق جن کو یہہ دن نصیب هو اچھے وہ دن جن میں معشوق سے وصال هو عاشقان جمال احدي قیامت کے دن جب قبروں سے اُٹھینگے محبوب کا نام لیتے هوئے اُس کے کوچہ کو چاهینگے ایسے شوق میں ڈوبے اور محبت میں بھرے هوئے هونگے کہ کہ نہ کوئي فرشتہ اُن کو روک سکیگا نہ کوئي ملک اُن کو تھام سکیگا دیوانوں کي طرح مدهوش بدحواس اپنی ربي پکارتے هوئے مستوں کي مانند گرتے پڑتے اپنی حبیبي کہتے هوئے اُس کے در کو چلینگے جنت کو تمنا هوگي کہ هم پر یہہ نظر ڈالیں حوریں چاهینگي کہ هم کو یہہ دیکھیں غلماں خواهش کرینگے کہ هم پر نگاہ کریں وہ آنکھہ اُٹھا کر بھي کسے کي جانب نہ دیکھینگے گوشۂ چشم سے بھي کسي کي طرف نگاہ نہ کرینگے

سب کي هوس دل مين رہ جائيگي اُن کا نغمہ يہہ هوگا کہ آج وعدہ ديدار هی اُن کا ترانہ يہہ هوگا کہ آج وصال دلدار هي

حبذا يوم سعادت مرحبا يوم الوصال | باغ من گل ميکند امروز بعد از چند سال

اِس حالت سے جب وہ دلدادے در دلدار تک پہنچينگے تب ارني کا غل مچائينگے اور اگر هزار لن تراني اُن کو سنائي جائے ايک نہ سنينگے اور بار بار يہي پکارينگے کہ کہاں هيں وہ دلدار جس نے ديدار کا وعدہ آج پر رکہا تہا کہاں هی وہ محبوب جس نے حجاب اُٹہا دينيکا اقرار آج پر کيا تہا کيا آج بهي هم مشتاق لوٹ جائينگے کيا آج بهي هم بے ديکہے چلے جائينگے ٭

از جمال لا يزالي بر نداري گر نقاب
عاشقان لا اُبالي را بماند دل کباب
عاشقان ني حور خواهند ني بہشت از بہر آن
فارغ اند از کتخداي خانمان کردہ خراب

غرض کہ عاشقان احدي اِس طرح پر قبروں سے اُٹہينگے

پردہ محشر بدرند عاشقان چون از لحد | سر برآرند بادل پر آتش وچشم پر آب
بادل مجروح ميگريند و ميگويند کو | آنکہ کردہ وعدہ ديدار خود روز حساب
بي تماشاے جمال محبي گويد روز حشر | در صف بيگانگان يا ليتني کنت تراب

پس الله جلشانہ اِن مشتاقوں پر حجاب اپني اُٹہاويگا اور بے پردہ اُن کو اپنا جمال دکہلاويگا پس وے مشتاق اپنے پروردگار کو اِس طرح

پر دیکھینگے جس طرح پر که چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے هیں اور همه تن چشم هوکر اُسکے جمال کي دید میں مستغرق هو جائینگے جب اُن سے پوچھا جائیگا که هل امتلئتم تمهارا جي بھر گیا وہ کہینگے هل من مزید هل من مزید که ابھي نہیں ابھي نہیں ذرا اور دیکھه لینے دے

تیرا منهه چھپانا نہیں دیکھا جاتا	ابھي همنے جي بھرکے دیکھا نہیں هی

اِس لذت کو اور بڑھا اور اپنا حسن اور دکھلا اور هر دم ایک لطف تازہ اُن کو دیدار میں ملتا جائیگا اور جس قدر حجاب اُن کي نظر سے اُٹھتا جاویگا اُسي قدر اُن کا شوق بڑھتا جائیگا خوشا حال اُن لوگوں کا جنکو یہه دولت ابدي اور سعادت سرمدي نصیب هو *

تا ابد اي دوست حلاوت دهد	چاشني درد تو در کام ما
عاشق دیوانه و مستم ازان	درد پیا پي رسد انعام ما
محیي به محبوب نظر کرد و گفت	باز بر آمد قمر از بام ما

جاننا چاهیئے که عاشقان جمال ایزدي جو محبت کے اعلي درجه پر پہنچ جاتے هیں هر لحظه منتظر موت کے رهتے هیں که کب وہ وقت آئے که هم اِس زندان سے نکلیں اور اپنے محبوب کے گلستان میں پہنچیں اِسي واسطے خبر میں آیا هی که (الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب) که موت پل هی جو که پہنچا دیتا هی محب کو محبوب کے پاس اور هر وقت عاشقان ایزدي دنیا کو اپنے واسطے قفس اور زندان سمجھکر اُس سے نکلنے کے خواهاں رهتے هیں اور اپنے آپ کو اِس عالم میں مثل مسافر اور غریب کے جانکر مشتاق اپنے وطن میں

پهنچنے کے رهتے هیں اور کیوں نه رهیں کسي عاشق نے خوب کها هی که

چرا نه در پئي عزم دیار خود باشم | چرا نه خاک سر کوي یار خود باشم
غم غریبي و محنت چو بر نمي تابم | بشهر خود روم و شهر یار خود باشم
ز محرمان سرا پردهٔ وصال شوم | ز بندگان خداوند گار خود باشم
بود که لطف ازل رهنمون شود حافظ | و گر نه تا به آبد شرمسار خود باشم

الحاصل یهه معلوم هوا که لذت دیدار سب سے بڑهکر هی اور یهه لذت اُسیقدر زیاده هوگي جس قدر محبت زیاده هوگي اور محبت الله جلشانه کي صرف دنیا میں حاصل هو سکتي هی اور اگرچه اصل محبت سے الله جلشانه کے کوئي مومن خالي نهیں هی لیکن غلبه مُحبت جسکو عشق کهتے هیں اُس سے اکثر محروم هیں اور وه دو سبب سے هوتا هی ایک علاقه دنیا کا قطع هو جانا اور دل کا سواے الله کے اور کي مُحبت سے خالي هو جانا اِسلیئے که دل مثل برتن کے هی جب کسي برتن میں پاني بهرا هو سرکه اُس میں نه سمائیگا جب تک که کچهه خالي نه هووے جس قدر پاني سے خالي هوگا اُسي قدر سرکه بهرتا جائیگا الله جلشانه فرماتا هی (ما جعل الله لرجل من قلبین في جوفه) که الله نے ایک شخص کے دو دل نهیں بنائے هیں اور کمال مُحبت یهي هی که تمام دل سے صرف الله کي محبت رکهے اگر ذرا بهي کسي دوسرے کي طرف ملتفت هوگا اُسي قدر نقصان الله جلشانه کي محبت میں هوگا الله جلشانه فرماتا هی (ان الذین قالوا ربنا الله ثم استقاموا) که جن لوگوں نے کها که همارا پروردگار الله هی پهر اُس پر قایم رهے بلکه (لااله الا الله) کي بهي اصل معنے یهي هیں که کوئي معبود اور کوئي محبوب سواے الله کے نهیں هی اور جو محبوب هی وهي

معبود هی اِسي واسطے الله جلشانه فرماتا هی (ارایت من اتخذ الٰهه هواه) اور اِسي واسطے حضرت سے فرمایا هی که مبغوض ترین معبودوں کا جو زمین پر عبادت کیا جاتا هی خواهش هی پس معلوم هوا که خواهش نفساني بهي معبود هی بهر حال آں لوگوں کا جو الله کے معبودیت کا اِقرار کرتے هیں اور هوا و هوس کو پوجتے هیں خدا کو معبود کهتے هیں اور خواهش کي عبادت کرتے هیں اور (لا اله الا الله) زبان سے کهتے هیں اور (لا اله الا الهوا) پر عمل کرتے هیں عمر مفت میں کهوتے هیں اور کچهه نهیں سمجهتے اگر سمجهتے هیں تو کچهه نهیں کرتے فضولیات میں عمر عزیز کو ضایع کرتے هیں اوو هر روز اپنے پروردگار سے دور هوتے جاتے هیں آه آه

قد صرفت العمر في قيل و قال ‏ ‏ يا نديمي قم فقد ضاق المجال
قم و زمزم لي بما شعار العجم ‏ ‏ كي تريح الروح من هم و غم
وابتدأ منها ببيت المثنوي ‏ ‏ للحكيم المولوي المعنوي
بشنو از ني چون حكايت مي كند ‏ ‏ و ز جدائيها شكايت مي كند
قم و خاطبني بكل الالسنة ‏ ‏ عل قلبي ينتهي من ذا السنة
انه في غفلة من حاله ‏ ‏ خائض في قيله مع قاله
كل آن جالب قيدا جديد ‏ ‏ قائل من جهله هل من مزيد
نائم في الغي قد ضل الطريق ‏ ‏ هائم من سكره لا يستفيق
عاكف دهرا علي اصنامه ‏ ‏ يلهو الكفار من اسلامه
كم انادي وهو لا يصغي النداء ‏ ‏ وا فوادي وا فوادي وا فواد
يا بهائي اتخذ قلبا سواه ‏ ‏ فهو ما معبوده الا هواه

غرض که منجمله اسباب ضعف محبت الله جلشانه کي غلبه محبت

دنیا هی یہانتک کہ اگر کسي کو آواز طیور اور نسیم سحر خوش کرے تو وہ خوشي بهي دنیا کي نعمتوں سے خیال کي جائیگي اور اُسي قدر کمي محبت الله جلشانه کي هوگي اور کسي کو دنیا میں سے کچھہ نہیں ملتا جب تک کہ اُس قدر حصہ آخرت سے کم نہ کر لیا جائے اور یہہ امر ضروري هی جس طرح پر اِنسان پورب کو ایک قدم بهي بڑهاویگا ضرور اُسي قدر پچهم سے دور هوگا اور اگر کوئي ایک عورت کو خوش کریگا تو اُتنا هي اُسکي سوت کو ناراض کریگا دنیا اور آخرت مثل دو سوتوں یا پورب پچهم کي هیں *

دوسرا سبب

محبت کے قوي هونے کا قوت معرفت هی جس قدر معرفت زیادہ هوگي اُسي قدر محبت زیادہ هوتي جائیگي اور یہہ مرتبہ حاصل نہیں هو سکتا هی جب تک کہ دل تمام دنیا کي شغلوں اور کاموں سے صاف اور پاک نہ هو جائے اور جب کہ دل دنیا سے پاک هو جائے تب چاهیئے کہ ذکر اور فکر میں همیشہ مشغول رهے اور اُسکي صفات اور ملکوت سموات اور ارض پر دهیان لگائے اِس واسطے کہ کوئي ذرہ آسمان و زمین سے ایسا نہیں هی کہ جو اُسکي حکمتوں اور عجائب نشانیوں سے خالي هو جس ذرہ پر نظر کیجائے وہ اُس کي قدرت کاملہ پر شہادت دیتا هی اور جس برگ درخت پر تامل سے نگاہ کیجائے اُسکي حکمت بالغہ پر دلالت کرتا هی کوئي دانہ زمین سے نہیں اُگتا کہ اپنے بونے والے کي توحید پر هزار زبان سے اِقرار نہ کرتا هو اور اپنے اُگانیوالے کي قدرت پر هزار طرح سے شہادت نہ دیتا هو

هر گیاهي که از زمین روید	وحده لا شریک لہ گوید

جس درخت پر نظر کي جائے هر ورق اُس کا الله جلشانہ کے وحدانیت کا مقر هی جس ورق پر غور سے خیال کیا جاے اُسکي معرفت کا دفتر هی دیکھنیوالا چاهیئے ولنعم ما قیل

برگ درختان سبز در نظر هوشیار	هر ورقي دفتریست معرفت کردگار

پس جب غور سے ان چیزونکي طرف نظر کي جائے اور اُسکے قدرتونپر جو کہ هر دانہ اور هر ذرہ سے عیاں هی تامل کیا جاے تو معرفت اُسکي بڑهتي جائیگي اور جب معرفت بڑهتي جائیگي تب خواہ نخواہ دل پر محبت کا غلبہ هوتا جائیگا کہ ایسے قادر مطلق او رصانع برحق سے بڑهکر کون هی جس سے محبت کیجاے جسکے قبضہ قدرت میں از فرش تا عرش اور از زمین تا آسمان اور از ملک تا ملکوت هی جسنے هزاروں عجائب و غرایب سے آسمان و زمین کو آراستہ کیا او ر ایک ایک ذرہ میں اپني قدرت کو ظاهر کر دیا او ر پهر جو کچهہ اُس نے بنایا اور جس کو پیدا کیا وہ صرف همارے واسطے بنایا او ر پهر وهي هر وقت هماري حفاظت کرتا هی هم کو روزي دیتا هی دشمنوں سے بچاتا هی موذیات سے پناہ میں رکهتا هی مصیبت کے وقت کام آتا هی درد کي حالت میں همارے ساتهہ رحمت سے پیش آتا هی جو کچهہ هم کو ضرورت هوتي هی پیش از سوال حاجت رفع کر دیتا هی مصیبت اور دکهہ کو ٹالتا رهتا هی اور هماري نافرمانیوں اور گناهوں سے چشم پوشي کرتا هوا هر وقت همارے اُوپر نظر رحم کي رکهتا هی اور هم پر ما باپ سے زیادہ مهرباني کرتا هی اور آخرت میں همارے واسطے اُن نعمتوں کو

مہیا کیا هی کہ جن کو نہ کسی آنکهہ نے دیکها نہ کسی کان نے سنا تو تعجب هی کہ ایسے پروردگار رحیم اور خدا‌ے کریم کو چهوڑ کر دوسروں سے محبت کریں جو کبهي همارے ساتهہ رہ نہیں سکتے اور جو کچهہ همارے واسطے کر نہیں سکتے اور جن کو کسي قسم کي قدرت اور کسي طرح کي طاقت نہیں پس اِن باتوں کو غور کرنے اور سوچنے سے دل کو خواہ نخواہ ایسي محبت اللہ کي هو جائیگي کہ وہ سب کو بهول کر اُسي کي محبت میں ڈوب جائیگا اور محبت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچکر آخرت میں اُس مرتبہ پر پہنچ جائیگا جس کي خبر اللہ جلشانہ دیتا هی کہ (في مقعد صدق عند ملیک مقتدر) افسوس هی کہ اللہ جلشانہ نے اپنے بندوں کے واسطے کیا کیا نعمتیں رکهي هیں اور هم بندے اپنے جہالت اور نادانی سے اُس سے بهاگتے پهرتے هیں اور وہ هم کو اپنے پاس بلاتا هی اور هم دور هٹتے جاتے هیں سچ فرمایا هی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ (انکم تقتحمون علي النار تهافت الفراش وانا اخذ بحجزکم) کہ تم گرتے هو آگ میں جس طرح پروانے گرتے هیں اور میں تمهاري کمر پکڑ کر تم کو بچاتا هوں اللہ جلشانہ سب مسلمانوں کو اپنے اور اپنے رسول کي محبت عطا کرے *

مگر بوي از عشق مستت کند
طلبگار عہد الستت کند

بہ پاي طلب رہ بجا انجا بري
وز انجا ببال محبت پري

بدرد یقین پردهاي خیال
نماند سرا پردہ الا جلال

بیان اِسکا کہ کیا سبب ہی کہ اِنسان اللہ جلشانہ کي محبت میں متفاوت ھیں

جاننا چاھیئے کہ تمام مومنین اصل محبت میں اللہ جلشانہ کے شریک ھیں اِسلیئے کہ وہ اصل اِیمان میں باھم شریک ھیں لیکن تفاوت اُن کا محبت میں بہ سبب تفاوت معرفت اور محبت دنیا کي ھی اور اکثر شخص ایسے ھیں کہ وہ اللہ جلشانہ کے کسي صفات سے خبر نہوئے مگر چند ناموں سے جن کو اُن کے کانوں نے سنا اور اُسکو اُنھوں نے یاد کر لیا اور اپنے نزدیک اُس کے معنے ایسے قرار دے لیئے کہ جن سے اللہ جلشانہ پاک ھی اور کبھي ایسا ھوتا ھی کہ اُن اسما و صفات کي حقیقت پر تو اُن کو اِطلاع نہیں ھوئي اور اُن کے معاني فاسد بھي اپنے خیال میں نہیں جمائي بلکہ اُس پر اِیمان لے آئے اور جیسا سنا اُس کو تصدیق کر لیا اور عمل کي طرف متوجہ ھو گئے اور بحث اور مباحثہ کو چھوڑ بیٹھے تو یہي لوگ اہل سلامت ھیں اور آفتوں سے محفوظ ھیں اور اِنھیں کو اصحاب الیمین کہتے ھیں اور جنھوں نے اُس کے اسماء اور صفات کے معاني فاسد اپنے ذھن میں جمائے ھیں وہ لوگ گمراہ ھیں اور جو لوگ حقیقت کے جاننیوالے ھیں وہ مقربین میں سے ھیں اور تینوں قسم کے لوگوں کا اللہ جلشانہ نے اپنے کلام پاک میں ذکر کیا ھی (فاما ان کان من المقربین فروح وریحان و جنۃ نعیم) *

بیان اُس سبب کا کہ جس سے معلوم ھو کہ خلق کي سمجھہ اللہ جلشانہ کي معرفت میں کیوں قاصر ھیں

جاننا چاھیئے کہ سب موجودات سے ظاھر تر اور روشن تر ذات

باریتعالی کی هی تو چاهیئے که اُس کی معرفت بهي سب سے اول اور سب سے بیشتر اور سب سے سهلتر هووے حالانکه معامله برخلاف اِس کے هی سبب اِسکا یهه هی که عقول هماری ضعیف هیں اور جمال حضرت الهي روشني میں نهایت درجه پر هی پس کمال اشراق اور ظهور باعث خفا اور احتجاب هی جس طرح پر کمال روشني آفتاب کي خفاش کے آنکهوں کے واسطے حجاب هی پس پاک هی وه جس نے اپني نور کو اپنے ذات کا حجاب بنایا اور اپنے ظهور کو هماري آنکهوں کے واسطے پرده کر دیا لیکن جس کي بصیرت قوي هوتي هی اور الله جلشانه اُسکي بصارت کو طاقت دیتا هی تو وه اُس ظهور کي حقیقت سے واقف هوکر معرفت کي حقیقت پر موافق اپنے قوت کے پهنچ جاتا هی وه کسي فعل کو نهیں دیکهتا که الله کي طرف منسوب نه کرتا هو اور فاعل حقیقي اُس کو نه سمجهتا هو وه کسي غیر کا وجود هي نهیں جانتا بلکه یهه خوب سمجهه لیتا هی که هستي میں کوئي نهیں هی مگر الله اور افعال اُس کے اُسکي قدرت کے اثاروں کے اثر هیں پس وه تابع اُسي کے هیں پس اُن کو کوئي وجود سوا اُسکے نهیں هی پس جس فعل کو وه دیکهتا هی فاعل کي طرف نظر کرتا هی اور مصنوعات کو دیکهه کر صانع کي صنعت پر خیال کرتا هي پس کسي غیر کي طرف آنکهه اُس کي نهیں اُتهتي اور کسي کو موجود نهیں سمجهتا جس طرح پر کوئي شخص کسي شاعر کا شعر یا مصنف کي تصنیف یا مولف کي تالیف دیکهے تو اُس کي نظر در حقیقت اُس شاعر اور مصنف اور مولف پر هوگي نه اُس شعر اور تصنیف اور تالیف پر اور یهه ظاهر هی که تمام عالم تصنیف الله جلشانه کي هی پس جس نے اُس کي طرف دیکها یهه سوچکر که یهه فعل الله کا هی اور اُسي کا فعل

تصور کرکے اُس سے محبت کي تو وہ ہر چیز میں اللہ ھي کو دیکھیگا اور
اُسي کو پہچانیگا اور اُسي کو چاھیگا اور وھي پکا موحد اور سچا مومن
ھوگا بلکہ اپنے آپ کو بھي نہ دیکھیگا مگر یہي کہ میں بھي اُس کا
بندہ ھوں اور درحقیقت کچھہ وجود نہیں رکھتا اور یہي اُس مرتبہ
پر پہنچیگا کہ جس کو فنا في التوحید کہتے ھیں اور جو لوگ کہ اِس
درجہ پر نہیں پہنچے وہ صرف بہ سبب قصور اپنے فہم کے ھیں کہ
اِس درجہ پر پہنچنے کي سمجھہ نہیں رکھتے اور افعال اور آثار کو
اِس عالم کے ظاھري افعال اور اسباب پر ختم کرکے اُس کے فاعل
حقیقي تک نہیں پہنچتے *

اللہ جلشانہ کي طرف شوق کرنیکے معنے کا بیان

جاننا چاھیئے کہ جو شخص اللہ جلشانہ کي محبت کا اِنکار کرتا ھی
ضرور وہ شوق کي حقیقت سے بھي اِنکار کریگا حالانکہ ھم ثابت کرینگے
کہ اللہ جلشانہ کي طرف شوق کرنا واجب ھی اور بیان اِسکا یہہ ھی
کہ شوق نہیں ھوتا ھی مگر اُس چیز کي طرف کہ کچھہ اُسکا ادراک
ھو اور کچھہ ادراک نہو اگر بالکل ادراک نہو تو اِشتیاق کیونکر ھوگا
جس طرحپر کہ کسي شخص کو کسي نے نہ دیکھا ھو نہ اُسکي صفت
سني ھو تو وہ کیونکر اُسکا مشتاق ھوگا اور اگر بالکل ادراک ھو تب
بھي اِشتیاق نہوگا اِس لیئے کہ کمال ادراک رویت سے ھی اور جو
اپنے محبوب کو ھر وقت دیکھتا ھوگا تو وہ اُسکا مشتاق کیونکر ھوگا
پس ثابت ھوا کہ اِشتیاق اُسي وقت تک ھی کہ کچھہ ادراک ھو اور
کچھہ نہ ھو اور وہ دو وجہوں سے ھوتا ھی کہ جس کو ھم ایک مثال

سے سمجھاتے هیں مثلاً کسي کا معشوق کسي سے جدا هو جاے اور اُسکے
دل میں اُسکا خیال رہ جاے تو ضرور وہ عاشق مشتاق هوگا که دیدار
اُسکا نصیب هو لیکن اگر اُسکے دل سے اُس کا خیال جاتا رهے اور وہ
بهول جاے تو اِشتیاق باقي نه رهیگا اور اگر دیدار نصیب هو جائیگا
تب بهي اِشتیاق کا اطلاق نه رهیگا پس شوق کے معنے یهه هیں که جو
خیال دل میں هی اُسکے کامل هونے پر نفس کا مشتاق هونا اور کبهي
ایسا هوتا هی که دیکهنے پر بهي شوق باقي رهتا هي یعنے کمال رویت
نصیب نهیں هوتي مثلاً اپنے محبوب کو دیکهه تو لیا لیکن روشني میں
نهیں دیکها که جس سے اچهي طرح پر صورت نظر آوے تب بهي شوق
اِسکا باقي رهتا هی که جمال اُس کا روشني میں دیکها جاے تاکه اچهي
طرح پر اُس کي شکل و صورت دیکهنے میں آئے اور دوسري وجه
اِشتیاق کي یهه هی که اپنے محبوب کا چهرہ تو دیکهه لیا لیکن اُس کے
خال و خط کے دیکهنے کي تمنا باقي رہ گئي پس خواہ نه خواہ دل کو
اُس کے سب اعضا کے حسن و جمال اور ایک ایک خط و خال کے
دیکهنے کا شوق هوتا هی اور یهه دونوں وجهیں اِشتیاق کي الله جلشانه کي
نسبت متصور بلکه لازم هیں اِس لیئے که امور الهي کي معرفت اگرچه
عارفین کو کسي قدر حاصل هو جاے لیکن وہ صاف طرح پر نهیں هو
سکتي بلکه اِس طرح پر هوگي جس طرح پر کسي چیز کو پردہ میں
سے دیکها بلکه معرفت خیالات کي تکدرات سے کبهي اِس دنیا میں خالي
نهیں رہ سکتے پس اچهي طرح پر حاصل هونا معرفت کا صرف
آخرت میں هوگا که وهیں مشاهدہ اور تجلي کا اتمام هو سکتا هی پس
یهه ایک سبب عاشقین اور عارفین کے شوق کا هی دوسرے یهه که امور
الهي کي اِنتها نهیں هی اور اگر کسي پر کچهه حقیقت کهلتي هی تو

وہ بھي کسي کسي چيز کي اور باقي امور جن کي اِنتہا نہيں ھی ايسے ھي پوشيدہ رہ جاتے ھيں اور اھل معرفت جانتے ھيں کہ جن کا علم اُنکو ھوا ھی اُن سے بہت زيادہ ابھي پردہ غيب ميں پوشيدہ ھيں اِس ليئے اُن کي معرفت کا شوق باقي رھتا ھی اور جس قدر امور الٰھي جو پوشيدہ ھيں کچھہ کچھہ کھلتے جاتے ھيں اُسي قدر اور شوق بڑھتا جاتا ھی اور چونکہ نہ امور الٰھي کي اِنتہا ھی اور نہ اھل معرفت کے شوق کي تو يہہ شوق کبھي کم نہيں ھو سکتا اور ھميشہ اھل محبت اِسي شوق ميں غرق رھتے ھيں اور رھينگے

مرا کمال محبت ترا کمال جمال	دمي مباد کہ نقصان پذيرد اين دو کمال

اور منجملہ اُن دو شوقوں کے جن کا ھم نے بيان کيا پہلا شوق دنيا ميں پورا نہيں ھو سکتا اِسليئے کہ رويت اور مشاھدہ يہاں حاصل نہيں ھو سکتا *

حکايت

حضرت اِبراھيم ادھم نے جو کہ مشتاقان جمال احدي سے تھے ايک روز حضور ميں اپنے محبوب رب الارباب کے عرض کيا کہ الٰھي اگر کسي کو تو نے وہ چيز دي ھو جس سے اُس کا دل تيرے ملنے سے پہلے ٹھہر جاے اور اُسکي جلن کم ھو جائے تو وہ مُجھے بھي عطا کر اِسليئے کہ اِضطراب نے مُجھے ھلاک کر ديا اور بيقراري نے ميرا کام تمام کر ڈالا حضرت اِبراھيم فرماتے ھيں کہ ميں خواب ميں کيا ديکھتا ھوں کہ اللہ جلشانہ نے مجھے اپنے حضور ميں کھڑا کيا اور فرمايا کہ اى ابراھيم

تجھے مجھہ سے شرم نہیں آتي کہ مجھہ سے تو چاھتا ھی کہ قبل میرے ملنے کي تیرا دل ٹھہر جائے اور تیرے شوق کي آگ بجھہ جائے کسي عاشق کو تو نے دیکھا ھی کہ معشوق کے ملنے سے پہلے اُس کا دل ٹھہرا ھو میں نے کہا کہ الهي میں تیري محبت میں اِس قدر بیدل ھو رھا ھوں کہ میں نہیں جانتا ھوں کہ کیا کہتا ھوں بس مجھے معاف کر اور سکھلا دے کہ کیا کہوں حکم ھوا کہ یہہ کہہ کہ الهي مجھے اپنے قضا پر راضي رکھہ اور اپنے بلاؤں پر صبر عطا کر اور اپني نعمتوں کے شکر کي توفیق دے *

حکایت

حضرت شبلي رحمة الله علیه ایک دن بہ صد ھزار شوق مسجد کو چلے جب دروازہ پر پہنچے ندا ھوئي کہ ای شبلي باین ناپاکي ھمارے گھر آنے کا قصد ھی یہہ کیا بے ادبي ھی وہ لوٹ چلے صدا آئي کہ ای شبلي ھمارے در کو چھوڑ کر کہاں جاتا ھی یہہ کیا بے پروائي ھی خاموش ھو کر رونے لگے آواز آئي کہ ای شبلي ھماري شکایت کرتا ھی یہہ کیسي گستاخي ھی تب ھنس دیئے حکم ھوا کہ ھم سے بیخوف ھو گیا یہہ کیسي نادانی ھی عرض کي کہ الهي نہ آنے پاتا ھوں نہ لوٹ سکتا ھوں نہ رونے پاتا ھوں نہ ھنس سکتا ھوں کیا کروں غصہ سے اِرشاد ھوا کہ ھمارے اسرار کا کھلوانا چاھتا ھی ای شبلي خاموش خاموش یہہ سب اِمتحان ھیں اور آزمایش چوں و چرا کو دخل نہیں اِس قدر سمجھہ لے کہ ھم کو کسي حال میں مت بھول اور ھمارے کسي فعل پر اِعتراض مت کر ھمارے قضا پر راضي رہ ھر وقت اپني آنکھہ کے سامھنے

هم کو حاضر جان اگر آ تو هماري طرف نکال دیں تو بهاگ مگر همارے هي جانب ای شبلي هم بندہ پر اُس کي ما سے زیادہ مهربان اور اُسکے باپ سے زیادہ شفیق هیں *

اور دوسرا شوق جو هم نے بیان کیا اُسکي اِنتها نهیں هی نه دنیا میں نه آخرت میں اِسلیئے که اُس کي اِنتها یهه هی که آخرت میں تمام جلال اور صفات اور حکمت اور افعال رب العالمین کهل جائیں اور یهه محال هی اِس لیئے که اُسکي اِنتها نهیں هی اور جب تک که یهه نه معلوم هو جاوے که اب اُس کے جلال و جمال سے کچهه باقي نهیں رها اور سب کي حقیقت کهل گئي تب تک شوق کي تسکین نهیں هو سکتي اور یهه محال هی اور ظاهر هی که جس قدر حقیقت جمال و جلال کهلتي جائیگي اُسي قدر بنده مشتاق دیکهیگا که ابهي اُسکے درجه پر هزارها درجات باقي هیں تو اُس کا شوق بڑهتا جائیگا اور چاهیگا که اِسکا کمال حاصل هو اور اصل وصل نصیب هووے تو اِس شوق میں اُس کو وہ لذت هوگي که جس کا بیان نهیں هو سکتا اور جس قدر اُس پر جلال و جمال کي تجلي هوتي جائیگي اُسي قدر اُس کي لذت بڑهتي جائیگي یهانتک که نه اُس تجلي کي اِنتها هوگي نه اُسکے شوق کي لذتوں کي غایت هوگي پس ابدالاباد تک یهي حال رهیگا که دلبر کے پاس هیں اور دل نهیں بهرتا اور محبوب کے سامهنے هیں اور چین نهیں پڑتا *

دلارام در بر دلارام جوي
لب از تشنگي خشک برطرف جوي

نه گویم که بر آب قادر نیند
که بر ساحل نیل مستسقي اند

بسر وقت شان خلق کي ره برند
که چون آبحیوان به ظلمت دراند

دمادم شراب الم درکشند
وگر تلخ بینند دم در کشند

چو باد اند پنهان و چالاک پوي
چو مشک اند خاموش و تسبیح گوي

سحرها بگریند چندانکه آب
فرو شوید از دیده شان کحل خواب

فرس کشته از بسکه شب رانده اند
سحرگه خروشان که در مانده اند

شب و روز در بحر سودا و سوز
ندانند ز آشفتگي شب ز روز

بیان اُن اخبار و آثار کا جو شوق سے متعلق هیں

جاننا چاهیئے که حضرت پیغمبر خدا صلي‌الله علیه و سلم اپنے دعا میں فرمایا کرتے تهے که الهي میں تجهسے تیري قضا پر رضا اور بعد موت کے عیش اور تیرے جمال کے نظارہ کي لذت چاهتا هوں اور ابو درداء نے حضرت کعب احبار رضي الله تعالی عنهما سے پوچها که جو آیت توریت میں سب سے زیاده مخصوص هو اُس کو بتلاؤ اُنهوں نے کها که الله جلشانه فرماتا هی که اگرچه ابرار میري ملاقات کے مشتاق هیں لیکن میرا اِشتیاق اُن سے ملنے کا اُن سے بڑهه کر هی اور اُسي کے ایک طرف لکها هوا هي که (من طلبني وجدني و من طلب غیري لم یجدني) که جس نے مُجهے طلب کیا اُسنے مجهے پایا اور جس نے میرے سوا دوسرے کو طلب کیا اُس نے کبهي نهیں پایا ابو درداء نے کها که میں بهي شهادت دیتا هوں که میں نے پیغمبر خدا صلي‌الله علیه و سلم سے سنا هی که آپ فرماتے تهے که داؤد علیه‌السلام کے اخبار میں آیا هی که الله جلشانه فرماتا هی که اى داؤد زمین‌والوں سے کهه دو که میں محبت رکهتا هوں اُس سے جو مجهه سے محبت کرے اور اُس کا جلیس هوں جو مجهے اپنا جلیس کرے اور اُسکا مونس هوں جو میرے ذکر سے اُنس رکهے اور اُس کا مصاحب هوں جو مجهه سے

صحبت رکھے اور اُسکا مختار هوں جو مجھے اختیار کرے اور اُس کا مطیع هوں جو میري اطاعت کرے اور جو بندہ اِس پر یقین کرکے اپنے دل و جان سے مجھے چاھے میں اُس کو اپنے لیئے قبول کر لیتا هوں اور میں اُسکو ایسا چاھتا هوں کہ اُس سے پہلے کسي کو نہیں چاھا جس نے میري طلب سچے دل سے کي وہ مجھے پائیگا اور جس نے میرے سوا کسي دوسرے کو طلب کیا وہ مجھے نہ پائیگا پس اي زمین کے رهنیوالو چھوڑو اپنے غرور اور جہالت کو اور آؤ میري صحبت اور میرے جلسہ میں اور مجھہ سے اُنس پیدا کرو میں تمھارا مونس و غمخوار هو جاؤں اور تمھاري محبت پر پیش قدمي کروں میں نے اپنے دوستوں کا خمیر اپنے خلیل ابراهیم اور اپنے مخلص موسي اور اپنے مصطفی محمد رسول الله کے مٹي سے بنایا هي میں نے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو اپنے هي نور سے بنایا هی اور اپنے جلال کي نعمتوں سے اُن کو بھر دیا هي جو عاشقان جمال ایزدي هیں وہ هر دم اُسي کے شوق میں رهتے هیں اور هر لحظہ اُسي کے عشق میں جان دیتے هیں پکارتے هیں تو اُسي کو سنتے هیں تو اُسي کي ذکر کرتے هیں تو اُسي کا فکر کرتے هیں تو اُسي کے نہ اُن کو سردي ستاتي هي نہ گرمي نہ اُن کو بھوکھہ ایذا دیتي هی نہ پیاس اُس کا ذکر اُن کے بھوکھہ کي غذا هي اُس کا نام اُنکي بیماري کي دوا هي هر وقت اُسیکو پکارا کرتے هیں هر دم اُسیکو بلایا کرتے هیں هر وقت شوق میں آ کر اِسطرح نغمہ سرائي کیا کرتے هیں

بي حجابانہ در آ از در کاشانۂ ما
کہ کسي نیست بجز درد تو در خانۂ ما

فتنہ انگیز مشو کاکل مشکین مکشاي
تاب ز نجیر ندارد دل دیوانۂ ما

با احد در لحد تنگ بگوئیم کہ دوست
اشنائیم تو ئي غیـر تـو بیگانۂ ما

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست
گویم آنکس کہ ربود این دل دیوانۂ ما

اور بعضے بزرگوں سے روایت هی که الله جلشانه نے بعض صدیقین سے فرمایا که میرے بعض خاص بندے ایسے هیں که جن کو میں چاهتا هوں اور وه میري یاد کرتے هیں اور میں اُن کي یاد کرتا هوں وه مجهے دیکهتے هیں میں اُن کو دیکهتا هوں وه اِس رتبه کے هیں که اگر تو اُن کي راه پر چلے تو میں تجهے بهي چاهنے لگوں اور اگر اُن کي راه سے هٹے تو میں تجهه سے بغض و دشمني رکهوں اُس صدیق نے پوچها که الهي اُن کي نشاني کیا هی ندا هوئي که اُنکي نشاني یهه هی که وه دن کے سایه کو ایسا دیکهتے رهتے هیں جس طرح پر که چرواها بکریوں کو دیکهتا رهتا هی اور جب آفتاب غروب هونے پر هوتا هی تب وه ایسے بیقرار هوتے هیں که جس طرح پر پرند شام کو اپنے آشیانه میں جانے کے لیئے مضطر هوتے هیں اور جب رات هو جاتي هی اور اندهیاري گهیر لیتي هی اور سونیوالے سو رهتے هیں اور عاشق اپنے معشوقوں سے خلوت گزیں هو جاتے هیں اور آرام کرنیوالے آرام کرتے هیں اُس وقت وه اپنے پاؤں سے کهڑے هوتے هیں اور منهه کے بل میرے سجده میں گر پڑتے هیں اور میرے ساتهه مناجات کرتے هیں اور میرے انعاموں کو ظاهر کرکے میري خوشامد کرتے هیں کبهي چلاتے هیں کبهي روتے هیں کبهي آه آه کرتے هیں کبهي هاے هاے مچاتے هیں کبهي شکایت کرتے هیں کبهي شکوه کا دفتر کهولتے هیں کبهي هاتهه باندهه کر ادب سے میرے حضور میں کهڑے هو جاتے هیں کبهي بے طاقت هو کر بیٹهه جاتے هیں کبهي رکوع میں جهک جاتے هیں کبهي سجده میں گر پڑتے هیں اور میں دیکهتا رهتا هوں که وه میرے لیئے کیا کیا کر رهے هیں اور میں سنتا جاتا هوں که وه غلبه محبت میں آکر مجهي سے کیا کهه رهے هیں محبت میں آکر ایسے بیخبر هو جاتے هیں که نه وه جانتے هیں که کیا

کرتے ھیں نہ وہ سمجھتے ھیں کہ کیا کہتے ھیں آنکھوں سے آنسو بہاتے ھیں رخساروں کو طمانچہ سے لال کر دیتے ھیں دل سے اُن کے ایسي آگ اُٹھتي ھی کہ اُس میں جل جاتے ھیں سینہ سے اُن کے ایسا شعلہ بھڑکتا ھی کہ اُس میں بھن جاتے ھیں وہ لوگ ایسے ھیں کہ دل اُن کا کباب ھی اور دیدہ اُن کا پر آب شوق غالب دیدار کي طالب ھماري قدرتوں میں مُتحیر ھمارے اسرار میں متفکر نہ تن کا ھوش نہ جان کا خیال زبان پر ھمارا نام ھی اور ھماري ھي ذات سے اُن کو کام ھی کبھي اپني نا رسائي دیکھہ کر آہ کر اُٹھتے ھیں کبھي ھماري رحمت کا خیال کرکے ھوش میں آ جاتے ھیں رات گذر جاتي ھی اور اُن کي یہي حالت رھتي ھی تمام شب سجدہ میں روتے بسر کر دیتے ھیں اور پھر نالہ اُن کا ناتمام رہ جاتا ھی صبح ھو جاتي ھی اوراُن کا قصہ ویسا ھي رہ جاتا ھي صبح کو ھوتے ھوئے دیکھکر وہ ایک نعرہ مارتے ھیں اور اپنے بدبختي کي آپ ھي شکایت کرتے ھیں کہ ھم اپني حکایت ختم نہ کرنے پائے اور صبح ھو گئي ھم ایک بات بھي پوري نہ کرنے پائے اور سحر ھوگئي

کیا جلد صبح ھو گئي شام وصال ھاے	ھم کہہ نہ پائے یار سے کچھہ ماجراے دل

جب دن ھو جاتا ھی اور آفتاب نکل آتا ھی وہ ویسے ھي دل مارکر رہ جاتے ھیں اور دن کو اوروں کي طرح بن جاتے ھیں مگر ھر دم نظر اُن کي شام پر ھی کہ کب آفتاب ڈوبے اور آدمیوں سے حجاب ملے کہ ھم اپنا باقي قصہ کہہ سناویں اور اپني داستان پوري کر لیں اسي طرح پر سالھا سال گذر جاتے ھیں عمر اُن کي تمام ھو جاتي ھی اور

اُن کي حکايت ختم نهيں هوتي ايسے دلدادوں اور بيخبروں کو اول جو ديتا هوں وه تين چيزيں هيں ايک يهه که اُن کے دلوں ميں اپنا نور ڈال ديتا هوں که وه ميري خبريں کهتے هيں جيسا که ميں اُن کي خبريں کهتا هوں دوسرے يهه که اگر آسمان و زمين اور جو کچهه که اُن کے بيچ ميں هی اُنکے هم وزن هو تو اُنهيں کا پله بهاري هو تيسرے ميں بے پردہ اُن کے سامهنے هو جاتا هوں پس کون جان سکتا هی که جس کے سامهنے ميں آ جاؤں اُس کو کيا کيا دوں اور حضرت داؤد علي نبينا و عليه الصلوة و السلام کي خبروں ميں آيا هی که الله جلشانه نے وحي فرمائي که ای داؤد کب تک جنت کا ذکر کروگے اور ميرے شوق کا مجهه سے سوال نه کروگے حضرت داؤد نے عرض کي که الهي تيرے مشتاق کون لوگ هيں جواب هوا که ای داؤد ميرے مشتاق وه لوگ هيں که جنکو ميں نے سب کدورتوں سے صاف کر ديا هی اور سب برائيوں سے پاک کر ليا هی اور اُن کے دلوں کو ڈر سے بهر ديا هی اور اُن کے دلوں کو سوراخ سوراخ کرديا هی که جن کے روزنوں سے وه مجهے ديکهتے هيں اور اُن کے دلوں کو ميں اپنے هاتهه پر اُٹها کر اپنے آسمان پر رکهتا هوں اور پهر اپنے برگزيده فرشتوں کو بلاتا هوں جب وه حاضر هوتے هيں مجهے سجده کرتے هيں تب اُن سے ميں کهتا هوں که نهيں نهيں تم کو اِس وقت ميں نے سجده کے واسطے نهيں بلايا بلکه اِس ليئے بلايا هی که تمهارے سامهنے اپنے مشتاقوں کے دلوں کو پيش کروں اور اُن کو دکهلاکر تمهارے اُوپر مباهات کروں پس اُن کے دلوں سے آسمانوں کو فرشتوں کے واسطے روشن کر ديتا هوں جس طرح پر که زمين کو زمين والوں کے ليئے آفتاب سے روشن کرتا هوں ای داؤد ميں نے اپنے مشتاقونکے دلوں کو اپني رضا سے بنايا هی اور اپني

جمال کا نور اُن کو دیا هی اُن کو اپنے واسطے مخصوص کر لیا هی که وہ مجھسے باتیں کیا کریں اور اُن کے جسموں کو میں نے زمین پر اِس لیئے رکھا هی که میں اُن کو دیکھا کروں اور اُن کے دلوں سے میں نے راهیں نکالي هیں که جن سے مجھے دیکھا کریں هر دم اُن کا شوق بڑهتا جاتا هی اور هر لحظه اُن کا اِشتیاق زیادہ هوتا جاتا هی سچ هی محبت ایسي هي چیز هی که سواے محب اور محبوب کے دوسرے کو خبر نهیں هوتي سینه کو سینه سے اور دل کو دل سے اور آنکهه کو آنکهه سے خبر هی اور سب بیخبر هیں و لنعم ما قیل

از سینه بسینه شاهراهش	وز دیده بدیده جلوه گاهش
دل با دل و تن به تن بهم دوست	آمیخته چون دو مغز یک پوست
دلها همه در نشیمن راز	بریک دگر اند پسر تو انداز
این جوشش مهر درد و سینه	یک مي بود و دو آبگینه
یک نغمه نشسته درد و پرده	یک نشه دو جا ظهور کرده
در عشق به بین و پایهٔ او	خوش آنکه گرفت سایهٔ او

حضرت داود علیه السلام نے عرض کي که الهي اپنے اهل محبت میں سے کسي کو مجھے بهي دکهلا دے حکم هوا که ای داود لبنان پهاڑ پر جاو وهاں تم کو چودہ آدمي ملینگے کچهه جوان کچهه بڈهے کچهه ادهیڑ جب تم اُن کے پاس پهنچو اُن سے میرا سلام کهنا اور یهه پیام دینا که تمهارا محبوب بعد سلام کے تم سے شکایت کرتا هی که کبهي تم نے هم سے کچهه سوال نهیں کیا حالانکه تم میرے محبوب هو تم میرے برگزیدہ هو تم میرے پسندیدہ هو تم میرے دوست هو تم میرے آشنا هو تمهاري هي خوشي سے میں خوش هوں تمهاري طرف محبت سے دوڑ کر چلتا

هوں اور تم مجھہ سے کچھہ مانگتے بهي نہيں پس يہہ سنکر حضرت داؤد عليه السلام اُن کے پاس آئے اور ديکها کہ وہ لوگ ايک چشمے کے کنارہ پر بيٹھے ہوئے الله جلشانہ کي عظمت و جلال ميں فکر کر رهے هيں

بخود سر فرو بردہ همچون صدف	نہ مانند دريا بر آوردہ کف
چو باد اند پنهان و چالاک پوي	چو مشک اند خاموش وتسبيح گوي

جب اُنهوں نے حضرت داؤد کو ديکها تو سب اُچهل پڑے اور چاها کہ بهاگ جائيں حضرت داؤد نے کہا کہ مجهسے نہ بهاگو ميں تمهارے الله کا قاصد هوں تمهارے دلدار کا پيام ليکر آيا هوں تمهارے محبوب کا بهيجا هوا آيا هوں يہہ سنکر سب حضرت داؤد کے پاس آئے اور اپني آنکهونکو زمين کي طرف اور کانوں کو داؤد کي طرف کرکے چپ چاپ خاموش همہ تن گوش هو کر بيٹھے تب حضرت داؤد نے پيام رب العالمين ادا کيا کہ اى عاشقين جمال احدي واے مشتاقين جمال صمدي الله جلشانہ نے تم کو بعد سلام يہہ پيام ديا هی کہ تم مجھہ سے کچھہ سوال کيوں نہيں کرتے هو اور مُجهسے کچھہ مانگتے کيوں نہيں هو ميں تمهاري باتوں کا مشتاق هوں تم ميرے محبوب هو تم ميرے برگزيدہ هو تم ميرے پسنديدہ هو تم ميرے دوست هو تمهاري خوشي سے ميں خوش هوں تمهاري محبت کي طرف دوڑ کر چلتا هوں تمهاري طرف هر وقت اُس نظر سے ديکهتا رهتا هوں جس نظر سے ماں اپنے پيارے بچہ کو ديکهتي هی يہہ سنکر اُن کے رخساروں پر آنسو بهنے لگے اور وہ سب کے سب رونے لگے اُن سب ميں جو بڑا تها اُس نے کہا کہ الهي تو پاک هي اور سب طرح سے پاک هی هم تيرے بندے اور تيرے بندوں کي اولاد هيں الهي در گذر کر اُس زندگي سے جو بغير تيري ياد کے

گذرے اور معاف کر اُن ساعتوں کو جو بغیر تیرے ذکر کے کٹیں تب دوسرا بولا کہ الهي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تو تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد سے هیں هم پر تو اپنا کرم رکهه اور جو کچهه همارے تیرے درمیان معامله هی اُس پر نیک نظر رکهه پهر تیسرا بولا که الهي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تو تیرے بندے اور تیرے بندوں کي اولاد هیں هم کو یهه جرأت نهیں هو سکتي هی که هم تجهه سے کچهه سوال کرسکیں اور تو جانتا هی که هم کو اپنے کاموں میں سے کسي کام کي کچهه حاجت نهیں هی صرف تو اپني راه پر همکو لگائے رہ اور همیشه اپني راه پر رکهه یهي تیرا بڑا احسان هی پهر چوتها شخص پکارا که الهي تو پاک هی اور سب طرح سے پاک هی هم تیري مرضیوں کے پورا کرنے میں قاصر هیں بس هماري اعانت کر که هم اِس میں کامل هو جائیں پهر پانچویں شخص نے کها که الهي تو پاک هی هم کو تو نے ایک نطفۂ نجس سے بنایا اور پهر یهه احسان کیا که اپني عظمت و جلال میں فکر کرنے کي هم کو طاقت دي پهر بهلا جو شخص تیري عظمت میں مشغول اور تیرے جلال میں متفکر هوگا اور تیري قربت چاهتا هوگا اُسکو یهه جرأت هو سکیگي که اور کچهه بات چیت کر سکے

سعدي

مرا با وجود تو هستي نماند	بیاد تو ام خود پرستي نماند
بدان زهره دست زدم در رکاب	که خود را نیاوردم اندر حساب

پهر چهٹهواں شخص کهنے لگا که تیري شان کي عظمت اور تیري نزدیکي اور قربت اور تیرے احسانوں نے جو اهل محبت پر هیں اُن کي زبانوں کو گنگ کر دیا هی که طاقت هي نهیں رکهتي که کچهه کهه

سکیں پھر کس طرح سے تجھسے سوال کر سکیں پھر ساتواں شخص بولا کہ تو نے ھمارے دلوں کو اپني یاد پر لگایا اور ھم کو اپنے شغل میں ایسا مشغول کر لیا کہ ھم سب سے فارغ ھو گئے اِس اِحسان کے شکر میں جو ھمسے تقصیر ھوئي ھو اُسکو معاف کر پھر آٹھواں شخص کہنے لگا کہ الٰھي تو خوب جانتا ھی کہ ھم کو سواے اِسکے کچھہ حاجت نہیں ھی کہ تیرا جمال دیکھا کریں پھر نواں شخص کہنے لگا کہ غلام کو اپنے آقا کے حضور کیونکر جرات کلام کي ھو سکے لیکن جب کہ تونے خود دعا کا حکم دیا ھی اِسلیئے ھم تجھسے یہہ دعا کرتے ھیں کہ ھم کو ایسي روشني عطا کر کہ جس سے ھم آسمانوں کي تاریکي میں راہ پا سکیں پھر دسواں شخص کہنے لگا کہ الٰھي ھماري دعا تجھہ سے یھي ھی کہ تو ھمیشہ ھمارے پاس بنا رہ پھر گیارھواں شخص کہنے لگا کہ الٰھي ھم تجھہ سے یھي سوال کرتے ھیں کہ جو نعمتیں تونے ھم کو بخشي ھیں اور جو عنایت و مہرباني ھم پر فرمائي ھی اُسکو پورا کر پھر بارھواں شخص کہنے لگا کہ جو کچھہ تونے پیدا کیا ھی ھم کو کسي سے کچھہ غرض نہیں ھماري حاجت یھي ھی کہ تو اپنا جمال ھم کو دکھلا پھر تیرھواں شخص کہنے لگا کہ الٰھي میري یہہ خواھش ھی کہ میري آنکھوں کو دنیا و اھل دنیا کے دیکھنے سے اندھا کر دے اور میرے دل کو آخرت کے شغلوں سے خالي کر دے نہ دنیا پر میري نظر ھو نہ آخرت کا خیال ھو سواے تیرے میري آنکھوں کے سامھنے اور میرے دل میں اور کوئي نہو پھر چودھواں شخص کہنے لگا کہ تو بڑا بزرگ و برتر ھی اور تو اپنے دوستوں کو بہت چاھتا ھی میرے اُوپر تیرا بڑا اِحسان یھي ھی کہ میرے دل کو سب چیزوں سے جو سواے تیرے ھیں خالي کرکے صرف اپني طرف مشغول کر لے اور اپنا جمال ھم کو دکھلا دے تاکہ ھم جي جائیں اپنا

حجاب هماري آنکھوں سے اُٹھا دے که هم همه تن چشم هو جائیں
پس اِس میں دیر نه کر

بنماي رخ که خلقے واله شوند وحیران	بکشاے لب که فریاد از مرد و زن برآید

جب وہ چودہ شخص یہه تقریر کر چکے تب الله جلشانه نے حضرت داؤد پر وحي کي که ای داؤد تم نے میرے مشتاقوں کي باتیں سنیں اور میرے عاشقوں کي خواهشیں جانیں اهل شوق اور اهل ذوق ایسے هي هوتے هیں اب تم اِن سے میري طرف سے کهدو که میں نے تمهاري سب باتیں سنیں اور جس نے جو مانگا وہ میں نے دیا هر ایک اب تم میں سے جدا هو جائے اور هر ایک ایک ایک غار میں چلا جائے میں حجاب کو جو همارے تمهارے بیچ میں هی اُٹھائے دیتا هوں تاکه تم آنکھه بھر کر میرے نور کو دیکھو اور دل بھر کر میرے جلال کو سوچو تب حضرت داؤد نے عرض کي که الهي یہه لوگ اِس رتبه پر کیسے پہنچے الله جلشانه نے فرمایا که ای داؤد یہه لوگ اِس رتبه پر صرف اِس سبب سے پہنچے که میرے ساتهه گمان نیک رکھا اور دنیا اور اهل دنیا کو چھوڑ دیا اور میرے هي ساتهه خلوتوں میں مناجات کي اور یہه مقام وہ هی که اِس پر کوئي نهیں پہنچ سکتا مگر وهي جو قطعاً دنیا اور اهل دنیا کو چھوڑ بیٹھے اور کبھي اُس کي کسي چیز کا ذکر نه کرے اور دل اُس کا بالکل دنیا اور اهل دنیا سے خالي هو جائے اور تمام اشیاء میں سے جو میں نے پیدا کي هیں صرف مجھي کو اِختیار کرے اُس وقت میں اُسکي طرف متوجه هوتا هوں اور جس طرح پر وہ سب کو چھوڑ کر میري طرف آتا هی میں بھي اپني ذات

کو اُس کي طرف متوجه کرتا هوں اور جو پردہ همارے اُس کے بیچ
میں هوتا هی اُسکو اُٹھا دیتا هوں یہانتک که وہ مجھه کو ایسا دیکھتا هی
جس طرح پر اِس ظاهري آنکھه سے اور لوگ اِن ظاهري چیزوں کو
دیکھتے هیں اور ساعت بساعت میں اُن پر تجلي جمال کرتا رهتا
هوں اور لحظه به لحظه اپنے نور کو اُن پر چمکاتا رهتا هوں اور اِس قدر
اُن کو اپنا کر لیتا هوں که اگر وہ بیمار هوتے هیں میں اُن کي ایسي
بیمار داري کرتا هوں جیسے که ماں اپنے پیارے بچه کي کرتي هو اگر
وہ پیاسے هوتے هیں میں هي اُنکو پاني پلاتا هوں اگر وہ بھوکھے هوتے هیں
میں هي اپنے ذکر کي غذا اُن کو کھلاتا هوں جب اِس طرح پر میں
اُن سے پیش آتا هوں تب اُن کي آنکھه دنیا اور اهل دنیا کي
طرف سے بالکل اندھي هو جاتي هی اور ذرا بھي اُنکو التفات اُس
طرف نہیں رهتا اور مطلق دنیا کي طرف توجه نہیں کرتے ایک لحظه
زبان اُنکي میرے ذکر سے اور دل اُنکا میرے فکر سے خالي نہیں رهتا اور
وہ مجھه تک آنیکي جلدي کرتے هیں اور میں دیري کرتا هوں وہ
چاهتے هیں که موت اِس جسم کي حجاب کو اُٹھا دے اور کمال وصال
نصیب هو اور میں چاهتا هوں که چندے اور اِنکو دنیا میں رهنے دوں
تاکه اُن کو اپنے مخلوقات میں سے دیکھا کروں اور اِسي لیئے اُنکي
موت میں تاخیر کرتا هوں که وہ زندہ رهیں تاکه میرے مشتاقوں سے
دنیا خالي نه رهے اگرچه وہ دنیا میں رهتے هیں لیکن نه وہ میرے سوا
کسیکو دیکھتے هیں اور نه میں اُنکے سوا کسیکو دیکھتا هوں ای داؤد اگر
تو اُن کو دیکھے تو حیران رہ جاے که بدن تو اُن کا گل جاتا هی اور
جسم اُن کا خشک هو جاتا هی اور اعضا اُن کے سوکھه جاتے هیں اور
جب میرا نام سنتے هیں دل اُن کا پھٹ جاتا هی بس یهي وہ لوگ

هیں کہ جلسے میں اپنے فرشتوں اور آسمانوالوں پر مباهات کرتا هوں قسم هی مجھکو اپنی عزت و جلال کی کہ اُن کو اپنے فردوس میں جگہہ دیتا هوں اور اُن کے سینہ کو اپنے جمال سے بهر دیتا هوں وہ مجھکو دیکھتے هیں یہانتک کہ راضی هو جائیں بلکہ اُن پر اپنے جمال کی اس درجہ تجلی کرتا هوں کہ اُن کی خواهش سے بهی بڑهکر یہہ دولت اُن کو نصیب هوتی هی اور حضرت داود سے الله جلشانہ نے فرمایا کہ ای داود اُن میرے بندوں سے جو کہ میری محبت چاهتے هیں کہہ دو کہ کیا چیز تمکو ضرر پہنچا سکے جب کہ میں اپنا حجاب تم سے اُتها لوں اور سب خلق پر جو کہ میرے چاهنیوالے نہیں هیں وہ حجاب پڑا رکھوں تم مجھکو اپنے دلونکی آنکھوں سے ایسا دیکھو جس طرح پر ظاهری آنکھہ سے ظاهر کی چیزیں دکھلائی دیتی هیں اور کیا نقصان پہنچا سکتی هی تم کو وہ چیز دنیا کی کہ جو تم سے لے لوں اور اُسکے بدلے میں دین تم کو دوں اور کیا هرج تمهارا مخلوق کے غصہ سے هو سکتا هی جب کہ تم کو میری رضا حاصل هووے اور حضرت داود سے الله جلشانہ نے فرمایا کہ ای داود تجھکو یہہ گمان هی کہ میں تجھے چاهتا هوں اگر یہہ سچ هی تو دنیا کی محبت اپنے دل سے بالکل نکال دے اسلیئے کہ میری محبت اور دنیا کی محبت ایک دل میں کسی طرح جمع نہیں هو سکتی کیا میری محبت کافی نہیں هی کہ جو دنیا کی طرف تو التفات کرے میں تجھکو دونگا بغیر تیرے مانگے میں تیری مدد کرونگا مصیبت کے وقت اور میں نے اپنی ذات کی قسم کھا لی هی کہ میں کسی بندہ کو ثواب نہ دونگا مگر اُسی کو جس کی نیت اور ارادہ کو میں نے جان لیا هو کہ مقصد اُس کا میرا ملنا هی اور اُس کو کوئی خواهش سواے میرے نہیں هی اور اُس کو کوئی حاجت

سواے میرے کیسی سے نہیں ھی جب ایسا ھو جاے تو میں اُس کي وحشت اور ذلت دور کر دیتا ھوں اور اُسکے دل کو غني کر دیتا ھوں اور اُسکو کسیکا محتاج نہیں رکھتا اور میں نے اپني ذات کي قسم کھائي ھی کہ کسي بندے کو میں مطمئن نہ کرونگا جب تک کہ وہ خود اپنے کاموںپر نظر رکھیگا اگر سب کام میرے سپرد کر دے تو میں اُسکا کفیل ھو جاؤنگا ای داؤد میري معرفت کي خواھش کو کوتاہ نہ کر اِسلیئے کہ میرے جلال و جمال کي اِنتہا نہیں ھی جس قدر تو زیادہ مانگتا رھیگا اُسي قدر زیادہ دیتا جاؤنگا اُس زیادتي کي کوئي حد نہیں ھی ای داؤد بني اِسرائیل کو آگاہ کر دے کہ باھم میرے اور میرے خلق کے کچھہ نسبت نہیں ھی اِسلیئے چاھیئے کہ میرے ھي طرف رغبت کریں اور مجھي کو چاھیں جب اُن کي خواھش اور رغبت کو میں جان لونگا کہ سواے میرے دوسري طرف نہیں ھی تو اُن کو وہ نعمتیں دونگا کہ نہ کسي آنکھہ نے دیکھیں نہ کسي کان نے سنیں نہ کسي آدمي کے دل پر اُنکا خیال گذرا مجھہ کو اپني آنکھوں کے سامھنے رکھہ لے اور دل کي آنکھہ سے مجھے دیکھا کر اور ظاھر کي آنکھہ سے بھي اُن لوگوں کو نہ دیکھہ جن کے دلوں اور عقلوں پر میري طرف سے پردہ پڑا ھوا ھی کہ جتنا اِلتفات اُن کي طرف ھوگا اُتناھي میري طرف سے کم ھو جاویگا ای داؤد میرے بندوں کو میري رحمت سے نا اُمید نہ کر اور اپني خواھشوں کو میرے لیئے دور کر اِس لیئے کہ جو اپني خواھشوں پر پہنچے اُن کے دلوں سے میري مناجات کي حلاوت جاتي رھتي ھی میں دنیا اور اُس کي خوبیوں سے راضي نہیں ھوں اور اگر تو میري راہ پر چلا چاھتا ھی تو ھوا و ھوس کو ترک کر اور اُس کے ترک پر روزہ رکھنے سے مدد لے اور اپني بھوکھہ پیاس کو کسي پر ظاھر نہ کر اور ھمیشہ پیٹ

بھوکھانے سے نفرت کرمیں أسي روزہدار کو دوست رکھتا ھوں جو ھمیشہ روزہ رکھا کرے ای داود اگر میري محبت رکھا چاھتا ھی تو اپنے نفس سے دشمني رکھہ أسکي کوئي خواھش پوري نہ کرتب میں تجھکو دیکھونگا اور حجاب اپنا أتھا دونگا تجھہ کو چاھیئے کہ ھمیشہ میري طاعت میں مصروف رہ اور میري عبادت میں اپنے آپ کو مشغول رکھہ ای داود اگر یہہ بدبخت لوگ جو مجھہ سے دور پڑے ھوئے ھیں جان لیں کہ میں کیسا منتظر أن کا ھوں اور کیسا أن پر مہرباں ھوں اور کیسا شوق مجھہ کو ھی کہ کسي طرح وہ گناھوں کو چھوڑیں اور میري طرف چلیں تو ضرور وہ لوگ مرجائیں اور میري اشتیاق اور محبت کو جان کر أن کے اعضا شوق و محبت میں تکڑے تکڑے ھو جائیں ای داود جب میرا حال أن بدبختوں کے ساتھہ جو میري راہ پر نہیں چلتے یہہ ھی تو کیسا حال میرا أن لوگوں کے ساتھہ ھوگا جو کہ شوق میں ڈوبے ھوئے عشق میں بھرے ھوئے دنیا کو چھوڑے ھوئے اپنے آپ کو بھولے ھوئے دل و جان سے میري طرف دوڑتے چلے آتے ھیں پس یہہ اخبار اور مثل اسکے ھزاروں نظایر ایسے ھیں کہ جنسے محبت اور شوق اور أنس کا ثبوت ھوتا ھی فقط *

بیان اللہ جلشانہ کي محبت کا جو بندہ کے ساتھہ ھی

جاننا چاھیئے کہ آیات قراني اس پر شاھد ھیں کہ اللہ تعالی اپنے بندہ سے محبت رکھتا ھی جیسا کہ فرمایا ھی (یحبہم و یحبونہ) یا فرماتا ھی کہ (ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین) اور حدیث شریف میں آیا ھی پیغمبر خدا صلي اللہ علیہ و سلم فرماتے ھیں کہ جب

الله کسي بندہ سے محبت کرتا ہی تو اُس کو گناہ کچھہ ضرر نہیں کرتي اور جو گناہ سے توبہ کر لیتا ہی وہ ایسا ہو جاتا ہي کہ گویا اُس نے گناہ کیا ہي نہیں پھر یہہ آیہ پڑھي کہ (ان اللہ یحب التوابین) کہ اللہ توبہ کرنیوالوں سے محبت کرتا ہی اِس کے یہہ معنے ہیں کہ جس سے محبت کرتا ہی اُسکو مرنے سے پہلے توبہ کي توفیق دیتا ہی جسکے سبب سے سب پچھلے گناہ کالعدم ہو جاتے ہیں اور اُن کا کچھہ اثر باقي نہیں رہتا جس طرح پر کہ اِیمان لانے سے کفر کا کچھہ اثر نہیں رہتا اور اپنے محبت کے لیئے اللہ جلشانہ نے بخشدینا گناہ کا شرط کر لیا ہی جیسا کہ فرمایا ہی (یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم) الحاصل اِن آیات و احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ جلشانہ کو اپنے بندہ کے ساتھہ محبت ہی اب معنے محبت کے جاننا چاہیئے وہ یہہ ہی کہ اللہ جلشانہ جس کو چاہتا ہی اُسکے دل سے پردہ اُٹھادیتا ہی تا کہ وہ اپنے دل کي آنکھہ سے جمال الہي دیکھنے لگتا ہی اور جب اُسکو یہہ مرتبہ دیا چاہتا ہی تب اُس کو گناہوں سے باز رکھتا ہی اور دنیا کي شغل اُس سے چھڑا لیتا ہی اور اُسکے باطن کو دنیا کي کدورتوں سے پاک کر دیتا ہی اور اُسکے دل کے آئینے کا زنگ چھڑا دیتا ہی اور پردہ دل کا اُٹھا دیتا ہی تاکہ وہ اپنے خدا کو دیکھنے لگتا ہی اگر کوئي پوچھے کہ کیونکر معلوم ہو کہ اللہ اپنے کس بندہ سے محبت رکھتا ہی اُسکا جواب یہہ ہی کہ ہر ایک چیز نشانیوں سے پہچاني جاتي ہی اِسي طرح اللہ کے محبت کي نشانیاں ہیں جیسا کہ پیغمبر خدا صلي اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہی کہ جس وقت اللہ جلشانہ کسي بندہ سے محبت کرتا ہی اُس کو بلا میں ڈالتا ہی اور اُس سے اُسکے اہل و مال کو جدا کر دیتا ہی اور اپنے سوا اوروں سے اُس کو متوحش کر دیتا ہی اور اُس کے

اور غیر کے بیچ میں حایل ہو جاتا هی حضرت عیسیٰ علیه السلام سے کسي نے کہا که آپ کوئي سواري کیوں نہیں رکھتے جواب دیا که الله جلشانه مجهه کو نہیں چھوڑتا که میں اُسکے سوا کسي دوسري طرف توجه کروں اور بعض علما نے کہا هی که اگر تو دیکھے که الله جلشانه تجهه کو بلا میں ڈالتا هی تو سمجهه لے که تجهه کو صاف کیا چاهتا هی پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که جس وقت الله جلشانه کسي بندہ کے ساتهه نیکي کیا چاهتا هی تو اُسکو عیوب نفس پر بینا کر دیتا هی که وہ نفس کي عیبونکو دیکھا کرتا هی پس یهه علامتیں هیں که جس سے معلوم هوتا هی که الله جلشانه کو بندہ سے محبت هی اور جو شخص الله کا محبوب هوگا وہ سواے ایک غم کے دوسرا غم نه رکھیگا دنیا کو دل سے برا جانیگا کسي چیز پر دل نه لگاویگا سواے اُسکے سب سے وحشت کریگا مناجات کي لذت سے همیشه متلذذ رهیگا *

بیان علامت محبت کا جس سے معلوم هو که بندہ اپنے خدا سے محبت رکھتا هی

جاننا چاهیئے که محبت کا دعوي هر شخص کر بیٹھتا هی اور اِسکو بهت آسان جانتا هی حالانکه یهه دعوي تو بهت آسان هی اور نباہ بهت مشکل هی اِسلیئے اِنسان کو چاهیئے که شیطان کے فریب میں آ کر اِس محبت کي لفظ پر مغرور نه هو جاے اور اپنے آپ کو جب تک اِمتحان نه کرلے تب تک اِس دعوي میں سچا نه جانے محبت وہ درخت هی که جس کي جڑ زمین میں هي اور ڈالیاں اُس کي آسمان پر اور پھل اُسکے دل زبان اعضا میں هیں اور دل اور اعضا سے

محبت اس طرح پر معلوم هو جاتي هى جس طرح دهوئيں سے آگ
اور پهل سے درخت معلوم هو جاتا هى منجمله اُن نشانيوں کے ايک
يهه هى که هميشه اُس کے ملنے کا مشتاق رهے اور يهه ظاهر هى که
بغير دنيا سے کوچ کرنے کے ملنا اُس کا غير ممکن پس موت جو
ذريعه وصال اور باعث ارتحال دنيا سے هى اُس شخص کے نزديک محبوب
هو اسيواسطے پيغمبر خدا صلي الله عليه وسلم نے فرمايا هى که جو کوئي الله
کا ملنا چاهتا هى الله بهي اُس کا ملنا چاهتا هى اسي واسطے الله جلشانه
نے اپني محبت کے ليئے شهادت کو شرط کر ديا هى اور طلب شهادت
علامت محبت رکهي هى جيسا که فرماتا هى که (ان الله يحب الذين يقاتلون
في سبيله صفا) پس جو شخص دل اور جان سے اپنے خدا سے محبت رکهتا
هوگا وه سب سے زياده موت کو دوست رکهتا هوگا ورنه وه اپنے دعوي ميں
جهوتها هوگا اور سچ هى که محبت کا وه مقام هى که هر شخص اُس
تک نهيں پهنچ سکتا اور هر شخص اپنے اس دعوي ميں سچا نهيں هوتا

اين شعله چراغ هر خسي نيست
وين رشته بدست هر کسے نيست
چون برق نگه بدل زند تاب
صد سينهٔ آتشين کند آب
سخت است بدور روي ريها
بر کف دل و انگهي شکيبا
در عشق بجز گداختن نيست
اين سوختن است ساختن است
در عشق چنين کراست يا را
اين نشهٔ بعاشقان گوارا
سوز دل و جوش عشق بايد
اينها ز فسرده دل چه آيد
اين بوالهوسان چه بر فرو زند
کانند در آتش و نه سوزند
خوش آنکه براه عشق جان داد
عشق است که جان با و توان داد
يغما گر شهر عافيت باش
در عشق قتيل بے ديت باش

لیکن ایک دوسرا سبب اور هی جس سے باوجود محبت کے موت کو پسند نہیں کرتا وہ سبب یہہ هی کہ بندہ ابتداء مقام محبت میں هو اور هنوز اپنے آپ کو لایق حضوري رب الارباب کے نہ سمجھتا هو اور یہہ چاهتا هو کہ موت میں اِس قدر تاخیر هو کہ اپنے آپ کو طاعات اور عبادات سے اِس لایق کر لوں کہ اُسکے سامھنے جا سکوں اِسلیئے موت سے بھاگتا هو تو یہہ نفرت موت سے محبت کي کمي پر دلالت نہیں کرتي اِسکي تمثیل یہہ هی کہ کسي عاشق کو خبر پہنچے کہ اُس کا محبوب آتا هی اور هنوز اُسکا مکان لایق اُس کے محبوب کے آراستہ نہ هو اور وہ یہہ چاهے کہ ذرا محبوب کے آنے میں توقف هو کہ میں مکان کو اُس کے لایق آراستہ کر لوں اور سب اسباب تکلف کا اُسکے قابل مہیا کر لوں اور سب شغلوں سے اپنے آپ کو فارغ کر رکھوں تو یہہ خواهش اُس کي کمي محبت کے سبب سے نہیں هی بلکہ عین محبت هی *

اللہ جلشانہ کے محبت کي نشانیاں

اللہ کي محبت کي نشانیاں یہہ هیں کہ بندہ اپنے آپ کو اعمال صالحہ میں مشغول رکھے اور خواهشات نفساني سے بچاوے اور سستي اور کاهلي عبادت میں نہ کرے اور همیشہ اُسي کي طاعت میں مصروف رهے اور نوافل سے تقرب اور نزدیکي اُس کي چاهتا رهے اور ترقي درجات کا هر وقت طالب رهے اور اپني جان اور مال کو اُسکي راہ میں نثار کردے اور اپني مرضي اُس کي مرضي پر چھوڑ دے اور سواے اُس کے کسي کے ذکر سے چین نہ پاوے اور کسي کا خیال سواے

اُس کے اُس کے دل میں نہ رہے اُس کے شوق کی آگ کبھی نہ بجھے اُس کی نافرمانی کسی کام میں نہ کرے اُس کی طرف چلنے میں دیری نہ کرے اُسکی راہ پر چلنےوالوں کو دوست رکھے جہاں اُسکا نام سنے جان و مال نثار کر دے اگر ذکر کرے تو اُسی کا اگر فکر کرے تو اُسی کی شکوہ کرے تو اُسی سے شکر کرے تو اُسی کا حاجت رکھتا ہو تو اُسی سے مانگے مشکل پیش آوے تو اُسی سے مدد چاہے بلکہ محبت میں ایسا مستغرق ہو جاے کہ نہ کچھہ حاجت رکھے نہ کچھہ سوال کرے نہ کچھہ خواہش کرے جو اُسکی مرضی ہو اُسی پر اپنی خواہش چھوڑ دے جیسا کہ کسی نے کہا ہی

ارید وصاله و یرید هجري	فاترک ما ارید لما یرید

یعنے میں تو اُسکا ملنا چاہتا ہوں اور وہ میری جدائی میں بھی وہی چاہتا ہوں جو وہ چاہتا ہی غرض کہ ایسے رتبہ پر پہنچ جاوے کہ سواے جاناں کے جان سے بھی سروکار اور سواے دلدار کے دل سے بھی علاقہ نہ رکھے اُسکے پیچھے سب کو چھوڑ بیٹھے

بسوداي جانان ز جان مشتغل	بذکر حبیب از جهان مشتغل
بیاد حق از خلق بگریخته	چنان مست ساقي که مي ریخته
نه اندیشه از کس که رسوا شود	نه قوت که یکدم شکیبا شود
نشاید بدارو دوا کرد شان	که کس مطلع نیست بر درد شان
الست از ازل همچنان شان بگوش	بفریاد قالوا بلي در خروش

جب اِس رتبہ پر پہنچ جائیگا تب اللہ جلشانہ اِسی طرح پر اُسکو چاہنے لگیگا وہی اُسکا مددگار ہو جاویگا وہی اُس کا کفیل ہوگا وہی

سب کام اُسکے کر دیا کریگا وهي سب حاجتیں اُسکي پوري کرتا رهیگا وهي اُس کے دشمنوں پر اُسکو همیشه غالب رکهیگا اور کوئي دشمن نفس اور شیطان سے بڑهه کر نهیں هی اِسلیئے کبهي اُس کو اِن کے هاتهه میں نه چهوڑیگا کیا جس کسیکو خدا اپنا محبوب کریگا اور پهر نفس و شیطان کے هاتهه سے اُس کو ذلیل کریگا هرگز نهیں چنانچه الله جلشانه فرماتا هی که (والله اعلم باعدائکم) که میں خوب تمهارے دشمنوں کو پهچانتا هوں تم میرے هو جاؤ میں اُن دشمنوں سے تم کو بچا اونگا اور همیشه اُن کو تمهارا مغلوب رکهونگا نه نفس تم پر غالب هو سکیگا نه شیطان بلکه وه تم سے ایسے بهاگینگے جیسا مغلوب غالب سے بهاگتا هی پیچهے پهر کر بهي وه تم کو نه دیکهه سکینگے جیسا که حدیث شریف میں آیا هی که (یفرالشیطان من ظل عمر) که شیطان عمر کے سایے سے بهاگتا هی *

گناه منافي محبت هی یا نهیں

اگرچه گناه کمال محبت کي منافي هی لیکن اصل محبت کي منافي نهیں هی یهه نهیں هی که جو شخص گناه کرے اُس کو خدا کي محبت نه هو یا گناه سے اصل محبت بالکل جاتي رهے مثال اِسکي یهه هی که کوئي مریض ایسا نهیں هی که جس کو صحت کي خواهش نه هو اور پهر وه بدپرهیزي کرتا هی اور جانتا هی که یهه بدپرهیزي مضر هی تو یهه بد پرهیزي اُس کي محبت کو جو صحت سے هی باطل نهیں کرتي چنانچه ایک شخص کو پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم کے حضور میں چند مرتبه کسي گناه کے سبب سے حد ماري گئي کسي شخص

نے اُس پر لعنت کي اور کہا کہ بار بار حضور میں پیغمبر خدا صلي الله علیه وسلم کے تعزیر کے لیئے یہہ شخص حاضر کیا جاتا هی حضرت نے فرمایا که اِس پر لعنت مت کر اِسلیئے که یہہ خدا کو اور اُسکے رسول کو دوست رکھتا هی لیکن اِس میں کچھہ شک نہیں هی کہ معصیت اور گناہ محبت کي کمال کو ناقص کر دیتي هیں بهر حال محبت کے دعوي میں بڑا خطرہ هی اِسي لیئے حضرت فضیل رحمۃالله علیه نے کہا هی که جب کوئي پوچھے که تو خدا سے محبت رکھتا هی تو چپ هو جا اِسلیئے که اگر اِنکار کرے تو کفر هو جاے اور اگر اِقرار کرے اور حال تیرا عاشقوں کے ایسا نه هو تو اندیشه هی که خدا تجھہ سے دشمني رکھے پس الله کے محبت کي نشاني یهي هی که همیشه اُسکا ذکر کرے اور اُس کے ذکر سے محبت رکھے اور اُسکے قران مجید سے جو اُسکا کلام هی مُحبت رکھے اور اُس کے رسول سے جو اُسکا محب اور محبوب هی محبت رکھے بلکه جس کسي شي یا شخص کو اُس سے علاقه هو اُس سے بهي محبت رکھے جیسا که مجنوں کے حال میں لکھا هی

راي المجنون في البیداء کلبا — فمدله من الاحسان ذیلا
فلاموه علي ما کان فیه — وقالوا لم مسحت الکلب نیلا
فقال دعوا الملامة ان عیني — رأته مرة في حی لیلا

بو الفضولي گفت ای مجنون خام — اینچه شیداست اینکه مي آري بدام
پو ز سگ دایم پلیدي مي خورد — مقعد خود را بلب مي استرد
عیبهاي سگ بسي او میشمرد — عیب دان از غیب او بوئے نه برد
گفت مجنون تو همه نقشي و تن — اندر آ بنگر شبي از چشم من
کین طلسم بستۀ مولاست این — پاسبان کوچۀ لیلاست این

اور حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ جلشانہ کے محبت کی علامت یہہ ہی کہ قرآن مجید سے محبت رکھے اور قرآن مجید سے محبت کی علامت یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور اُن سے محبت کی علامت یہہ ہی کہ اُن کی سنت سے محبت رکھے اور سنت سے محبت کی علامت یہہ ہی کہ آخرت سے محبت رکھے اور آخرت سے محبت کی علامت یہہ ہی کہ دنیا سے عداوت رکھے اور اُس سے عداوت کی علامت یہہ ہی کہ اُس میں دل نہ لگاوے اور سوائے زاد اور توشہ کے اور بقدر قوت لایموت کے کچھہ اُس سے نہ لے اور خلوت سے اُنس رکھے اور اہل دنیا سے نہ ملے اور راتوں کو اللہ جلشانہ سے مناجات کیا کرے اِس طرح پر کہ وہ کہتا ہو اور اُسکا خدا سنتا ہو اور کوئی تیسرا بیچ میں نہ ہو اور راتوں کو تہجد میں اُسکا کلام پڑھا کرے اور اُس کی کتاب کی تلاوت کیا کرے اور اُس میں وہ لطف پاوے کہ گویا اُس سے باتیں کر رہا ہی اور راتوں کی تاریکیوں کو اپنے وقت کے صفائی کے لیئے غنیمت جانے اِسلیئے کہ رات عاشقوں کے لیئے پردہ دار ہی پس جو شخص کہ راتوں کو سووے اور اپنے دل کو اور باتوں میں لگاوے اور اُس کے مناجات کی لذت نہ پاوے اور اپنے محبوب کے ساتھہ خلوت کو غنیمت نہ سمجھے اور سوائے اُسکے اور کوئی چیز اُسکے دل کو لذت اور اُسکے قلب کو فرحت بخشے تو کیونکر وہ شخص محبت کے دعوی میں سچا ہوگا *

ربط غیروں سے ہی اور ہمسے وفا چاہتے ہو
خودہی سوچو کہ یہہ کیا کرتے کیا چاہتے ہو

اللہ جلشانہ نے حضرت داؤد پر وحی کی کہ جس کسی نے میری

محبت کا دعوي کیا اور پهر رات کو سو رها وه اپنے محبت میں جهوٹها هی بهلا جو محب اپنے محبوب کا ملنا چاهیگا پهر وه ملنے کے وقت سو رهیگا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے الله جلشانه سے عرض کي که الهي تو کہاں هی میں تیري طرف قصد کروں حکم هوا که ای موسیٰ تم قصد کرو میں موجود هوں جسنے قصد کیا وه مجهه تک پهنچا مولاناي معنوي رحمة الله علیه اپني مثنوي میں لکهتے هیں

آں یکے الله مي گفتي شبے — تاکه شیریں گردد از ذکرش لبے
گفت شیطانش خمش ای سخت رو — چند گوئي آخر ای بسیار گو
ایں همه الله گفتي از عتو — خود یکے الله را لبیک گو
مي نیاید یک جواب از پیش تخت — چند الله میزني با روي سخت
او شکسته دل شد و بنهاد سر — دید در خواب او خضر را در حضر
گفت هیں از ذکر چوں وا مانده — چوں پشیماني ازاں کش خوانده
گفت لبیکم نمي آید جواب — زاں همي ترسم که باشم رد باب
گفت خضرش که خدا گفت ایں بمن — که برو با او بگو ای ممتحن
گفت آں الله تو لبیک ماست — ایں نیاز وسوز و دردت پیک ماست
ني ترا در کار من آورده ام — ني که من مشغول ذکرت کرده ام
حیلها و چاره جوئیهاے تو — جذب ما بود و کشاد آں پاي تو
ترس وعشق تو کمند لطف ماست — زیر هر یا رب تو لبیک هاست

پس جو شخص الله جلشانه کي طرف چلتا هی سمجهنا چاهیئے که وه بلایا گیا هی اور جو شخص خدا کا ذکر کرتا هی سمجهه لے که پہلے اُسکا ذکر هو چکا هی جو کوئي الله تعالیٰ کا نام لیتا هی یقین کرنا چاهیئے که

پہلے اُس کا نام پکارا گیا ہی جو کوئی خدا کي حضوري چاہتا ہی سوچنا چاہیئے کہ اُسکے لیئے پہلے دروازہ کھول دیا گیا ہی کوئي اللہ جلشانہ کي طلب نہیں کرتا جب تک کہ پہلے اُس کي طلب نہ ہو گئي ہو یحیي بن معاذ نے فرمایا ہی کہ جو کوئي اللہ کو دوست رکھیگا ضرور اپنے نفس کو دشمن جانیگا اور یہہ بھي کہا ہی کہ جس میں یہہ تین خصلتیں نہ ہوں وہ اللہ جلشانہ کا محب نہیں ہی ایک یہہ کہ خدا کے کلام کو خلق کے کلام پر پسند کرے اور خدا کے ملنے کو خلق کے ملنے سے بہتر جانے اور خدا کي عبادت کو خلق کي خدمت سے اچھا سمجھے اور اُسکے محبت کي نشانیوں میں سے یہہ ہی کہ جو کچھہ اُس کا جاتا رہے اُسپر افسوس نہ کرے اگر افسوس کرے تو اُن ساعتوں کے جانے پر جو بغیر یاد اللہ جلشانہ کے گذریں ہوں اِسلیئے کہ ہر چیز کا عوض ممکن ہی مگر عمر عزیز کي ایک ساعت کا بھي عوض اِس دنیا میں نہیں ہوا ہر ایک کے بدلے دوسري چیز سے کام نکل سکتا ہی لیکن جو وقت گذر جاے اُس کا معاوضہ کسي دوسري چیز سے نہیں ہو سکتا

گر نباشد جامۂ اطلس ترا
کہنہ دلقي سا تر تن بس ترا
ور زعفر نبودت با قند و مشک
خوش بود دوغ و پیاز و نان خشک
ور نباشد مشربہ از زر ناب
با کف خود مي تواني خورد آب
ور نباشد دور باش از پیش و پس
دور باش نفرت خلق است و بس
ور نباشد مرکب زریں لگام
میتواں ز دہم بپاي خویش گام
ور نباشد خانہاي زر نگار
مي تواں کردن بسر در کنج غار
ور نباشد فرش ابریشم طراز
با حصیر کہنہ در مسجد بساز
ور نباشد شانۂ از بہر ریش
شانہ بتواں کرد از انگشت خویش

هرچه بیني در جهان دارد عوض	در عوض گردد ترا حاصل غرض
بے عوض داني چه باشد در جهان	عمر باشد عمر قدر آن بدان

اور غلبۂ محبت کي نشاني سب سے بڑھ کر یہہ هي که اگر کوئي ساعت اور کوئي لحظه یاد الهي سے غفلت میں کٹے اور پھر اُس کو هوش آوے تو اُس غفلت کي شکایت خدا هي سے کرے اور اُسي سے اُسکا شکوه اِس طرح پر کرے که الهي یہه تو نے کیا کیا مجھے کیوں اپنے حضوري سے جدا کر دیا کیوں اپنا اِحسان مجھه پر چھوڑ دیا کیوں اپنا هاتھه مجھسے اُٹھا لیا کیوں اپنے بارگاه سے مجھے نکال دیا کیوں مجھکو میرے نفس میں مشغول کر دیا کیوں اپنا ذکر میري زبان سے لے لیا کیوں اپني یاد کو میرے دل سے بھلا دیا کیوں مجھه کو اپنے مجلس سے نکال دیا کیوں مجھه کو شیطان کے هاتھه میں دے دیا میں اگر کاهل تھا تو مجھکو چست کر دیتا اگر غافل تھا تو مجھه کو هوش دے دیتا اگر میں شیطان کا مغلوب هو گیا تھا تو مجھکو غالب کر دیتا کیا میں تیرا بنده نہیں هوں کیا مجھکو سوائے تیرے دوسرے خدا نے بنایا هي اگر غلام اپني بدبختي سے آقا کو چھوڑ کر بھاگتا هي تو آقا اُسکا زبردستي پکڑ بلاتا هي

اپنے در سے تو مت نکال همیں	یوں جو چاهے تو مار ڈال همیں

پس الهي تو نے مجھه کو کیوں اپني بندگي سے آزاد کر دیا اور کیوں اپني غلامي سے مجھکو نکال دیا اگر میں کاهل هو گیا تھا تو تیرے اِحسان کے غرور پر اگر میں غافل هو گیا تھا تو تیري رحمت کے بھروسے پر

چوں مرا تو آفریدي کاهلے	زخم خواري سست جنبي منبلے
کاهلم چوں آفریدي اي ملے	روز یسم ده هم زراه کاهلي

بر خران پشت ریش بے مراد
با راسپان و اشتران نقرن نهاد

کا هلم من سایه خسپم در وجود
خفتم اند رسایۀ احسان وجود

کاهلان وسایه خسپان را مگر
روزئي نه نهاده نوع دگر

هر کرا پا یست جوید روزئي
هر کرا پا نیست کن دلسوزئي

اِس کہنے سے جو دل سے هوتا هی قلب کو رقت اور دل کو صفائي حاصل هوتي هی اور یهي شکایت کفارۂ غفلت هی اور محبت کي نشاني یهه هی که کبهي عبادت اُس پر گران نه هو بلکه طاعت کي لذت اور مناجات کا لطف اور ذکر کا شوق اُسکے دل کو ایسا کر دے که وه محنت راحت معلوم هو اور اُس تکلیف میں اُسکو فرحت حاصل هو چنانچه بعضوں نے لکها هی که اول بیس برس هم نے شب بیداري کي تکلیف اُٹهائي تب بعد اُسکے بیس برس اُسکا مزه پایا اور ابتداء میں طاعت سے کسي قدر تکلیف هوتي هی لیکن آخر پر وهي تکلیف راحت هو جاتي هی اور کسي طرح پر دل طاعت سے سیر نهیں هوتا *

پنج وقت آمد نماز رهنمون
عاشقانت را صلوۃ دائمون

ني به پنج آرام گیرد آن خمار
راست گویم ني بصد ني صد هزار

نیست زرغباً وظیفه عاشقان
سخت مستسقي است جان صادقان

با وجود آنکه دریا در کشند
خشک لب باشند وهم در آتشند

ایک روایت میں آیا هی که الله جلشانه فرماتا هی که جس پر دنیا کي شهوتیں غالب هو جاتي هیں اُس سے میں مناجات کي لذت لے لیتا هوں ایک مرتبه حضرت اِبراهیم ادهم نے ایک آواز سني که ایک پکارنیوالا پکار رها هی که سب خطائیں تمهاري معاف هیں مگر هم سے

پھرے رھنا معاف ھی یہہ سنکر وہ ایسے مدھوش ھوئے کہ ایک دن اور رات اُن کو ھوش نہ آیا اور محب کو چاھیئے کہ ھمیشہ محبوب سے ڈرتا رھے کبھی مغرور نہ ھو اِسلیئے کہ اکثر غرور باعث شقاوت ھو جاتا ھی اور اللہ جلشانہ غرور کے سبب سے اپنی محبت اُس بندے کے دل سے نکال لیتا ھی اور بجاے محبت کے اُس سے دشمنی کرتا ھی اور نشانی اِس کی یہہ ھی کہ وہ بندہ دوسرے سے محبت کرنے لگتا ھی اور خدا کے ذکر سے اُسکا دل خوش نہیں ھوتا اور نیک کاموں کی توفیق اُسکو نہیں ھوتی اور عبادت و طاعت سے اُس کا دل نہیں کھلتا اور ذکر و فکر سے اُسکو لذت نہیں ھوتی یہہ نشانیاں اللہ جلشانہ کے دشمنی کی ھیں اِسلیئے بزرگوں نے لکھا ھی کہ جس کسی نے خدا کی عبادت فقط محبت سے کی اور ڈر اور خوف چھوڑ دیا وہ ھلاک ھوا اور جس نے فقط خوف سے عبادت کی اور محبت نہ رکھی وہ اُس سے جدا ھو گیا اور جس نے محبت اور خوف دونوں کو پیش نظر رکھکر عبادت کی وہ خدا کا محبوب ھو گیا جو محب ھو چاھیئے کہ وہ خوف سے خالی نہ ھو اور جو خایف ھو چاھیئے کہ محبت سے باھر نہ ھو ھاں جب محبت غالب ھو جاتی ھی اور دل کو گھیر لیتی ھی اور وہ مرتبۂ عشق پر پہنچ جاتا ھی اُس کو کچھہ خوف نہیں رھتا مگر یہہ طاقت بشری سے باھر ھی اور ایسا عاشق بشریت کے مرتبے سے گذر جاتا ھی جب تک بشریت ھی تب تک خوف لازم ھی چنانچہ بعض روایت میں آیا ھی کہ کسی ابدال نے کسی صدیق سے سوال کیا کہ میرے لیئے اللہ جلشانہ سے عرض کرو کہ مجھہ کو ذرۂ معرفت عطا کرے اُس نے دعا کی اور خدا نے قبول کی اُس ابدال کا یہہ حال ھو گیا کہ عقل جاتی رھی ھوش باقی نہ رھے دیوانہ ھو گیا حیران

پریشان دیوانوں کي طرح بکتا جھکتا سات دن پھرتا رہا نہ وہ کسي چیز
کو جانے نہ کوئي اُس کو پہچانے تب اُس صدیق نے دعا کي کہ
الھي جو تو نے معرفت اپنے بہ قدر ذرہ کے اِس کو دي ھی اُس سے
کچھہ کم کر دے وحي ھوئي کہ ای صدیق ھم نے ایک ذرہ معرفت کے
سو ھزار حصے کیئے تھے ایک حصہ اُسکو دیا تھا اِسلیئے کہ جس روز
اُس نے ھماري معرفت کا سوال کیا سو ھزار بندے اوٗر اُسي ذرہ معرفت
کے سایل تھے جب تو نے اِس شخص کي سفارش کي میں نے سب
کي دعائیں قبول کیں اور اُسي ذرہ معرفت کو اُن سو ھزار آدمیوں پر
بانٹ دیا تب اُس صدیق نے متحیر ھو کر عرض کي کہ یا احکم الحاکمین
تیرے اسرار کو کوں جان سکتا ھی جس قدر تو نے اُس کو معرفت دي
ھی اُسکو اُس قدر کم کر دے کہ وہ آدمي بن جاے اور اُس کا دل ٹھہر
جاے غرض کہ اُس جزء معرفت کي جو اُسکو دي گئي تھي دس ھزار
حصے کیئے گئے اور صرف ایک حصہ باقي رکھا اور حصے خدا نے اُسکے دل
سے لے لیئے تب اُسکا حال درجۂ اعتدال پر آیا اور اُس کا دل ٹھہرا
اور خوف اور رجاء اور محبت نے اُسکے دل میں جگہہ کي اور مثل
اوٗر عارفین کے ھو گیا اور جو لوگ کہ معرفت کے درجے پر پہنچ جاتے
ھیں اُن کو اِجازت نہیں ھی کہ جو چیز اُن پر ظاھر ھو جاوے اُس کو
اُس پر کھولیں کہ جو محرم اُسکا نہیں ھي ھمیشہ اغیار سے اسرار کا چھپانا
چاھیئے ورنہ عالم خراب ھو جاوے دنیا برباد ھو جاے اِسلیئے کہ غفلت
باعث عمارت دنیا ھی یہانتک لکھا ھی کہ اگر سب آدمي چالیس دن
حلال کھاویں سب دنیا برباد ھو جاے بازار بند ھو جائیں تجارت چھوٹ
جاے کوئي کام نہ چلے بلکہ اگر صرف علماء حلال کھائیں تو علم کا رواج
جاتا رہے اِسلیئے کہ اُن کو اپنے نفس کي تزکیہ اور اپنے باطن کي تصفیہ

سے فرصت تقریر اور تحریر کي کہاں ملے کہ وہ ترویج علوم کے طرف متوجہ ہوں بہر حال یہہ اسرار الہي ہیں کہ جن کو کوئي نہیں جان سکتا اور جو جانتے ہیں اُن کو اِجازت افشاء کي نہیں ہي

اگر سالکي محرم راز گشت	بہ بندند بروے در باز گشت
کسے را دریں بزم ساغر دہند	کہ داروے بیہوشیش در دہند
کسے رہ سوئے گنج قارون نہ برد	وگر برد رہ باز بیرون نہ برد

اور منجملہ نشانیوں محبت کے چھپانا محبت کا ہی کہ محبت کو ظاہر نہ کرے اور دعوي سے پرہیز کرے اور شوق و ذوق کے اِظہار سے اپنے آپ کو بچاوے اور ہر وقت محبوب کے جلال اور ہیبت پر نظر کرکے بہ نظر اُس کي تعظیم کے دعوي محبت سے ڈرتا رہے اور چونکہ محبت ایک سر اسرار حبیب سے ہي اِسلیئے ہمیشہ غیرت رکھے کہ دوسرے پر وہ راز ظاہر نہ ہو جاے کما قیل

غیرت از چشم برم روے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

ہاں کبھي کبھي ایسا ہوتا ہي کہ محب محبت کے نشہ میں ایسا سرشار ہو جاتا ہي کہ اُسکو ہوش و حواس نہیں رہتے پس اگر ایسي حالت میں اُس سے اِظہار محبت ہو جائے تو وہ معذور ہي کبھي ایسا ہوتا ہي کہ اُسکے سینے سے ایسي آگ بھڑکتي ہي کہ اُسکا شعلہ چھپائے سے چھپ نہیں سکتا اور بعض عارفین نے کہا ہي کہ اکثر آدمي اللہ جلشانہ سے دور ہو جاتے ہیں جو کہ زیادہ تصنع کرتے ہیں اور اُس کے محبت کا اِظہار کیا کرتے ہیں *

حکایت

ایک مرتبه حضرت ذوالنون مصري نے ایک شخص کو جو که اکثر محبت کي باتیں کیا کرتا تها درد میں مبتلا پایا حضرت ذوالنون نے کہا که جو شخص اُسکے مار کا دکهه پائے وہ اُس سے محبت نهیں رکهتا اُس شخص نے کہا درست هی لیکن میرا یهه قول هی که جو شخص اُسکے مار کي لذت نهیں پاتا وہ اُسکو نهیں چاهتا پهر حضرت ذوالنون نے کہا که سن جو شخص اپنے آپ کو اُس کي محبت میں مشتهر کیا چاهے وہ اُسکو نهیں چاهتا تب اُس شخص نے کہا استغفرالله و اتوب الیه اگر کوئي کهے که محبت منتهاے مقامات اور عمده ترین درجات سے هی پس اُسکا اِظهار خیر هی پهر کیوں اُسکا چهپانا چاهیئے جواب اُس کا یهه هی که محبت بیشک اعلي ترین مقامات سے هی اور اُسکا ظاهر بهي اچها هی لیکن به تکلف ظاهر کرنا اُس کا برا هی اور جب محبت هوگي تو محب کو اُسکے اِظهار کي ضرورت اور خواهش نه رهیگي اِسلیئے که اُسکي اصلي غرض یهه هوگي که فقط محبوب اُسکا اُس کے حال پر مطلع هو اور وهي اُسکے افعال اور احوال سے واقف هو جب اُس نے دوسرے کو مطلع کرنا چاها تو یهه اِراده اُسکا درحقیقت شرک في المحبت هي جیسا که اِنجیل میں آیا هی که جب تو صدقه کرے تو اِس طرح پر کر که تیرے بائیں هاتهه کو خبر نه هو که تیرے دهنے هاتهه نے کیا کیا اور جب تو روزه رکهے تو اپنے منهه کو دهو اور اپنے سر میں تیل لگا تا که سواے تیرے پروردگار کے کوئي نه جانے که تو نے روزه رکها هی پس قول و فعل کا ظاهر کرنا برا هی مگر جب که غلبهٔ محبت میں اور حالت سکر میں زبان سے کچهه نکل جاے تو معذور هی *

أنس کے معنے کا بیان

اُوپر هم بیان کر چکے هیں که اُنس اور خوف اور شوق آثار محبت سے هیں لیکن یهه آثار مختلف هیں جب که دل کي رغبت کسي امر پوشیده کي طرف هو که جو اب تک نه ملا هو اُس کو شوق کهتے هیں اور اگر مل گیا هو اور مشاهده اُسکا هو چکا هو اُس سے جو فرحت دل کو هو اُس کو اُنس کهتے هیں اور اگر دل کو به نظر اُسکے استغنا اور بے پروائي کے خیال جدائي کا هو اُس خیال سے جو درد هو اُسکو خوف کهتے هیں پس اُنس کے معنے یهه هوئے که بسبب دیکهنے جمال محبوب کے دل کا خوش هونا اور جب کسي کو الله جلشانه سے اُنس هوگا اُسکو ضرور غیروں سے وحشت هوگي اُنس بالله اور توحش من غیر الله لازم و ملزوم هي جیسا که لکها هي که جب حضرت موسیٰ علي نبینا و علیه الصلوٰة والسلام سے الله جلشانه نے باتیں کیں بهت مدت تک اُن کي یهه حالت رهي که کسي کي بات نه سنتے تهے اور غشي کي حالت میں رهتے تهے اسلیئے که محبوب کے کلام کي شیریني نے اور اُسکے ذکر کے مزے نے دل سے ساري حلاوتیں اُٹها لیں حضرت رابعه بصري سے کسي نے پوچها که تم کو یهه مرتبه کیونکر ملا جواب دیا که اِس سبب سے که میں نے اُن لوگوں کو چهوڑا جو میرے کسي کام میں نهیں آ سکتے اور اُس سے اُنس کیا جو کبهي مجهه سے جدا نهیں هوتا عبدالواحد ابن زید کهتے هیں که میرا گذر ایک راهب تک هوا اُس کو میں نے تنها خلوت میں دیکهکر پوچها که کبهي تیرا دل نهیں گهبراتا اُس نے کها که اگر تم اِس وحدت اور خلوت کي حلاوت چکهو تو اپنے نفس سے بهي وحشت کرنے لگو وحدت هي

اصل عبادت هی تب میں نے پوچھا که اذنیٰ فائدہ وحدت کا کیا هی جواب دیا که اذنیٰ راحت یهه هی که آدمیوں کي مدارات نهیں کرني پرتي اور اُن کے شر سے نجات ملتي هی پهر میں نے کها که یهه حلاوت کس کو نصیب هوتي هی جواب دیا که اُس کو جو که محبت میں صاف هو جاے اور معامله اُسکا خالص هو جاے پهر میں نے پوچها که محبت کي صفائي اور معامله کا خلوص کب هوتا هی جواب دیا که جب سب غم ملکر ایک هي هو جائیں یعنے کوئي غم سواے غم فراق کے نه رهے اور سب خواهشیں دل کي جاتي رهیں اور ایک خواهش محبوب کي ره جاے نه دوسرا غم اُسکو رهے که دل کو پریشان کرے نه دوسرا محبوب هو که جو دل کو اصلي محبوب کي محبت سے کسي وقت جدا کرے اگر کوئي پوچهے که اُنس کي علامت کیا هی جواب اُسکا یهه هی که خاص علامت اُنس کي یهه هی که خلق کے صحبت سے دل اُس کا تنگ هو اور لوگوں کے ملنے سے نفرت کرے اور سواے ذکر الهي کے اور باتوں سے دل اُسکا گهبرائے اور یهه حال اُسکا هو جاے که صحبت میں خلوت اور خلوت میں صحبت اور سفر میں مقام اور مقام میں سفر اور غیبت میں حضوري اور حضوري میں غیبت معلوم هو تن سے غیروں کے پاس هو اور دل سے اپنے یار کے پاس زبان سے اوروں سے باتیں کرتا هو اور دل میں اپنے محبوب سے همکلام هو*

بیان اُس ناز و نیاز کا جو غلبه اُنس میں هوتا هی

جاننا چاهیئے که جب اُنس کو دوام اور استحکام هو جاتا هی اور قلق شوق کي تشویش مٹ جاتي هی اور تغیر اور حجاب کا خوف

باقي نہیں رہتا اور دل اُنس سے ایسا بھر جاتا ھی کہ کسي طرح کا خطرہ اور اندیشہ مفارقت کا باقي نہیں رہتا تب افعال اور اقوال اور مناجات میں ایسا انبساط ھوتا ھی کہ جس کا بیان نہیں ھو سکتا وہ اقوال اور افعال ظاھر میں ایسے برے ھوتے ھیں کہ اگر دوسرا شخص بنا کر کہے تو وہ ھلاک ھو جاے وھي اقوال اور افعال جو بہ سبب کمال اُنس کے وہ شخص کہتا ھی جو حضوري کا مرتبہ پا کر نڈر ھو گیا ھو اور جس کو اُسکا محبوب نہایت لطف سے سنتا ھی اور اچھا جانتا ھی اور اُس کو غلبۂ اُنس میں مرفوع القلم کر دیتا ھی کوئي دوسرا شخص بنا کر کہے تو اُس کو کافر کہکر نکال دیتا ھی اور ھلاک کر دیتا ھی چنانچہ ایک روایت میں آیا ھی کہ حضرت موسیٰ علي نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں سات برس تک پاني نہ برسا اور تمام ملک میں قحط عظیم ھوا گھانس تک زمین سے نہ اُگي ایک قطرہ بھي آسمان سے نہ گرا تب اللہ جلشانہ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ استسقا یعنے پاني برسنے کي دعا کریں حضرت موسیٰ علیہ السلام ۷۰ ھزار بني اسرائیل کو ساتھہ لیکر دعا کے لیئے نکلے سبھوں نے دعا کي کسي کي خدا نے نہ سني آخر حضرت موسیٰ پر وحي کي کہ اِن کي دعائیں میں کیونکر قبول کروں گناھوں نے اِن کے دلوں کو تاریک کر رکھا ھی نافرمانیوں نے اِن کي طبیعتوں کو مکدر کر دیا ھی مُجھہ سے مانگتے ھیں اور یقین نہیں رکھتے مجھے بڑا کہتے ھیں اور میرا خوف نہیں کرتے اي موسیٰ اگر تم چاھتے ھو کہ میں اِن لوگوں کي دعا قبول کروں تو جاؤ اور ایک بندہ کو جو خاص ھمارے بندوں میں سے جسکا نام برخ ھی لے آؤ وہ دعا کرے میں قبول کروں حضرت موسیٰ نے کہا کہ الٰھي وہ کہاں ھی جواب ملا کہ ھم نہ بتلائینگے ڈھونڈھہ لو چنانچہ حضرت موسیٰ ڈھونڈھتے پھرے ایک

روز راہ میں ایک غلام سیہ فام ملا کہ جس کے چہرے سے نور محبت چمک رہا تھا اور حضرت موسیٰ نے بہ نور الہی اُس کو پہچان لیا اور سلام کر کے کہا کہ * مدتے بود کہ مشتاق لقایت بودم * آپ کا کیا نام ہی کہا کہ مجھے برخ کہتے ہیں حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ ہي وہ ہیں کہ جن کي تلاش میں ہم مدت سے حیران و سرگردان پھر رہے ہیں اُس نے پوچھا کہ مجھسے تم کو کیا کام ہی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ چلیئے اور اپنے پروردگار سے کہکر پاني برسائیے وہ سنکر حضرت موسیٰ کے ساتھہ چلے اور ذوق شوق میں آ کر اِس طرح پر کہنے لگے کہ الہي تیرا تو آگے یہہ حال نہ تھا اور یہہ کام تیرے نہ تھے تیري ذات سے اور تیرے حلم سے بہت بعید ہی کیوں اِتني مدت سے تو نے پاني بند کر دیا اور اِن بندوں کو آفت قحط میں مبتلا کیا آخر سبب اِسکا کیا ہی سب چلا رہے ہیں اور تو کسي کي نہیں سنتا سب مر رہے ہیں اور تو آنکھہ اُٹھا کر کسي کو نہیں دیکھتا ایسي بھي بے پروائي کس کام کي

میں اور صد ہزار نوائے جگر خراش	تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہوں

الہي مجھسے تو کہہ کیا تیرے چشمے سوکھہ گئے یا ہوا تیرے کہنے سے نکل گئي یا جو کچھہ تیرے پاس تھا وہ تمام ہو چکا یا پاني کے خزانے سوکھہ گئے یا تو نے سخاوت سے ہاتھہ کھینچ لیا اِس قدر بھي غصہ کس کام کا کہ جس سے تمام خلقت ہلاک ہوئي جاتي ہی آخر یہہ گنہگار ہیں تو کیا غفار نہیں ہی اگر ایسے ہي گنہگاروں پر خفگي تھي تو اپنا نام غفار کیوں رکھا تھا تو ھي کہتا ہی کہ میں نے گناہ کے پیدا کرنے سے

پہلے رحمت کو پیدا کیا ھی اب وہ رحمت تیري کہاں گئي ہم کو تو
یہہ حکم ھی کہ سب سے بہ نرمي و مہرباني پیش آؤ اور خود اِس
قدر غصہ ھی الہي مجھے یہہ بتلا دے کہ کیا کسي نے تجھہ کو رحمت سے
روک لیا ھی یا کسي نے تیرا ہاتھہ پکڑ لیا ھی کیا تجھے کسیکا خوف
ھی یا تو ڈرتا ھی کہ ایسا نہ ہو کہ وقت گذر جاے اور میں اپنا بدلا
گنہگاروں سے نہ لے سکوں ایسي بھي عقوبت میں تعجیل کیا ھی الہي
تو بڑا ھی بڑوں کو چھوٹوں کي برائیوں پر نظر نہ کرني چاھیئے تو اپني
ذات کي طرف دیکھہ اِن کمبخت گنہگاروں بدبخت خطاکاروں کي
طرف خیال کرتا ھی اگر اِنہوں نے گناہ کیئے تیرا کیا بگاڑا تیري خدائي
میں اِن کے گناہ سے کچھہ خلل آ گیا تیري شان و شوکت اُن سے کچھہ
گھٹ گئي الہي اب دیر نہ کر جلد پاني برسا دے نہیں تو اور کچھہ
کہونگا برخ یہہ کہنے نہ پایا تہا کہ اِس زور سے پاني برسا کہ تمام بني
اِسرائیل دنگ ہو کر رہ گئے اور آدھے دن میں گھانس زمین پر جم آئي
جب برخ نے اپني آنکھہ سے دیکھہ لیا کہ زمین سبز ہو گئي تب چلے
اور کہا کہ ہاں اب تم نے اپنے خدائي کیسا کام کیا خدا کو ایسا ھي
کرنا چاھیئے یہہ کہکر برخ چل دیا حضرت موسیٰ اُس کے پاس آئے
تو حضرت موسیٰ سے کہنے لگا کہ ای موسیٰ تم نے دیکھا کیسا لڑ جھگڑ
کر ہم نے اپنے خدا سے پاني برسا لیا دیکھو کیسا منصف خدا ھی قایل
ہو گیا یہہ سنکر حضرت موسیٰ کو جلال آیا اور چاہا کہ اُسکو اِس بے
ادبي اور گستاخي پر ماریں خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا
کہ خبردار ای موسیٰ کیا کرتا ھی اِس دیوانے کو جانے دے اِسکي دیواني
باتوں پر خیال نہ کر یہہ تو دن بھر میں کئي دفعہ مجھہ کو ہنسا دیا
کرتا ھی تجھے اپنے کام سے کام تہا وہ ہو گیا تجھہ کو اِسکي باتوں سے کیا

کام هی یهه اسرار هیں که جن کو هم جانتے هیں اور همارے خاص بندے غیروں کو بیچ میں بولنے کي مجال نهیں هی

موسیا آداب دانان دیگر اند	سوخته جاں ور وانان دیگر اند
گر خطا گوید ورا خاطي مگو	چوں بود پر خوں شهید انرا مشو
خوں شهیدانرا ز آب اولي تراست	ایں خطا از صد صواب اولي تراست

اور حضرت حسن بصري سے روایت هی که ایک مرتبه بصرة میں آگ لگي سب کے چهپر جل گئے اُن چهپروں کے بیچ میں ایک شخص کا چهپر اُس میں سے رہ گیا حضرت ابو موسیٰ نے جو امیر بصرہ کے تهے اُس شخص کو جس کا چهپر نه جلا تها بلا کر پوچها که تیرا چهپر کیوں نهیں جلا اُس نے جواب دیا که میں نے خدا کو قسم دے دي تهي که میرا چهپر نه جلائیو ابو موسیٰ نے فرمایا که سچ هی میں نے پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم سے سنا هی که فرماتے تهے که میري اُمت میں ایسے لوگ هونگے که جن کے سرگرد آلودہ اور کپڑے اُن کے میلے هونگے جب خدا کو کسي بات پر قسم دلائینگے وہ مان لیگا اور لکها هی که ایک روز ابو حفص چلے جاتے تهے راہ میں ایک شخص کو دیکها که وہ بدحواس پهر رها هی پوچها که کیوں اِس طرح پهرتا هی جواب دیا که میرا ایک گدها تها وہ جاتا رها اور سواے اُسکے میرے پاس دوسرا نهیں هی ابو حفص کهڑے هو گئے اور کهنے لگے که الهي تیرے هي عزت کي مجهکو قسم هی که ایک قدم آگے نه چلونگا جب تک تو اِسکا گدها اِسکو نه دلا دیگا اُسي وقت اُس کا گدها آ گیا اور ابو حفص آگے چل دیئے پس یهه حکایات اور مثل اِسکے اور بهت هیں جو که ارباب اُنس کهه سکتے هیں اور سواے اُن کے اوروں کو تشبه حرام هی پس یهه ناز و نیاز

بعض بندوں کو دیا جاتا هی نه سب کو حضرت موسیٰ بهي ایک مرتبه أنس کے مزہ میں آکر کہنے لگے (ان هي الا فتنتک تضل بها من تشاء وتهدي من تشاء) که یهه سب تیرا فتنه هی جس کو چاهے تو گمراہ کرے اور جس کو چاهے هدایت کرے اور یهي کلام سواے موسیٰ کے اگر اوٗر کوئي کہے تو سوء ادب هی *

رضا کے معنے کا بیان

جاننا چاهیئے که الله کے قضا پر راضي هونا محبت کے پهلوں سے عمدہ پهل هی اور رضا اعلي ترین مقامات مقربین سے هی اور اُس کي بزرگي آیات سے ثابت هی جیسا که فرماتا هی (رضي الله عنهم و رضوا عنه) اور حدیث میں آیا هی که ایک مرتبه پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے ایک گروہ اصحاب سے پوچها که تم لوگ کون هو جواب دیا که مومن هیں آپ نے پوچها که تمهارے ایمان کي کیا نشاني هی جواب دیا که بلا پر صبر کرتے هیں نعمتوں پر شکر کرتے هیں اُس کے قضا پر راضي هیں حضرت نے فرمایا که قسم هی رب کعبه کي تمهیں مومن هو اور حضرت پیغمبر خدا صلي الله علیه و سلم نے فرمایا هی که جو شخص خدا کي تهوڑي رزق پر خدا سے راضي رهے خدا بهي اُس سے تهوڑي عمل پر راضي هوگا اور حدیث شریف میں آیا هی که جب قیامت کا دن هوگا تب ایک گروہ کو میري اُمت سے الله جلشانه پر عطا کریگا جس کے سبب سے وہ اپنے قبروں سے اُڑ کر جنت کو چلے جائینگے وهیں سیر کرینگے اور جهاں چاهینگے سیر کرتے پهرینگے فرشتے اُن سے پوچهینگے تمهارا حساب هو چکا وہ کهینگے هم حساب کچهه نهیں جانتے تب

فرشتے کہینگے تم پل صراط سے اتر آئے وہ جواب دینگے کہ ہم نے پل صراط کو دیکھا بھي نہیں تب وہ کہینگے تم نے جہنم کو دیکھا وہ کہینگے ہم نے کچھہ نہیں دیکھا تب فرشتے کہینگے تم کس نبي کي امت ہو وہ جواب دینگے کہ ہم محمد صلي الله علیه و سلم کے امت سے ہیں تب فرشتے کہینگے کہ ہم تم کو خدا کي قسم دلا کر پوچھتے ہیں کہ ہم کو بتلا دو تم دنیا میں کیا کیا کرتے تھے وہ جواب دینگے کہ ہم دو کام کرتے تھے جسن نے ہم کو بفضل الہي اس مرتبے پر پہنچایا فرشتے کہینگے وہ دو کام کیا تھے وہ جواب دینگے کہ جب ہم تنہا ہوتے تھے تو ہم خدا سے حیا کرتے تھے اور اسکا گناہ نہ کرتے تھے اور جو کچھہ تھوڑا بہت ہماري قسمت میں لکھہ دیا تھا اسي پر ہم راضي رہتے تھے تب فرشتے کہینگے تمہارا یہي حق تھا جو تمہارے ساتھہ کیا گیا حضرت موسی علیه السلام کے اخبار میں آیا ہی کہ بني اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا کہ اي موسی اپنے پروردگار سے پوچھو کہ کون سے کام ہم کریں جن سے وہ ہم سے راضي رہے تب حضرت موسی نے عرض کي کہ الہي تونے سنا بني اسرائیل کیا کہتے ہیں جواب ہوا کہ اي موسی ان سے کہہ دو کہ وہ مجھہ سے راضي رہیں میں ان سے راضي رہونگا اور الله جلشانہ فرماتا ہی کہ میں وہ خدا ہوں کہ کوئي معبود سواے میرے نہیں ہی جو شخص میري بلاؤں پر صبر اور میري نعمتوں پر شکر نہ کرے اور میري قضا پر راضي نہ رہے اس کو چاہیئے کہ سواے میرے دوسرا رب تلاش کرے اور اخبار میں آیا ہی کہ پچھلے انبیاء میں سے ایک نبي نے الله جلشانہ سے بھوکھہ اور فقر اور کھٹمل کي شکایت دس برس تک کي خدا نے کچھہ جواب نہ دیا بعد دس برس کے وحي کي کہ ام الکتاب میں قبل پیدا کرنے آسمانوں اور زمینوں کے میں یہہ لکھہ چکا تھا اور تیرے

لیئے یہہ حکم ہو چکا تھا اب تو چاھتا ہی کہ تیرے لیئے مین خلق دنیا کو بدل دون جو مین نے تیرے لیئے مقدر کر دیا ہی اُسکو بدل دون کیا تیری خواہش کو اپنے خواہش پر مقدم سمجہوں کیا وہی کرون جو تو چاھتا ہی قسم ہی مجہہ کو اپنے عزت و جلال کی کہ اگر اب ایک مرتبہ بہی کبہی یہہ خیال تیرے دل میں آیا تو دفتر نبوت سے تیرا نام نکال دونگا اور عبدالعزیز ابن ابی رواد کہتے ہیں کہ جو کی روٹی اور سرکہ کے کہانے سے کچہہ نہیں ہوتا کمبل اور بالون کے پہننے سے کچہہ کام نہیں نکلتا بڑے درجے کے لوگ وہ ہیں جو اپنے خدا کی قضا پر راضی رہتے ہیں *

رضا کی حقیقت کا بیان

جاننا چاھیئے کہ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہی تو محبوب کے افعال کو اچہا جانتا ہی اور اُس کے سب کاموں پر راضی رہتا ہی اور یہہ دو طرح سے ہوتا ہی ایک اِس طرح کہ کسی درد کا دکہہ اُس کو معلوم ہی نہ ہو اور محبت کا غلبہ اُس درد کا اثر باطل کر دے مثلاً زخم لگے اور اُسکی تکلیف اُسکو نہ ہو اور یہہ کچہہ عجب نہیں ہی اِسلیئے کہ دل اُسکا محبت میں ایسا مستغرق ہوتا ہی کہ ہرگز اُسکو ہوش نہیں رہتا کہ کیا اُس پر ہو رہا ہی اور جب کسی عاشق کو اُسکا محبوب کچہہ تکلیف دے تو وہ فعل محبوب سمجہہ کر اِس میں ایک عجیب لذت پاتا ہی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا چنانچہ لکہا ہی کہ ایک عورت کے پاونمیں ٹہوکر لگی اُس کا ناخن ٹوٹ گیا وہ ہنسی لوگوں نے پوچہا کہ کیا تجہے اِسکا درد نہیں ہوا جواب دیا کہ ثواب کی

لذت نے میرے دل سے درد کی تکلیف دور کردي حضرت سہل رحمۃاللہ علیہ بیماري میں اپني دوا نہ کرتے تھے لوگوں نے پوچھا سبب اِسکا کیا هی کہا کہ اي دوست محبوب کي مار بھي پیار هی اور دوسري وجہ یہہ هی کہ تکلیف کا درد تو هو لیکن اُس پر راضي رہے اگرچہ بمقتضاے طبیعت اُسکو برا سمجھے لیکن بہ مقتضاے محبت اُسکو اچھا جانے جس طرح پر اِنسان فصد کو برا جانتا هی مگر صحت کے لیئے بہ مقتضاے عقل اُسکو اچھا سمجھتا هی تاجر بامید منفعت سفر کي مشقت کو قبول کرتا هی اِسي طرح پر جو شخص اللہ جلشانہ سے محبت رکھتا هی وہ اُسکے سب بلاؤں کو اچھا جانتا هی اور اُس پر راضي رهتا هی اور اُسکے ثواب کي اُمید اُس تکلیف کو راحت کر دیتي هی اور اُس بلا پر شاکر رهتا هی یہہ حال اُس کا هی جو ثواب اور اِحسان اور نعمتوں پر لحاظ رکھتا هی اور اُس سے بڑھکر درجے میں وہ شخص هی جو سواے محبوب کے نعمت اور ثواب کا خیال نہیں رکھتا صرف محبوب کو اپنا مطلوب جانتا هي اگر هزار نعمتیں دے یا هزار مصیبتیں دونوں کو برابر جانتا هی اور محبت اُسکي ایکسان رهتي هی جیسا کہ حضرت اِبراهیم علیہ السلام کے حال میں لکھا هی *

حکایت

اللہ جلشانہ نے حضرت اِبراهیم علیہ السلام کو مال اور مویشي بہت دیئے اور وہ شب و روز اُسکا شکر کیا کرتے تھے اور اُسکي عبادت میں شب و روز بسر کرتے فرشتوں نے یہہ حال دیکھکر خیال کیا

کین همه جد و جهد دمبدمش · نیست جز در مقابل نعمتش
عشق نعمت ز دست رہ بروی · عشق منعم نه برد سویش پی
نیست از عشق ذات شید ائی · عشق فعل است دان نه اسمائی

الله جلشانہ نے ملائکه کے اس گمان پر آگاہ هو کر چاها که اپنے خلیل ابراهیم کو اس الزام سے پاک کرے اور ملائکه پر ثابت کر دے که یهه عاشق ذات هی نه عاشق نعمت اسلیئے ملائکه کو حکم دیا که جاؤ اور امتحان لو چنانچه ملائکه نے یهه سنکر

خلعت از صورت بشر کردند · سبحه گویان برو گذر کردند
بانگ تسبیح و نعره تهلیل · برگرفتند در جوار خلیل
زان نوای صدای جان افزا · عقل و هوش خلیل رفت از جا
نام جانان شنید و جان افشاند · آستین بر همه جهان افشاند
ای خوش آن نغمهای درد آمیز · که بود ذوق بخش و شور انگیز
بر کنند عقل را ز بیخ و ز بن · نو کنند درد درونه عشق کهن
چون شدند آن گروه سبحه سرا · خامش از سبحه های هوش ربا
با خود آمد خلیل و داد آواز · کین نوا را ز سر کنید آغاز
جان من از سماع نا شده سیر · بر خموشی چرا شدید دلیر
حالت صوفیان نه گشته تمام · بر مغنی بود سکوت حرام
نیست در مذهب مسلمانی · جز باتمام ذبح قربانی
قدسیان گوهر ادب سفتند · در جواب خلیل حق گفتند
تا کی این ذکر رایگان گوئیم · کار کردیم مزد آن جوئیم

زانچه دارم ز مال گفت عقار می کنم بر شما دو دانگ نثار
بار دیگر کنید بهر خدا این نوای طرب فزای ادا
به بیان بلیغ و لفظ فصیح برگرفتند قدسیان تسبیح
بانگ قدوس نعره سبوح شد براهیم را مهیج روح
دل و جانش در اهتزاز آمد وجد و حال گذشته باز آمد
قدسیان باز لب فرو بستند زان صدای خموش بنشستند
بانگ برداشت آن ستوده سیر که فدا می کنم دو دانگ دگر
سبحه خوانان مزد جوی شدند مزد دیدند و سبحه گوی شدند
های هوئی فگندند در ملکوت ذکر ذو الکبریاء والجبروت
چون دگر بار زمرهٔ ملکوت بر لب خود زدند مهر سکوت
نالهٔ شوق برگرفت خلیل کانچه دارم من از کثیر و قلیل
جمله را می کنم فدای شما تا زهم نگسلد نوای شما
منشینید زین سرود خموش که شدم در سماع آن همه گوش
باز آغاز آن ندا کردند ورد تسبیح خود ادا کردند
شد خلیل از نوای ایشان مست داد یکبارگی عنان از دست
هرچه بودش ز ملک و مال پسند جمله در پای مطربان افگند
زاتش امتحان چو ابراهیم خالص آمد چو زر ناب سلیم
قدسیان پیش او شدند عیان که رسولیم از خدای جهان
آدمی نیستیم ما ملکیم نقد پنهانی ترا محکیم
آمده بهر امتحان توایم ناقد مخزن نهان توایم
لله الحمد کامدی به شمار چون زر ده دهی تمام عیار
تو خلیلی و در تو عشق خدا متحلل شده ز سر تا پا
چون دلت از خدای نشکیبد تاج خلت ترا همی زیبد

بشر ابن حارث سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بغداد کے محلے میں ایک شخص کو ہزار کوڑے مارے گئے وہ کچھہ نہ بولا پھر اُس کو جیل‌خانے کو لے چلے میں بھی اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیا موقع پا کر میں نے اُس سے پوچھا کہ کس جرم میں تم کو یہہ سزا دی گئی جواب دیا بجرم عشق میں نے پوچھا اِس قدر مار کھا کر تم چپ کیوں رہے جواب دیا کہ معشوق مجھے دیکھہ رہا تھا یہہ سنکر میں نے کہا کہ دنیا کے معشوقوں سے تونے اِس قدر عشق کیا معشوق اکبر کی طرف تونے اپنا دل کیوں نہ لگایا یہہ سنکر اُس نے ایک نعرہ مارا اور مر گیا *

حکایت

بشر ابن حارث کہتے ہیں کہ میں ایک جزیرہ کو گیا وہاں میں نے ایک آدمی کو دیکھا اندھا کوڑھی مجنون جس کو مرگی آتی تھی کہ وہ پڑا ہوا تھا اور چیونٹیاں اُسکا گوشت کھا رہی تھیں مجھہ کو رحم آیا میں نے اُسکا سر اُٹھا کر اپنے زانو پر رکھا اور اُس سے پوچھا کہ یہہ حالت تیری کس سبب سے ہی بعد دیر کے اُسکو افاقہ ہوا میری باتیں سنکر کہنے لگا کہ یہہ فضولی کون ہی میرے اور میرے پروردگار کے بیچ میں کیوں دخل دیتا ہی میرا محبوب مجھے مارتا ہی میں اُسکو سہتا ہوں اگر وہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے تو کیا اُس کی محبت میرے دل سے جاتی رہیگی جتنا چاہے ستالے روز بروز میری محبت اُس سے بڑھتی جائیگی *

حکایت

سعید ابن احمد کہتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں ایک جوان کو دیکھا

که اُسکے هاتهه مین چهري هی اور تماشائي لوگ اُسکو گهیرے هوئے هیں
اور وہ چلا چلا کر یهه کهه رها هی شعر

یوم الفراق من القیمة اطول	والموت من الم الفراق اجمل

که فراق کا دن قیامت سے بهي بڑا هی اور موت جدائي سے بهتر هی
یهه کهتے هوئے اپنے پیٹ میں چهري مار لي اور مر گیا میں نے لوگوں
سے پوچها که یهه کون تها اور اِسکا حال کیا تها لوگوں نے کها که یهه ایک
شخص کو چاهتا تها که محبوب اِسکا آج اِسکو نه ملا ایک روز کي جدائي
کا بهي صدمه نه اُٹها سکا *

روایت هی که ایک مرتبه حضرت یونس علیه‌السلام نے حضرت
جبریل سے کها که مجهے کسي خاص بندے کو الله کے دکهلا دو حضرت
جبریل نے اُن کو ایک شخص کا نشان دیا وهاں جا کر حضرت یونس نے
اُسکو دیکها که جذام سے هاتهه پاؤں اُسکے بالکل گر گئے هیں اور آنکهوں سے
اندها اور کانوں سے بهرا هو رها هی اور یهه کهه رها هي که الهي جو کچهه
تو نے چاها سو کیا جو تو نے چاها وہ مجهسے لے لیا مجهکو کسي چیز کے
جانیکا کا کچهه غم نهیں اِسلیئے که تو نے اپني محبت میرے دل سے
نهیں لي اگر تو هی تو پهر کسي چیز کا غم نهیں هی *

حکایت

حضرت عیسیٰ علیه‌السلام سے روایت هی که اُن کا گذر ایک آدمي
پر هوا جو که اندها اور اپاهج اور مفلوج تها بالکل بدن اُسکا جذام سے
سڑ گیا تها اور وہ کهه رها تها که الهي هزار هزار تیرا شکر هی که تو نے مجهکو
اُس بلا سے بچا لیا که جس میں اور تیري خلقت مبتلا هی حضرت

عیسیٰ نے کہا کیا خوب کچھ اور بھی بلا باقی ھی کہ جس سے تو بچا ھوا ھی اُس نے کہا کہ یا روح‌اللہ آپ نہیں جانتے کہ اصل بلا یہہ ھی کہ اللہ جلشانہ اپنی معرفت دل سے اُتھا لے وہ اُس نے میرے دل سے نہیں اُتھائی حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ھی اور کہا کہ اپنا ھاتھہ بڑھا اُس نے ھاتھہ بڑھایا حضرت عیسیٰ نے اپنا ھاتھہ اُسکے بدن پر پھیرا سب بیماریاں جاتی رھیں اور وہ نہایت خوشرو خوبصورت جوان ھوگیا اور حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام کے ساتھہ ھو لیا اور ھمیشہ حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام کی صحبت میں رھکر عبادت کیا کرتا تھا *

حکایت

حضرت شبلی جب جیھلخانے میں قید تھے اُس وقت اُن کے پاس ایک مرتبہ کچھہ لوگ گئے حضرت شبلی نے اُن سے پوچھا کہ تم لوگ کون ھو اُنھوں نے کہا کہ ھم تمھارے دوست ھیں حضرت شبلی نے کہا کہ اچھا آگے آؤ جب وہ آگے بڑھے حضرت شبلی نے پتھروں سے مارنا شروع کیا سب بھاگ گئے حضرت شبلی نے پکار کر کہا کہ ای جھوتھو محبوب کے مار سے بھاگتے ھو اگر تم میرے محب ھوتے تو میری بلاؤں پر صبر کرتے غرضکہ اِن حکایات سے اھل معرفت جان سکتے ھیں کہ رضا بہت بڑا مقام مقامات اھل دین سے ھی اور یہی اھل محبت کو سب چیزوں سے زیادہ ترلذیذ ھی جو شخص اللہ جلشانہ کی محبت کا دعوی کرے اور پھر اُسکی بلاؤں پر راضی نہ رھے وہ جھوتھا ھی *

بیان اِسکا کہ دعا منافی رضا نہیں ھی

اگر کوئی پوچھے کہ رضا بقضاء اللہ اعلی ترین مقامات ھی تو انبیا نے

جب اُن کو کسي قسم کي تکليف پہنچي هی کيوں دعا کي هی
حالانکه پيغمبر خدا صلي‌الله عليه و اله و سلم نے جن سے بڑھکر کسي کو
درجهٔ مُحبت اور مرتبه رضا نہيں ديا گيا خود دعا کي هی بلکه الله
جلشانه خود اپنے بندوں کي تعريف کرتا هی که يدعوننا که هم سے دعا
کرتے هيں جواب اُسکا يهه هی که دعا بهي اِظہار اِحتياج اپنے هي محبوب
سے هی اِسليئے وه منافي رضا نہيں اور دعا ميں لطف مناجات هی
که جس کے سبب سے اولياء الله دعا کرتے هيں اور اِس ميں اِظہار
جلال اور قدرت الله جلشانه کا هوتا هي اور اِس حيلے سے الله جلشانه
سے باتيں کرنيکا موقع ملتا هی اور سواے اِسکے اور کوئي غرض دعا سے نہيں
هی که خود الله جلشانه دعا کرنے کا حکم ديتا هی که مجھسے مانگو پس
اگر دعا نه کريں تو استغنا اور بے پروائي معلوم هو اور الله جلشانه دعا
کرنے والونسے بہت خوش هوتا هی

من هميدانم که ميخواهد دلش	تا بود غوغا به گرد منزلش
ميکنم چنداں فغاں دِر حضرتش	تا فرود آيد ز بالا رحمتش
چيست ادعوني کدامست استلو	گر نمي خواهد گدايان را غلو
آه وگريه بر درش چنداں کنم	تا به خود آں غنچه را خنداں کنم
اى اخي دست از دعا کردن مدار	با قبول و با رد آنت چه کار

شيخ ابوالحسن شاذلي فرماتے هيں که دعا کرنيوالے کو چاهيئے که دعا
ميں ذوق اور فرحت اُسکو مناجات سے هو اور يهه سمجھے که يهه
ذريعه محبوب کے ياد کا هی اور قضاء حاجت اور حصول مطلب پر
کچھه التفات نه کرے جس قدر دير اجابت ميں هو اُتنا هي شوق زياده
هو اور سمجھے که هم مقبولان بارگاه الهي سے هيں اور مناجات کا ذريعه

اور باتوں کا وسیلہ ابھی باقی ہی ایسے ہي دعا کرنیوالوں کي شان میں مولانا لکھتے ہیں

دل ز حرص مدعا خالي شده | ذوق عجز و بندگي حالي شده
گر اجابت کرد شاں فهوالمراد | ور نه با دیدار نقد آیند کشاد
هیچ نبود از دعا مطلوب شاں | جز سخن کردن باں شیریں زباں
ور کند رد لذت آں بیشتر | بهر تقریب سخن بار دگر

حضرت غوث الثقلین رضي الله عنه فتوح الغیب میں فرماتے ہیں که ہرگز یہه نه کہنا چاہیئے که میں خدا سے سوال نہیں کرتا ہوں بلکه ہمیشه اُس سے سوال کرنا چاہیئے اِسلیئے که وہ خود فرماتا ہی (ادعوني استجب لکم) پس سوال اِظہار اپنے عبودیت کا اور اِقرار خدا کي الوہیت کا ہی بندہ کا کام ہی که آقا سے مانگتا رہے *

عاشقوں کي حکایتیں

کسي نے ایک عاشق سے پوچھا که تم عاشق ہو جواب دیا نہیں ہم معشوق ہیں عاشق ہمیشه دکھه میں رہتا ہی اور ہم ہمیشه عیش میں ہیں پھر اُس سے پوچھا که ہم سنتے ہیں که منجمله چالیس ابدال کے ایک تو بھي ہی اُس نے کہا نہیں وہ سب چالیس میں ہي ہوں پھر اُس سے پوچھا که ہم سنتے ہیں که تو حضرت خضر علیه السلام سے ملتا ہی وہ مسکرایا اور کہنے لگا میں اُن کا مشتاق نہیں ہوں وہي میرے مشتاق رہتے ہیں وے میرا ملنا چاہتے ہیں اور میں اُن سے چھپتا پھرتا ہوں *

حکایت

حضرت یحیی بن معاذ نے حضرت بایزید بسطامي کو بعد نماز عشا کے دیکھا که صبح تک مسجد میں رهے پهر اُٹهے اور یهه کهنے لگے که الهي بعضوں نے تجهسے چاها تونے اُن کو پاني پر چلنے اور هوا پر اُڑنے کي طاقت دي اور وه اِس پر راضي هو گئے اور بعضوں نے تجهه کو چاها تونے اُن کو طی ارض کي طاقت دي اور وه اِس پر راضي هو گئے بعضوں نے تجهکو چاها تونے اُن کو تمام زمین کے خزانے دے دیئے اور وه اِس پر راضي هو گئے اور میں پناه مانگتا هوں اِن سب چیزوں سے اور کچهه نهیں چاهتا یهه کهکر وه میري طرف متوجه هوئے مجهسے پوچها که تو کس وقت سے یهاں هی میں نے کها که بهت دیر هوئي یهه سنکر چپ هوئے تب میں نے عرض کي که یا حضرت مجهه سے کچهه باتیں کهیئے تب کها که اچها جو تیرے لایق هی وه تجهسے کهتا هوں سن که مجهکو الله جلشانه سب سے نیچے کے آسمان میں لے گیا اور تمام ملکوت سفلي میں مجهه کو پهرایا اور سب زمینیں اور جو کچهه تحت‌الثري تک هی دکهلایا پهر مجهه کو سب سے اُوپروالے آسمان پر لے گیا وهاں سب آسمانوں کي سیر کرائي اور جنت سے لیکر عرش تک سب کچهه دکهلایا پهر اپنے سامهنے کهڑا کرکے فرمایا که مانگ جو کچهه مانگتا هو میں نے کها که الهي سواے تیرے مجهے کوئي چیز اچهي نهیں معلوم هوئي پس تجهسے میں تجهي کو مانگتا هوں تب خداوندعالم نے فرمایا که (انت عبدي حقا) میں تجهکو دونگا جو تو چاهتا هی *

حکایت

حضرت شبلي کے حال میں لکها هی که ابتداي عشق میں اُن کا

یہہ حال تہا کہ جس کسي شخص کے منہہ سے خدا کا نام نکلتا وہ کہتے کہ اِس کا منہہ شکر سے بھر دینا چاهیئے اور لڑکوں کو شکر بانٹتے اور اُن سے الله الله کہلاتے اخیر پر یہہ حال ہو گیا کہ جو کوئي خدا کا نام اُن کے سامھنے لیتا وہ چاهتے کہ اِسکا سر بدن سے جدا کر دیجیئے لوگوں نے اِسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ میں نہیں چاهتا کہ کوئي غیر غفلت سے میرے محبوب کا نام زبان پر لاوے اور پھر یہہ حال اُن کا ہو گیا کہ غلبۂ اِشتیاق میں اُنہوں نے اپنے آپ کو دجلہ میں گرا دیا تاکہ ڈوب جاویں موج نے اُن کو کنارے پر لا ڈالا تب اُنہوں نے اپنے آپ کو آگ میں ڈالا کچھہ اثر نہ ہوا ہرچند اُنہوں نے اپنے آپ کو هلاک کرنا چاہا کچھہ فائدہ نہ ہوا اور بیقراري اُنکي زیادہ ہوئي تب یہہ کہکر چلانے لگے کہ (ویل لمن لا یقتله النار و الماء و السباع و الجبال) کہ افسوس ہی اُسپر جسکو نہ آگ هلاک کر سکے نہ پاني نہ درندہ نہ پہاڑ آواز آئي کہ (من کان مقتول الحق لا یقتله غیره) کہ جو کوئي خدا کا مارا ہوا هی اُسکو کوئي نہیں مار سکتا پھر ایسے دیوانے هو گئے کہ چند مرتبہ اُنکو قید کیا زنجیریں پہنائیں کسي طرحپر چین نہ پڑا اور روز بروز دیوانگي اُنکي زیادہ ہوتي گئي *

حکایت

اُنہیں کے حال میں لکھا هی کہ ایک روز هاتہہ میں آگ لیکر چلے اور کہنے لگے کہ میں کعبہ کو جاتا هوں کہ اِس آگ سے اُسکو جلا دوں تاکہ سب خلایق خدای کعبہ کي طرف متوجہ هوں اور ایک روز ایک لکڑي کے دونوں سروں میں آگ لگاکر چلے اور کہنے لگے کہ میں جاتا هوں بہشت و دوزخ دونوں کو جلا دوں تاکہ خلایق عبادت بے سبب کریں *

حکایت

اُنہیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک مرتبہ چند شبانہ روز ایک درخت پر رقص کرتے رھے اور کہتے رھے ھو ھو لوگوں نے پوچھا یہہ کیا حال ھی کہا ایک فاختہ اِس درخت پر بیٹھي ھوئي کہہ رھي ھی کو کو میں جواب دے رھا ھوں ھو ھو کہ تو کہاں کہاں ڈھونڈھتي ھی وہ تو ھر جگہہ موجود ھی *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ ایک روز ایک جنازہ کو دیکھا کہ جسکے پیچھے ایک شخص روتا ھوا یہہ کہتا چلا جاتا ھی (آہ من فراق الولد) شبلي بھي اُسکے پیچھے ھو لیئے اور یہہ کہکر چلانے لگے (آہ من فراق الاحد) *

حکایت

اُنھیں کے حال میں لکھا ھی کہ جب وہ مر گئے تو کسینے اُن کو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ کہو منکر نکیر سے کیسي گذري جواب دیا کہ جب میں قبر میں رکھا گیا وہ آئے اور مجھہ سے پوچھا کہ تیرا خدا کون ھی میں نے جواب دیا کہ ھمارا خدا وہ ھی کہ جس نے تم کو اور سب فرشتوں کو حکم کیا کہ ھمارے باپ یعنے آدم کو سجدہ کرو اور ھم اپنے باپ کے پشت میں تھے اور تمھارا حال دیکھہ رھے تھے یہہ سنکر منکر نکیر کہنے لگے یہہ تو سب اولاد آدم کي طرف سے جواب دیتا ھی اور یہہ کہکر چلے گئے *

حکایت

حضرت رابعہ بصري کے حال میں لکھا ھی کہ ایک مرتبہ حج کو چلیں جنگل میں کعبہ کو دیکھا کہ آپکے استقبال کے لیئے آیا حضرت رابعہ نے کہا کہ مرا رب البیت مي باید بیت را چہ کنم کہاں ھی وہ جسنے فرمایا ھی (من تقرب الي شبرا تقربت الیہ ذراعا) کہ جو میري طرف ایک بالشت چلے میں اُس کي طرف گز بھر چلوں فقط الحمد للہ علي الاتمام والصلوۃ والسلام علي سید الانام *

تمام شد

